



مفتاح الارض

حسب حکم
جناب لفٹنٹ کرنل ہارڈ صاحب
ڈاکٹر سرشتہ تعلیم ممالک پنجاب وغیرہ
لاہور

کے سرکاری مطبع میں باسٹریک رال
کیورٹیر کے اہتمام سے چھپی

شعاع

سرشتہ تعلیم کی بے اجازت کوئی نہ چھپے



مصلح الارض

پہلا باب

زمین کی شکل

جغرافیہ ایک یونانی کلمہ ہے جو دو لفظوں سے مرکب ہے اور اس کے معنی سطح زمین کا بیان ہیں۔ زمین نازنگی کی مانند گول ہے اور اس کے ثبوت میں یہ ویلیں کافی ہیں۔ اول یہ کہ اگر کوئی مسافر اپنے جہاز کو ایک ہی سمت مثلاً مشرق یا مغرب کو لیجائے تو وہ زمین کے گرد ہو کر پھر وہیں آجاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔ چنانچہ انگلستان کے جہاز افریقہ کے گرد ہو کر اسٹریلیا میں پہنچتے اور وہاں سے جنوبی امریکہ کے گرد ہوتے ہوئے پھر انگلستان میں آجاتے ہیں۔ دوم یہ کہ جب میدان میں کھڑے ہو کر چاروں طرف نگاہ کرتے ہیں تو اول درختوں کی پچھلیاں نظر آتی ہیں اور جب قدر ان کے قریب جاتے ہیں اسی قدر ان کے نیچے کے حصے درجہ بدرجہ نظر آتے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ زمین گول ہے کیونکہ اگر گول نہ ہوتی تو سارا درخت چوٹی سو جڑ تک ایک ہی دفعہ نظر آجاتا اور اس دلیل کی بڑی مثال یہ ہے کہ جب

کسی جہاز کو دور سے آتے ہوئے دیکھتے ہیں تو اول اُس کی چوٹی نظر آتی ہے اور جب قدر وہ ہمارے قریب آتا جاتا ہے۔ یا ہم اُس کے قریب جاتے ہیں اُسی قدر اُس کے نیچے کے حصے جو زمین کے گول ہونے کے سبب ہماری نظر سے غائب تھے نظر آتے جاتے ہیں۔ سوم چار گز سے بخوبی ظاہر ہے کہ زمین گول ہے کسواسطے کہ زمین کا سایہ چاند پر پڑنے سے چاند گن واقع ہوتا ہے اور یہ سایہ ہمیشہ اور ہر حالت میں گول ہی نظر آتا ہے۔ اور چونکہ گول شے کے سوا اور کسی چیز کا سایہ ہمیشہ گول نہیں ہوتا تو ثابت ہے کہ زمین بھی گول ہوگی۔ چارم اگر کوئی شخص شمال سے جنوب کی طرف سفر کرے تو شمالی ستارے جو اُس مقام سے اونچے نظر آتے ہیں اُن کی طرف جاتے ہوئے معلوم ہونگے یہاں تک کہ چند روز کے سفر کے بعد غائب ہو جائیں گے۔ مثلاً اضلاع قطب شمالی میں ستارہ قطب شمالی سمت اُس پر نظر آتا ہے اور اگر وہاں سے جنوب کی طرف چلو تو اُن کی طرف درجہ بدرجہ نیچے کو جائیگا اور اگر اُس کو خط استوا پر جا کر دیکھو تو عین اُن کی طرف نظر آئیگا اور جب خط استوا سے بھی آگے بڑھ کر جنوب کی طرف جاؤ تو بالکل نظر سے پوشیدہ ہو جائیگا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمین گول ہے کیونکہ اگر گول نہ ہوتی تو ان ستاروں کی بلندی ہر ایک جگہ سے تقریباً برابر معلوم ہوتی۔ پنجم یہ کہ کسی عمارت یا پہاڑ پر جس قدر اونچے چڑھتے جاتے ہیں اُس قدر روز و رات زمین دکھائی دیتی ہے۔ اس سے بھی ظاہر ہے کہ زمین گول ہے اگر ہموار ہوتی تو بلند مقام اور ہموار میدان دونوں سے یکساں نظر آتی +

زمین کی روزانہ حرکت

زمین ایک خط وہمی پر جو اُسکے مرکز سے گزرتا ہے گردش کرتی ہے۔ اس خط کا نام محور زمین ہے اور اُسکے اوپر کے سرے کو قطب شمالی اور نیچے کے سرے کو قطب جنوبی کہتے ہیں۔ زمین کی اس حرکت کے ساتھ انسان اور سارے حیوانات و امصار و قصبات و نباتات و سمندر وغیرہ بھی حرکت کرتے ہیں زمین ہم ۲ گھنٹے میں اپنے محور کے گرد ایک گردش کرتی ہے اور اس گردش سے دن و رات پیدا ہوتے ہیں۔ جب زمین کا وہ حصہ جس پر ہم رہتے ہیں۔ آفتاب کے سامنے آتا ہے تو ہمارے دن دن ہو جاتا ہے اور جب وہ حصہ آفتاب کے سامنے سے ہٹ جاتا ہے تو رات ہو جاتی ہے اس امر کی ایک بڑی اچھی اور آسان مثال یہ ہے کہ اگر چراغ کے سامنے ایک گیند لٹکائی جائے تو چراغ کی روشنی صرف نصف گیند پر پڑے گی اور اُسکا دوسرا نصف حصہ تاریک رہے گا۔ آفتاب کی روشنی کا بعینہ یہی حال ہے چنانچہ آفتاب بھی نصف کرۂ زمین کو جو اُسکے سامنے آتا ہے روشن کرتا ہے اور دوسرے نصف میں تاریکی یعنی رات ہوتی ہے۔ زمین کی اس گردش میں اگر دو نقطہ قطب مطلقاً دوام آفتاب سے برابر فاصلہ پر رہتے تو تمام روئے زمین پر ہر مقام میں دن و رات ہمیشہ برابر ہوا کرتے۔ جیسے ۲۱ مارچ اور ۲۱ ستمبر کو برابر ہوتے ہیں۔ لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا بلکہ ۲۱ مارچ سے ۲۱ ستمبر تک قطب شمالی آفتاب کے مقابل رہتا ہے اور اس غرض میں

پس قدر زیادہ جنوب کو جاؤ گے دن چھوٹا اور رات بڑھی پائو گے اور
 ۲۱ ستمبر سے ۲۱ مارچ تک قطب جنوبی آفتاب کے مقابل رہتا ہے
 اس زمانہ میں شمال کی طرف دن چھوٹے ہوتے ہیں۔ ۲۱ جون کو قطب شمالی
 آفتاب سے بہت نزدیک درآ سکے سامنے ہوتا ہے اور اُس روز نصف
 کرہ شمالی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے اور نصف کرہ جنوبی میں چھوٹا اسی
 طرح جب ۲۱ دسمبر کو قطب جنوبی آفتاب سے بہت نزدیک درآ سکے
 مقابل ہوتا ہے تو نصف کرہ جنوبی میں نہایت بڑا دن ہوتا ہے اور نصف
 کرہ شمالی میں چھوٹا +

زمین مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے پس زمین کا جو حصہ
 ہم سے مشرق کی طرف واقع ہے اُس پر ہم سے پہلے آفتاب طلوع ہوتا ہے
 اور پھر رفتہ رفتہ ہٹکھو نظر آتا جاتا ہے اور اُسٹیا چڑھتا ہوا معلوم ہوتا ہے
 یہاں تک کہ دوپہر کے وقت آفتاب ہمارے سمت لگتا ہے۔ ۲۱ جون سے
 اسکے بعد حرکت زمین کے سبب وہ حصہ جس پر ہم ہیں مشرق کو جاتا ہے اور
 ہٹکھو آفتاب مغرب کی طرف جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ ہم آفتاب کے
 مقابل سے بالکل بٹ جاتے ہیں اور اُس وقت آفتاب ہٹکھو مغرب کی طرف
 غروب ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔ لیکن درحقیقت آفتاب مغرب کو نہیں جاتا
 بلکہ وہ اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے اور ہم زمین کی گردش کے سبب مشرق
 کی طرف جاتے ہیں۔ زمین کی اس حرکت کو حرکتِ روزانہ کہتے ہیں +

زمین کی سالانہ حرکت

روزانہ حرکت کے علاوہ زمین کو ایک اور بھی حرکت ہے یعنی وہ آفتاب کے گرد بھی پھرتی ہے۔ اس حرکت کو حرکتِ سالانہ کہتے ہیں۔ اور اس سے موسموں کا تغیر و تبدل پیدا ہوتا ہے۔ زمین آفتاب کے گرد اپنی حرکت سے ایک دائرہ بناتی ہے اور اس دائرہ کا نام مدارِ ارضی ہے۔ زمین کا فاصلہ آفتاب سے نو کروڑ چودہ لاکھ میل کے قریب ہے اور جس مقام پر زمین ماہ دسمبر میں ہوتی ہے اُس مقام سے اُسکا فاصلہ ماہ جون میں اس سے دوچند ہوتا ہے۔ ایک سال ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۶ سیکنڈ کا ہوتا ہے۔ لیکن ان گھنٹوں وغیرہ کو ۳ برس تک حساب میں نہیں لگاتے۔ چوتھے سال ماہ فروری میں ایک دن ان کی عوض زیادہ کر دیتے ہیں *

موسموں کا تغیر و تبدل

زمین کا قطب شمالی ہمیشہ آسمان کے قطب شمالی کے مقابل ہی رہتا ہے اور محور زمین سطحِ مدارِ ارضی پر ایک طرزِ خاص پر واقع ہے اس سبب سے موسموں میں تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے۔ یہ محور سطحِ مدارِ ارضی پر تین طرح سے واقع ہو سکتا تھا۔ اول یہ کہ وہ سطحِ مدار کے ہم سطح ہوتا۔ دوسرے اُسپر عمود۔ تیسرے ترچھا واقع ہوتا۔ پہلی صورت میں نصف کرہ زمین پر گریسون میں کئی ہفتہ تک رات نہوا کرتی۔ اور جاڑوں میں کئی ہفتہ تک دن نہوتا۔ دوسری صورت میں موسم کا اختلاف اور رات دن کی کمی بیشی

نہوا کرتی۔ چونکہ حقیقت میں یہ دونوں صورتیں پیش نہیں آتیں تو معلوم ہوا کہ
 تیسری صورت کے موافق محور زمین سطح مدار زمین پر ترچھا واقع ہوا سیوا سطح
 نصف سال یعنی چھ مہینے تک نصف کرہ شمالی میں نصف کرہ جنوبی کی
 نسبت زیادہ گرمی اور روشنی رہتی ہے۔ اور باقی چھ مہینے نصف کرہ
 جنوبی میں موسم گرم رہتا ہے۔ اور دن بھی چھ مہینے تک بڑھتا ہے۔
 اور چھ مہینے تک ٹھٹھا ہے جن دنوں میں قطب شمالی جو ہم سے قریب ہے
 آفتاب کے مقابل نہیں ہوتا اُن دنوں میں دوپہر کے وقت بھی آفتاب
 سمتِ اُتراس سے بچا معلوم ہوتا ہے اور اُس کی شعاعیں تمام دن نصف
 کرہ شمالی پر ترچھی پڑتی ہیں۔ اس سبب سہ ماہی موسم میں نصف کرہ شمالی
 میں سردی ہوتی ہے۔ اور راتیں بڑی ہوتی ہیں۔ اور دن چھوٹے۔
 اسکے برعکس جب قطب شمالی آفتاب کے مقابل ہوتا ہے۔ تو اُن دنوں میں
 اُسکی شعاعیں ہم پر عموداً یعنی سیدھی واقع ہوتی ہیں اور اس سبب
 اُس موسم میں گرمی ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جب قدر آفتاب ہکونہایت
 بلندی پر نظر آتا ہے اُس قدر اُسکی کرنیں ہم پر سیدھی پڑتی ہیں۔ اور
 نہایت گرمی ہوتی ہے۔ اور جب کم بلندی پر ہوتا ہے تو اُسکی شعاعیں
 ترچھی واقع ہوتی ہیں۔ اور بہت سردی ہوتی ہے۔ زمین آفتاب کے گرد
 ایک ثانیہ میں سترہ میل چلتی ہے۔ اس محور کی گردش کے سبب باشندگان
 لندن ایک منٹ میں ۱۰ میل زمین کے ہمراہ چلتے ہیں۔ جو ملک قطب
 سے قریب ہیں وہاں کے لوگ محور کے گرد آہستہ حرکت کرتے ہیں

اور جو خطِ استوا کے نزدیک ہیں وہ ان کے آدمی جلدی حرکت کرتے ہیں *

زمین کا محیط

جو خط مستقیم کرہ کے مرکزین سے ہو کر ایک طرف سے دوسری طرف تک پہنچتا ہے اُسکو قطر کہتے ہیں۔ اور جو بڑا دائرہ کرہ کے گرد کھچا ہوا خیال کریں اُسکو محیط کرہ۔ زمین کا قطر ۷۹۱۶ میل ہے۔ اور محیط ۲۴۸۰۰ میل۔ اگر ایک بل گاڑی بحساب ۲۵ میل فی گھنٹہ زمین کے گرد چلے تو ۱۰۰۰ گھنٹے یعنی ۲۴ دن میں کُل زمین کے گرد پھر آئیگی۔ ایک خط زمین کے بیچون بیچ میں یعنی قطبون سے برابر فاصلہ پر کھچا ہوا تصور کیا گیا ہے۔ اُسکو خطِ استوا کہتے ہیں۔ جب زمین اپنے محور پر گردش کرتی ہے تو خطِ استوا کے قریب کے حصے محور زمین سے زیادہ فاصلہ پر ہونیکے سبب نہایت تیزی سے حرکت کرتے اور ایک بُست بڑا دائرہ بناتے ہیں اسی واسطے زمین خطِ استوا پر سے اُبھری ہوئی ہے اور وہ ان کے اجزاقطب کی اجزا کی نسبت مرکز زمین سے ۱۳ میل زیادہ فاصلہ پر ہیں۔ اگر ایسا نہوتا تو سمندر کا پانی خطِ استوا پر جمع ہو کر کوسوں تک پھیل جاتا *۔

آفتاب

اگرچہ کرہ زمین بظاہر نہایت کلان اور وسیع معلوم ہوتا ہے مگر خالق کون مہکان خداوند زمین و آسمان نے اپنی قدرتِ کاملہ سے جُستِ اجرامِ فلکیہ زمین سے بھی بڑے اور شاندار بنائے ہیں جسے اُس کی کمالِ قدرت

اور دسویں شان اور عظمیٰ قدر منوم ہوتی ہے۔ اُن میں سے ایک آفتاب
 ہے۔ یہ اگرچہ سب سے بڑا تو نہیں لیکن پھر بھی بہت شاندار و کلان ہے
 اور بہت سے ستاروں کا اُس سے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔
 علیٰ خصوص نباتات و حیوانات ارضی کو اُسکی گرمی ایسی ہی ضرور و لابد
 ہے جیسے زمین اور ہوا۔ چنانچہ فصل بہار میں خوش رنگ پھولوں کی انواع
 و اقسام کی رنگینی پُر فضا۔ موسم بہار میں قوس قزح کی ہفت رنگی خوشما
 فجر کے وقت صبح صادق کی سفیدی پُر فضا۔ دوپہر کو آسمان کی نیلگوونی
 باصفا۔ شام کو شفق کی سرخی فرحت افزا۔ یہ سب نگ آفتاب کی شعاعوں
 کے اجرا ہیں جو آفتاب سے نکل کر ان اشیا پر بوساطت یا بلا واسطت
 پڑتے اور جدا جدا ہو کر بذریعہ انعکاس ہمارے آنکھ میں آتے اور اپنی رنگینی
 دکھاتے ہیں۔ رنگ فی نفسہ کسی شے مادّی کا جو ہر ذاتی نہیں ہے بلکہ
 شعاعوں کے مختلف رنگوں سے مادّی چیزوں پر طرح طرح کے رنگ نظر آتے
 ہیں یعنی جن رنگ کی شعاعیں کسی شے سے اُچٹ کر ہمارے آنکھ میں آتی ہیں
 اُسی رنگ کی وہ چیز دکھائی دیتی ہے۔ ایک شیشہ مثلثی یعنی منشور کے
 ذریعہ سے طلبا کو اس مطلب کا یقین کامل ہو جائے گا۔ آفتاب کی شعاعیں
 جو منشور میں ہو کر گزرتی ہیں تین تین قسم بنقسم ہو جاتی ہیں۔ اول سرے پر
 تو وہ شعاعیں ہوتی ہیں جنہیں زیادہ حرارت ہوتی ہے۔ یہ بدن پر تو محسوس
 ہو سکتی ہیں مگر نظر نہیں آتیں۔ پھر انکے بعد مختلف رنگوں کی شعاعیں ہوتی
 ہیں مثلاً سرخ، زرد، نیلگوونی وغیرہ۔ اور ان سب کے بعد وہ شعاعیں ہوتی ہیں

جنکی تاثیر سے اشیاء میں تغیر کیسبائی پیدا ہوتا ہے مثلاً عکسی تصویر وں میں
 ان شعاعوں کو ہم محسوس نہیں کر سکتے مگر اُن کے اثر سے جو مختلف اشیاء
 پر واقع ہوتا ہے اُن کا موجود ہونا ثابت ہو۔ آفتاب کا کرہ اسقدر بڑا ہے
 کہ اگر زمین اور چاند دونوع اپنے اصلی فاصلہ کے کرہ آفتاب کے اندر اُس
 کے مرکز میں رکھے جائیں تو کرہ آفتاب کی بیرونی سطح چاند سے اسقدر دور
 رہے گی جسقدر کہ چاند اب زمین سے دور ہے اور اگر کوئی ریل گاڑی بحباب
 فی گھنٹہ ۲ میل اُسکی سطح پر چلے تو تیرہ سال میں ایک دورہ پورا کرے۔
 ظاہر ہے کہ اگر تم فلاخن میں ایک پتھر کو رکھ کر گردش دو تو جو وقت وہ تمہارے
 ہاتھ سے چھوٹے گاتیر کی مانند سیدھا چلا جائیگا بعینہ اسطرح زمین کرہ
 آفتاب کو گردشگ فلاخن کی نسبت ہزار چند تیزی سے گردش کرتی ہے
 لیکن سنگ فلاخن کی طرح چھوٹ نہیں جاتی کیونکہ آفتاب سکونہایت مضبوطی
 سے اپنی طرف کھینچے ہوئے ہے اور اسکا باعث یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 ہر ایک جسم کو بمقدار مادہ ایک خاصیت بخشی ہے جس سے اجسام ایک
 دوسرے کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اس خاصیت سے آفتاب زمین کو
 اُسقدر زور سے کھینچتا ہے جسقدر زمین کی حرکت اُسکو آفتاب سے سنگ
 فلاخن جست کی مانند دور لیجانا چاہتی ہے۔ اسواسطے زمین نہ تو آفتاب سے
 دور جاسکتی ہے اور نہ اُور زیادہ اُسکے قریب آسکتی ہے بلکہ اُس کے گرد
 پھرتی ہے۔ بعض اشخاص یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ کشش مادہ کی مقدار
 کے موافق ہوتی ہے تو ضرور ہے کہ آفتاب کی کشش زمین کی کشش سے

نہایت زیادہ ہو گا لازم آیا کہ آفتاب ہمو ز زمین سے اپنی طرف کھینچ لے۔
 اس کا جواب یہ ہے کہ بقدر کوئی جسم دور ہوتا ہے اتنا ہی اُس کی کشش
 کا اثر کم ہو جاتا ہے کیونکہ کشش جذبہ فاصلہ کے موافق گھٹتی ہے۔ یعنی
 اگر فاصلہ دو چند ہو تو کشش کا زور چوتھائی رہتا ہے اور اگر سہ چند ہو تو
 نو ان حصہ رہ جاتا ہے پس اسی باعث سے کبرہ ارضی کی قوت کشش
 ہم پر غالب ہے اور ہم کو آفتاب اپنی طرف نہیں کھینچ سکتا اور اس مسئلہ
 کی دلیل میان آئندہ سے بخوبی ظاہر ہے۔ زمین کا قد کسی قدر ہو مگر یہ ضرور
 ہے کہ اُس کی سطح پر ہر جگہ مرکز زمین کی طرف گرنے کا میل ہو وزن اجسام
 میں یکساں قوت کا ہو یعنی اُن کا وزن ایک ہی ہو کیونکہ اگر یہ بات نہ ہو
 تو جس جسم کو ایک شخص نہیں کسی خاص حصہ پر آسانی اٹھا لے وہ کسی
 حصہ پر اُس کے بوجھ سے دب جائے۔ اس مسئلہ کے سمجھنے کے بعد فرض
 کرو کہ زمین کا مادہ تو زیادہ ہو مگر اُس کا قطر حال کی نسبت دو چند ہو جائے
 تو ظاہر ہے کہ اس صورت میں اُس کی سطح چار چند ہو جائیگی اور اب ہر ایک
 ہنرو کے کھینچنے کو یہ نسبت سابق کے چار چند قوت درکار ہوگی مگر کل
 قوت کشش یہ نسبت سابق کے ہرگز زیادہ نہ ہوگی پس اُسکی کشش ہر ایک
 مقام پر چوتھائی ہو جائیگی +

قمر

آسمان پر آفتاب کے بعد اجرام فلکیہ میں سے چاند نہایت شاندار جسم معلوم ہوتا
 ہے۔ چاند بظاہر ہمو آفتاب کی برابر نظر آتا ہے مگر چونکہ آفتاب اُسکی نسبت زمین

سہ چار سو مرتبہ زیادہ دور ہے ایسے ظاہر ہے کہ چاند درحقیقت آفتاب کی نسبت چار سو مرتبہ چھوٹا ہے۔ چاند کا قطر ۲۱۶۰ میل ہے۔ اور زمین سے اُس کا فاصلہ ۲۳۸۰۰۰ میل۔ چاند بذاتِ خود روشن نہیں ہوا اُس کا صرف وہی رخ روشن نظر آتا ہے جو آفتاب کی مقابل ہوتا ہے چونکہ چاند زمین کے گرد حرکت کرتا ہے۔ اس واسطے اُس کا روشن رخ ہر شب کم و بیش دکھائی دیتا ہے ہلال کی حالت میں آفتاب اور چاند اور زمین ایک سمت میں اس طرح واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے آگے آ جاتا ہے اور اُس کا روشن رخ ہماری طرف سے پھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور بدر کی صورت میں آفتاب اور زمین اور چاند اس طور سے ایک سمت میں واقع ہوتے ہیں کہ چاند زمین کے پیچھے رہتا ہے اور اُس کا روشن رخ ہماری طرف پھرا ہوا ہوتا ہے اور ہلال سے بدر تک چاند زمین کے آگے سے پیچھے کو آتا جاتا ہے اور آفتاب سہ مشرق کی طرف رہتا ہے اس باعث سہ اُس کا روشن رخ روز بروز زیادہ ہوتا جاتا ہے اور بدر سے ہلال تک اُس کے برخلاف اثر پیدا ہوتا ہے یعنی چاند زمین کے پیچھے سے آگے کو آتا ہے اور اُس کا روشن رخ زمین کی طرف روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اگر زمین گردش نہ کرتی اور ساکن ہوتی تو ہمیشہ $\frac{1}{4}$ روز کے بعد ہلال ہوا کرتا مگر چونکہ زمین بھی ہمیشہ متحرک رہتی ہے اس واسطے یہ صورت $\frac{1}{4}$ ۲۹ روز کے بعد نظر آتی ہے *

کوف اور خوف

اگر چاند اور زمین دونوں کے مدار ایک ہی سطح میں ہوتے تو حالتِ ہلال میں چاند ہمیشہ آفتاب کو زمین سے بالکل چھپا لیتا۔ اور حالتِ بدر میں زمین آفتاب

کو چاند سے ہمیشہ چھپا لیتی۔ چونکہ یہ صورت واقع نہیں ہوتی تو ثابت ہوا کہ زمین اور چاند دونوں کا مدار ایک سطح میں نہیں ہے بلکہ چاند کا مدار زمین کے مدار پر اس طرح ترچھا واقع ہے کہ نصف دور میں چاند زمین کے مدار کے نیچے رہتا ہے اور نصف میں اوپر۔ مگر استقدر نیچا یا اونچا کبھی نہیں ہوتا کہ اپنے قطر کے وہ چند فاصلہ سے بڑھ جائے۔ جب ہلال کی وقت چاند زمین کے مدار سے اپنے قطر کی نسبت کم بلند سی یا پستی پر ہوتا ہو تو وہ آفتاب کے ایک جزو کو زمین کے ایک حصہ سے چھپا لیتا ہے اور اس کا نام سورج گسن یا کسوف ہے۔ اس وقت یہ کہا کرتے ہیں کہ آفتاب کی روشنی جاتی رہی مگر حقیقت میں زمین کی روشنی جاتی رہتی ہو اور چاند کا سایہ اُسکے اوپر آجاتا ہے۔ اسی طرح جب بدر کے وقت چاند زمین کے سامنے آجاتا ہے تو زمین آفتاب کی روشنی اُسپر نہیں پڑنے دیتی یعنی زمین کا سایہ اُسکو تاریک کر دیتا ہے۔ اسکو چاند گسن یا خسوف کہتے ہیں ایک سال میں کم از کم دو خسوف یا کسوف ہوتے ہیں اور بعض اوقات سات اور اکثر اوقات چار ہوتے ہیں *

سیارات

ستارے بھی زمین کی طرح آفتاب کے گرد حرکت کرتے ہیں اور زمین ہی کی طرح اپنی محور پر گردش کرتے ہیں اور ان میں دن اور رات ہوتے ہیں تمام ستارے اپنی قلوبوں پر سے پھٹے ہیں۔ اور ان میں موسم بھی ہوتے ہیں۔ بہت سی سیارے ہیں برصغیر اور بادل وغیرہ بھی ہیں اور غالباً وہ آباؤ بھی ہیں۔ آفتاب و سیارات

کی نسبت کا حال اس مثال سے تمہاری سمجھ میں بخوبی آجائیگا۔ اگر کسی بڑے میدان میں ایک کرہ کو (جسکا قطر دو فٹ ہو) آفتاب قرار دیں۔ تو اُس سے ۲۸ گز کے فاصلہ پر ایک لائی کے دانہ کو عطارد۔ اور ۵۲ گز پر ایک متوسط مٹر کو دانہ کو زہرہ۔ اور ۷۲ گز پر ایک بڑے مٹر کے دانہ کو زمین۔ اور ۱۰۹ گز پر ایک پین یا گھنٹیدار سوئی کے سر کو مریخ۔ اور ۲۰۰ گز پر کچھ ریت کے ذروں کو زحل۔ اور ۳۳۳ گز پر ایک رنگترے کو مشتری۔ اور ۶۴۶ گز پر ایک نازنیکہ۔ اور ۵۲۴ گز پر ایک شاہ آلو کو پورے نس اور ۲۳۰۰ گز پر ایک بیرونی زہرہ۔ اور دینا جا ہیو۔

سیارات اندرونی و بیرونی

خود سیارات جدیدہ کے اعتبار سے سب کُل سیارات ۱۰ قسم پر منقسم ہوتے ہیں۔ ایک کو سیارات اندرونی دوسرے کو سیارات بیرونی کہتے ہیں۔ سیارات اندرونی سیارات بیرونی کی نسبت چھوٹے ہیں۔ وہ آفتاب کے گرد اپنے دورہ کو جلد ختم کر دیتے ہیں اور تقریباً ۱۰ گھنٹے کے عرصہ میں اپنے محور پر گھوم جاتے ہیں۔ اُن میں سے صرف ایک کے ساتھ چاند ہی۔ بیرونی سیارات بہت بڑے بڑے ہیں۔ اور انکی حرکت آفتاب کو گرد آہستگی کے ساتھ ہے۔ وہ تقریباً ۱۰ گھنٹہ میں اپنے محوروں کے گرد دورہ کرتے ہیں۔ اور اُن میں سے بعض کے ساتھ کئی کئی چاند ہیں۔

۱۱۔ شمس کو تیار و زمین ہر طرف ۶ سیاری معلوم تھو۔ جب سترھویں صدی میں اٹالیا کے بڑے نامی گرامی حکیم گلیلیو فرآڈوور میں ایجاد کیا اسوقت ۳۳ بڑی سیاری یعنی یورے سے نس اور زہرہ اور فلکن اور ۱۱ چھوٹے چھوٹے سیارے دریافت ہوئے ہیں ۱۲

ان سیاروں کے علاوہ آؤرا جرام بھی جنکو دوائے الاقتاب یعنی دُم دار
 ستارہ کہتے ہیں آفتاب کی گرد حرکت کرتے ہیں۔ تمام سیارات کے مدار تقریباً
 دائرہ کی شکل میں ہیں۔ لیکن دُم دار سیارات کی یہ شکل ہو کہ بہت سے اُن
 میں سے کبھی تو آفتاب کو نہایت قریب ہوتے ہیں اور کبھی نہایت بعید۔ اور
 بعض کی یہ صورت ہو کہ ۳ ہزار برس تک نظر نہیں آتے۔ آفتاب و سب
 اجرام فلکیہ جو اُس کے گرد حرکت کرتے ہیں اُن کے سارے انتظام کو نظام شمسی کہتے
 ہیں *

سطح زمین کی تقسیم

سطح زمین خشکی اور تری پر تقسیم ہے ایک چوتھائی کے قریب تو خشکی ہے اور تین
 چوتھائی کے قریب تری یا یون سمجھو کہ ۱۰۰۰ مین سے ۲۶۶ حصے خشکی ہو اور
 ۳۴ حصے تری۔ زمین کی خشک سطح کے بیان میں الفاظ مندرجہ ذیل اکثر کام میں
 آتے ہیں *

تبراعظم۔ جزیرہ۔ جزیرہ نما۔ خاکناے۔ راس۔ ساحل۔ پھاڑ۔ میدان۔ گھاٹی
 جنگل وغیرہ *

(۱) تبراعظم۔ خشکی کے اُس بڑے قطعہ کو کہتے ہیں جس میں بہت سے ملک شامل
 ہوں مثلاً۔ یورپ۔ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ *

(۲) جزیرہ۔ خشکی کا وہ قطعہ ہوتا ہو جو چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہو جیسا
 انگلینڈ۔ برطانیہ۔ کلان۔ بورنیو *

(۳) جزیرہ نما۔ خشکی کا وہ قطعہ ہے جو تقریباً چاروں طرف پانی سے گھرا ہوا ہو۔

یہ کہہ کر اُس کے تین طرف پانی ہوا اور ایک طرف خشکی۔ مثلاً جزیرہ نما میڈیٹر
جزیرہ نما عرب +

(۴) خاکناہے۔ خشکی کے اُس تنگ قطعہ کو کہتے ہیں جو دو بڑے قطعات کو باہم
ملائے جیسے خاکناہے ڈیڑھ میٹن جو شمالی اور جنوبی امریکہ کو ملاتا ہے +

(۵) راس۔ خشکی کا ایک گوشہ ہوتا ہے جو دو رتک پانی میں چلا جاتا ہے مثلاً
راس بحاری اور راس امید وغیرہ +

(۶) ساحل۔ اُس خشکی کو کہتے ہیں جو ایک بڑے قطعہ آب کو متصل واقع ہو مثلاً
ساحل کارومندل۔

(۷) کسی بلند قطعہ شکل کو جو سطح زمین سے اونچا ہو پہاڑ کہتے ہیں۔ اور کمتر بلند کو
پہاڑی۔ جب کئی پہاڑ برابر برابر ایک قطار میں دو رتک پھیلے ہوئے چلے
جائیں تو اُن کو سلسلہ کوہ کہتے ہیں مثلاً ہمالیہ +

(۸) کوہ آتش خیر یا جوالا کھی پہاڑ وہ ہے جس میں سے آگ اور دھواں باقیق
مادہ نکلتا ہو۔ جیسے کوہ ایتنا +

(۹) میدان۔ خشکی کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جو تقریباً ہموار ہو +
جو وسیع میدان بلند ہو وہ سطح مرتفع کہلاتا ہے +

(۱۰) گھاٹی۔ خشکی کا وہ قطعہ ہے جو پہاڑ یا پہاڑیوں کے بیچین واقع ہو +
(۱۱) بیابان۔ زمین کے اُس خیر قطعہ کو کہتے ہیں جو ریت اور پتھر دن سے

پُر ہو جیسے صحرا کے افریقہ

(۱۲) اگر بیابان میں کوئی مقام سرسبز ہو تو اسکو **نخلستان** کہتے ہیں چنانچہ صحرا
 افریقہ میں اس قسم کے بہت سی مقام آباد ہیں اور مسافروں کے لیے آرامگاہ
 تصور کی جاتی ہیں جیسے **فیضان** *۔

کرہ زمین کی خشکی میں سے پہلے کے قریب شمالی نصف کرہ میں واقع ہے اور پہلے
 کے قریب جنوبی نصف کرہ میں۔ اور یہ بات بہت عجیب ہے کہ سب سے بڑا اعظم
 شمال کی طرف سے چوڑے ہیں اور جنوب کی طرف سے نوکدار۔ پُرانی دنیا یعنی ایشیا۔
 یورپ۔ افریقہ میں پہاڑ اور سطوح مرتفع بکثرت ہیں مگر نئی دنیا یعنی جنوبی
 و شمالی امریکہ میں چوڑی گھاٹیاں اور پست میدان زیادہ ہیں۔ عموماً یہ
 کہا جاسکتا ہے کہ پُرانی دنیا میں پہاڑوں کے بڑے بڑے سلسلے مشرق سے
 مغرب کی طرف اسطرح پھیلتے ہیں کہ انکے شمال کی طرف ڈھلان زیادہ ہے اور جنوب
 کی طرف کم۔ نئی دنیا میں بڑے بڑے پہاڑوں کے سلسلے جنوب کی طرف پھیلتے ہیں
 اور اُس میں مشرق کی طرف ڈھلان زیادہ ہے اور مغرب کی طرف کم۔ دنیا میں سب سے
 بلند پہاڑ کوہ **اوزارٹسٹ** سطح بحر سے ساڑھے پانچ میل کے قریب بلند ہے اسکو
 گورسی شنکر بھی کہتے ہیں اور **نیپال** و **تبت** کو باہین واقع ہے *۔

تاہم یہ بلندی زمین کے قد و قامت کے مقابلہ میں ایسی ہو جیسے رنگرہ کے
 پھلکے پر دانے دانے سے اُبھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ چونکہ زمین کے مختلف
 اضلاع کی بلندی مختلف ہے یعنی بعض کی کم اور بعض کی زیادہ اس واسطے
 یہ مقام کی بلندی سطح بحر سے لگاتی ہے۔ چونکہ بلند سے بلند پہاڑ سطح مرتفع سے
 شروع ہوتا ہے اس واسطے خاص اُس کی بلندی اس قدر نہیں ہوتی جس قدر

خیال کیجاتی ہو *

ترسی کا بیان

سطح زمین کی ترسی کے بیان میں الفاظ مذکورہ ذیل اکثر کام میں آتے ہیں بحر۔
بحیرہ۔ بحر الجزائر۔ کھاڑی یا خلیج۔ جھیل۔ آبناے۔ روم بار۔ دریا۔

۱) بحر۔ پانی کے ایک بہت بڑے قطعہ کو کتہہ میں جیسے بحر ہند۔
بحرالکابل وغیرہ *

۲) بحیرہ بھی پانی کا ایک بڑا قطعہ ہوتا ہے مگر بحر سے چھوٹا اور تقریباً تمام
اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا جیسے بحیرہ اسود۔ بحیرہ روم وغیرہ *
۳) بحر الجزائر۔ پانی کے اُس قطعہ کو کتہہ میں جس میں بہت سی جزائر ایک
دوسرے کے متصل واقع ہوں جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان *
۴) کھاڑی یا خلیج پانی کے اُس قطعہ کو کتہہ میں جو خشکی کو دو تک کاٹتا چلا گیا
ہو جیسے خلیج فارس اور خلیج بنگالہ *

۵) جھیل پانی کے اُس قطعہ کو کتہہ میں جو چاروں طرف خشکی سے گھرا ہوا ہو جیسے
جھیل بلانسرو و واقع ملک تبت جن جھیلوں میں دریا گرتے ہیں اور انہیں
سرو کوئی دریا نہیں نکلتا اُن کا پانی اکثر کھاری ہوتا ہے اس قسم کی جھیلوں کو
بحیرہ بھی کہتے ہیں *

۶) آبناے پانی کا وہ قطعہ جو دو بڑے قطعات آب کو وصل کرے جیسے
آبناے بل طارق جو بحیرہ شام کو بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہے

(۷) روڈ بار۔ عموماً آبنائے سے چڑا ہوتا ہے جیسے روڈ بار سٹیٹ جارجیا
 مابین ملک آئرلینڈ اور ویلنر کے واقع ہے *

(۸) خشکی پر بہتے ہوئے بٹھ سی پانی کو جو پہاڑ یا جھیل سے نکلتا ہے اور میدان سے
 ہو کر سمندر میں جا گرتا ہے۔ دریا کہتے ہیں جس مقام سے دریا نکلتا ہے اُسکو
 منبع اور جہاں ختم ہوتا ہے اُسکو دماغ کہتے ہیں۔ ان دونوں کے بیچین جہز
 مقام سے دریا گزرتا ہے اُسکو گزرگاہ دریا کہتے ہیں۔ جو دریا دوسرے دریا
 میں گر کر اپنے اصل نام کو برقرار نہیں رکھتا وہ اُس دریا کا معاون اور
 مددگار کہلاتا ہے جیسے جمنا۔ گنگا کی معاون و مددگار ہے *

(۹) زمین کے جس قطعے کے ندی نالے بہ کر کسی دریا میں جا ملیں وہ اُس دریا کا
 طاس ہے جو انگریزی میں پلیسین کہتے ہیں *

(۱۰) پہاڑ یا زمین کا بلند قطعہ جو دو طاسوں یا پلیسینوں کو ایک دوسرے
 سے جدا کرے اُسکو قاصل آب کہتے ہیں *

بحر

حقیقت میں تمام کرۂ زمین پر صرف ایک بحر ہے۔ کیونکہ آب شور کے گل بڑے
 قطعے باہم ملے ہوئے ہیں۔ مگر جغرافیہ دانوں نے آسانی کے واسطے اُسے کئی
 حصوں پر منقسم کیا ہے۔ بحر کی تھاہ پر بھی ویسی ہی ناہمواریاں ہیں جیسی خشکی پر۔
 یعنی اُسکی تھاہ پر بھی خشکی کی سطح کی مانند پہاڑ اور پہاڑیاں اور گھاٹیوں اور ہموار
 سطوح واقع ہیں۔ بحر کا زیادہ سے زیادہ عمق جوا تک دریافت ہوا ہے وہیل ہے۔
 مگر بعض بعض مقام ایسے بھی ہیں کہ جہاں کی تھاہ آج تک کسی نے نہیں پائی

تری کے بہت بڑے بڑے حصے یہ ہیں۔ اول بحر اوقیانوس اُسکو بحر
ایٹ لین ٹیک بھی کہتے ہیں۔ دوم لپے سی فک اُسکو بحر الکاہل بھی کہتے ہیں
سوم بحر ہند چہارم بحر شمالی۔ پنجم بحر جنوبی بحر اوقیانوس پُرانی دنیا
کے مغربی ورنئی دنیا کے مشرقی کناروں کو بچین پھیلا ہوا ہے۔ اُسکا زیادہ سے
زیادہ طول ۹ ہزار میل کے قریب ہو اور عرض ۳ ہزار میل سے ۴ ہزار میل تک۔
اُس کا نہایت زیادہ گہراؤ شمال اور جنوب کی طرف ہو۔

بحر الکاہل جو سب بحروں میں بڑا ہے ایشیا اور امریکہ کے بچین واقع ہے
وہ کرہ زمین کے ایک تہائی حصہ کو گھیرے ہوئے ہے۔ اور اُسکا طول شمالاً و جنوباً ۹ ہزار
میل کے قریب ہو اور عرض شرقاً و غرباً ۱۲ ہزار میل کے قریب بحر ہند۔ ایشیا
کے جنوب کی طرف واقع ہو اور اُسکا طول و عرض دونوں چھ ہزار میل کے قریب ہیں
بحر شمالی کی نسبت یہ قیاس کیا جاتا ہے کہ وہ قطب شمالی کی طرف پھیلا ہوا ہے۔
مگر حقیقت میں اُسکا اور بحر جنوبی کا حالی اچھی طرح معلوم نہیں۔ دریاؤں کا پانی
جو سمندر میں جا کر ملتا ہو نمک و رچونا اپنے ساتھ ملا کر لیتا ہے جس سے گھونگے اپنی
شکھ اور مونگے کے کٹرے اپنے گھر بناتے ہیں۔ کھارسی پانی اتنی جلدی خشک
نہیں ہوتا جتنی جلدی میٹھا پانی بخارات بن کر اُڑ جاتا ہے۔ اگر بحر کا پانی میٹھا ہو
تو وہ ہوا کو اس قدر مرطوب کر دیتا کہ اُس سے بہکوا بہت کم فائدہ ہوتا۔ مجرے پانی
کے کھارسی ہونے سے کئی مطلب نکلتے ہیں اور یہ امور مثال آئندہ سے ظاہر ہو جائیگا۔
کسی طرف میں تھوڑا سا پانی ڈالو اور اُس میں جب قدر نمک گھل سکے ملاو اس صورت
میں پانی تو پہلے کی نسبت زیادہ نہ ہو جائیگا مگر چونکہ نمک اُس میں ملا گیا ہے اُس کا

وزن بیشک زیادہ ہو جائیگا۔ اب ظاہر ہے کہ خشک ہونیوالی شے پانی ہے نہ کہ نمین ہو یعنی بخارات صرف پانی سے بنتے ہیں۔ پس خالص پانی کی کچھ مقدار بخارات نہ کر اڑ جاتی ہے اور باقی مین بہت شور اور نمکینی ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے یہ پانی کھاری اور بھاری ہو جاتا ہے۔ اب دیکھو کہ جس مقام پر زیادہ گرمی ہوتی ہو وہاں زیادہ بخارات اٹھتی ہیں۔ چنانچہ دنیا کے گرم اضلاع میں بخارات بہت اٹھتی ہیں اس واسطے وہاں کا پانی زیادہ بھاری اور کھاری ہوتا ہے۔ لیکن جب پانی کے ایک ہی قلعہ کے دو حصے وزن میں مختلف ہوں تو اُن میں ایک حرکت پیدا ہوتی ہے اور اس باعث سورہ آپس میں مل جاتے ہیں۔ مثلاً خط استوا پر گرمی کی نیزی کے علاوہ آب شور کی نمکینی کل پانی کو حرکت دیکر آپس میں ملا دیتی ہے اور اس حرکت سے جو ملک اسکے کنارہ پر واقع ہیں اُن کو گرمی اور سردی دونوں پہنچاتی ہے۔ یعنی خط استوا کے سمندر و ملک بھاری اور گرم پانی سرد ملکوں کی طرف جاتا ہے اور وہاں کا ہلکا اور سرد پانی خط استوا کے گرم ملکوں کی طرف چلا آتا ہے اور اس طرح اُن مقامات میں گرمی اور سردی پہنچتی ہے۔ دیکھو اٹھنے والے اپنی بندھون کو سردی اور گرمی پہنچانے کے لیے کیا کیا طریق پیدا کر رہے ہیں ؟

کرۂ زمین کی فرضی تقسیم

افقِ حدنگاہ کو کتبہ ہیں۔ تقاطع سمت شمار میں چار ہیں۔ یعنی شمال و جنوب و مشرق و مغرب۔ دوپہر کے وقت سایہ ہمیشہ قطب کی طرف ہوتا ہے۔ پس اگر

سایہ پر ایک خط کھینچیں تو اس سے جنوب و شمال کی سمت معلوم ہو جائیگی اور
 اگر اس خط پر ایک عمود ڈالا جائے تو یہ عمود مشرق و مغرب کی سمت کو ظاہر کریگا
 ان نقاطِ سمت سے اُفق کا دائرہ چار برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ جو مقام مرکز
 یعنی سر کے اوپر ہے سمتِ الرأس کہلاتا ہے۔ ہر ایک دائرہ خواہ بڑا ہو خواہ
 چھوٹا ۳۶۰ درجوں پر منقسم سمجھا جاتا ہے اس لیے نوے نوے درجے کے چار
 زاویوں پر اسکا اندازہ کرتے ہیں۔ پس زاویے اور درجوں کے دائرہ کے
 حصوں کے نام ہیں اور انکی مقدار دائرہ کی مقدار پر منحصر ہے خطِ استوا
 وہ وہی دائرہ ہے جو قطبوں سے برابر فاصلہ پر کرہ زمین کے گرد کھینچا جائے۔
 خط زمین کے دو برابر حصے کرتا ہے اُنہیں سے ایک کا نام نصف کرہ شمالی ہے۔
 اور دوسرے کا نام نصف کرہ جنوبی۔ نصف کرہ شمالی میں وہ تمام خشکی اور تری
 شامل ہے جو خطِ استوا اور قطبِ شمالی کے مابین واقع ہے اور نصف کرہ جنوبی
 میں وہ کل خشکی و تری داخل ہے جو خطِ استوا اور قطب جنوبی کے مابین ہے۔
 لندن قطب شمالی سے ۵۱ سو میل اور خطِ استوا سے ۵۱ سو میل ہے خطِ استوا
 سے کسی مقام کا فاصلہ شمال یا جنوب کی طرف اُس مقام کا عرضِ بلد ہے مثلاً لکھنؤ میں
 کہ شہر اٹو شہرا اور مانسکو کا عرضِ بلد ایک ہی ہے۔ یعنی وہ دونو خطِ استوا سے
 برابر فاصلہ پر واقع ہیں۔ جملہ مقامات جو خطِ استوا سے شمال کی جانب واقع
 ہیں عرضِ بلد شمالی میں ہیں اور جو اُس سے جنوب کی طرف ہیں عرضِ بلد جنوبی
 میں ہیں۔ عرضِ بلد کا ایک درجہ تقریباً ۶۹ میل انگریزی کے برابر ہوتا ہے۔ اور
 خطِ استوا سے قطب تک ۹۰ درجے ہوتے ہیں۔ ہر ایک مقام کا عرضِ بلد اُس مقام کے

اُفق سے قطبی ستارے کی بلندی کے درجے دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے
چنانچہ بیان آئندہ سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ قطبِ رضی پر ستارہ قطبی سمت الراس
پر نظر آتا ہے اور خطِ استوا سے آسمانی ستارہ قطبی کا دائرہ اُفق ہوتا ہے اور جب
قطب سے خطِ استوا کی طرف جاتے ہیں تو ستارہ قطبی سمت الراس سے نیچا ہوتا جاتا
ہو اور آسمان کا جو حصہ قطب اور اُفق کے مابین واقع ہو تو اسے درجے سے کم
ہوتے ہوئے صفر پر جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہو کہ کسی مقام کے اُفق سے
قطبی ستارہ کی وہی بلندی ہوتی ہو جو اُس مقام کا عرض البلد ہے۔ نصف النہار وہ
دہمی دائرے ہوتے ہیں جو ایک قطب سے دوسرے قطب تک کھینچے جائیں اور
یہ دائرے خطِ استوا پر عمود ہوتے ہیں *

زمین اپنی محور پر مغرب سے مشرق کی طرف حرکت کرتی ہے اور ایک گردشِ محوری
سے ایک دنرات پیدا ہوتا ہے۔ اب فرض کرو کہ ایک خط قطب سے قطب تک یعنی
محور کے ایک سرے سے دوسرے تک کھینچا جائے۔ تو کل مقام جو اس خط پر
ہوں گے ایک ہی نصف النہار پر رہیں گے اور انکی گردش بھی ساتھ ہی شروع ہوگی اور
ساتھ ہی ختم ہو جائیگی اور انہیں دوپہر سے پہلے یا پچھو ایک ہی وقت ہوگا۔ کسی
خاص نصف النہار سے کسی مقام کا فاصلہ مشرق یا مغرب کی طرف طول بلد ہے۔ اکثر
لوگ مقامات کا طول بلد اُس خط نصف النہار سے لیتے ہیں جو انکے دار الخلافہ پر ہے
ہو کر گزرے۔ مثلاً فراسیس نصف النہار پیرس سے اور انگلینڈ نصف النہار گرینچ
سے جہاں رصد گاہ سلطانی یعنی بادشاہی جتہ منتظر ہے۔ جب ہم کسی مقام کی نسبت
یہ کہتے ہیں کہ اس کا طول بلد ۱۰ درجہ مشرقی ہے۔ تو ہماری یہ مراد ہے کہ وہ نصف النہار

گرینچ سے پندرہ درجہ کے فاصلہ پر مشرق کی طرف واقع ہے۔ کرۂ زمین کے طول بلد کے خط ۳۰ درجوں پر منقسم ہیں اور چونکہ طول بلد کے تمام خطوط قطب سے قطب تک کھینچے ہوئے قیاس کیے گئے ہیں۔ اس لیے ان خطوط کا حال ہماری سمجھ میں اس طرح بخوبی آجائیگا کہ ایک رنگترے کو تھارے سامنے چھینکر۔ یا چھتری کو کھول کر رکھیں۔ رنگترے یا چھتری کے نہایت چوڑے حصہ کو خط استوا سمجھو اور رنگترے کی پیمائش کو ن یا چھتری کی تیلیوں کو خطوط طول بلد خیال کرو خط استوا پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی تخمیناً ۶۹ میل ہوتی ہے۔ مگر لندن پر سے جو دائرہ خط استوا کے متوازی گزرتا ہے اُس پر ایک درجہ طول بلد کی لمبائی صرف ۴۳ میل کے قریب ہے۔ چونکہ زمین مغرب سے مشرق کو جاتی ہے اس واسطے جو مقام ہم سے مشرق کی طرف واقع ہیں وہ ہم سے پہلے آفتاب کی روشنی کے سامنے آتے ہیں اور جو مقام ہم سے مغرب کی طرف ہیں اُن پر ہمارے بعد آفتاب طلوع ہوتا ہے۔ جن مقامات میں ۱۵ درجے طول بلد کا فاصلہ ہو اُن کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق رہتا ہے مثلاً جو مقام کسی جگہ سے ۱۵ درجے مشرق کی طرف ہو وہاں جو وقت دن کے گیارہ بجینگے تو اُس دوسری جگہ دن بجینگے وہاں پندرہ اقیاس۔ اور لندن کے خط عرض پر پورٹ گیارہ میل پر ایک منٹ کا تفاوت ہو جاتا ہے۔ انگلستان کا ہر ایک ناخدا بحری سفر میں اپنے ساتھ ایک گھڑی رکھتا ہے۔ اور روانگی کے وقت اُس کو گرینچ کے وقت کو موافق درست کر لیتا ہے۔ پھر وہ ہر روز جس مقام پر ہوتا ہے وہاں دیکھتا ہے کہ آفتاب کس وقت وہاں کے نصف النہار پر پہنچا یعنی کس وقت وہاں ٹھیک دوپہر ہوئی پس اس وقت میں اس کی گھڑی کے بارہ بجوین جو فرق ہوتا ہے

اُس سے اُس مقام کا طول تکد معلوم ہو جاتا ہے۔ فرض کرو کہ جب اُس مقام پر بارہ بجیں اور اُسکی گھڑی مین دس تو نا خدا کو معلوم ہو جائیگا کہ مین گرنیج سے ۳۰ درجہ مشرق کی طرف ہوں۔ یا کسی مقام پر بارہ بجیں اور اُسکی گھڑی مین ایک بجے تو اُس کو معلوم ہو گا کہ مین ۱۵ درجے مغرب کی طرف ہوں *

اگر زمین کا محور اُسکے مدار پر سیدھا واقع ہوتا تو خط استوا مدار کا ہم سطح اور آفتاب سپر ہمیشہ عمود رہتا۔ مگر چونکہ محور زمین سمت عمود سے $\frac{1}{4}$ ۲۳ درجہ کا زاویہ بناتا ہے اس واسطے خط استوا کو مدار زمین پر $\frac{1}{4}$ ۲۳ درجہ کا میلان ہے۔ وہ خط جو زمین کے گرد مدار آفتاب کا ہم سطح ہر طریق الشمس کھاتا ہے۔ اس دائرہ کا نصف خط استوا کے شمال کی طرف واقع ہو اور نصف جنوب کی طرف یعنی وہ شمال و جنوب دو طرف سے خط استوا کو اس طرح تقاطع کرتا ہے کہ پچھن $\frac{1}{4}$ ۲۳ درجہ کا زاویہ پیدا ہوتا ہے۔ چونکہ زمین آفتاب کو گرد سالانہ حرکت کرتی ہے اس لیے وہ مقام جو طریق الشمس پر واقع ہیں اپنی اپنی باریسی سے ایک دفعہ آفتاب کو مقابل ہو جاتے ہیں پس اگر کوئی شخص زمین کے گرد سال بھر طریق الشمس پر سفر کرے تو آفتاب وہرے وقت ہمیشہ اُسکے سمت الٹا اس پر رہیگا یعنی اُس سے جنوب یا شمال کو نہیں جائیگا۔ وہ دائرے جو زمین کے گرد طریق الشمس کی انتہا کے شمالی و جنوبی نقطوں پر خط استوا کے متوازی کھچے ہوئے ہیں۔ خط سرطان اور خط جدی کہلاتے ہیں خط سرطان خط استوا سے شمال کی جانب $\frac{1}{4}$ ۲۳ درجے یعنی ۱۹۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور خط جدی اُسی قدر جنوب کی طرف *

جب آفتاب خط استوا پر ہوتا ہے تو اُسکی روشنی دو نقطوں پر اپنی ہر طرف

۹۰ درجے پہنچتی ہے اور جب قدر آفتاب خط استوا سے شمال کو جاتا ہو اُس وقت
 وہ قطب شمالی سے پرے اپنی روشنی پہنچاتا ہے۔ جب آفتاب ماہ جون میں
 خط استوا سے شمال کی طرف ۱۶۰۰ میل ہوتا ہے تو اُسکی شعاعیں قطب شمالی سے
 ۱۶۰۰ میل ہی پر سے تک جاتی ہیں اور قطب جنوبی سے ۱۶۰۰ میل اِصطراف
 آجاتی ہیں اور ماہ دسمبر میں جب آفتاب خط استوا سے ۱۶۰۰ میل جنوب کی طرف
 ہوتا ہے تو قطب شمالی کے گرد ۱۶۰۰ میل تک روشنی نہیں ہوتی اور
 قطب جنوبی کے گرد ۱۶۰۰ میل تک روشنی رہتی ہے۔ قطبین سے ۱۶۰۰ میل آتے
 فاصلہ پر جو دائرے کھینچے گئے ہیں وہ دو اُسر قطبی کہلاتے ہیں۔ ان میں سے
 جو دائرہ شمال کی جانب یعنی قطب شمالی کے قریب ہو وہ دائرہ قطب شمالی
 کہلاتا ہے اور دوسرے کو دائرہ قطب جنوبی کہتے ہیں۔

سطح زمین پانچ منطقوں پر منقسم ہے اور انکی تفصیل یہ ہے ایک منطقہ حارہ اور دو معتدل
 اور دو بارہ۔ لفظ منطقہ کے معنی پٹکے کے ہیں اور ان خطوں کو منطقہ اس وجہ سے
 کہتے ہیں کہ وہ زمین کے گرد مثل چکون کے واقع ہیں۔ منطقہ حارہ جو سطح زمین کا
 وسطی حصہ ہے خط سرطان سے خط جدی تک یعنی خط استوا سے ۱۶۰۰ میل شمال
 کی طرف اور ۱۶۰۰ میل جنوب کی جانب پھیلا ہوا ہے۔ جو لوگ اس منطقہ میں آباد ہیں
 سال میں خاص وقت پر آفتاب اُنکے عین سمت الٹا اس پر آجاتا ہے اور دن
 گرمی کی بہت شدت ہوتی ہے اور رات دن تقریباً برابر ہوتے ہیں یعنی آفتاب
 تمام سال بچر کے قریب نکلتا ہے اور بچر کے قریب غروب ہو جاتا ہے اور افریقہ
 اور جنوبی امریکہ کے اکثر شہر اسی منطقہ میں واقع ہیں۔

منطقہ معتدل شمالیہ۔ منطقہ حارہ سے ... ۳۰ میل شمال کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ یعنی خط
سرطان سرورائے کرہ قطب شمالی تک واقع ہے۔ اس منطقہ میں آفتاب سمت اتر سے
کبھی نہیں دکھائی دیتا اور اسی سبب سونان گرمی اس قدر نہیں بڑھتی جس قدر منطقہ
حارہ میں ہوتی ہے۔ تقریباً تمام یورپ اور پچھلے ایشیا اور پچھلے شمالی
امریکہ کے منطقہ معتدلہ شمالیہ میں واقع ہیں۔

منطقہ بارودہ شمالیہ۔ نصف کرہ شمالی کے باقی حصہ میں یعنی دائرہ قطب شمالی سے قطب
شمالی تک ۶۰۰ میل میں پھیلتا ہے اور برس کے بعض ایام میں آفتاب اس منطقہ کی
حدود سے بالکل چھپ جاتا ہے۔ دنان کی آب و ہوا نہایت سرد ہے اور تقریباً سال
بھر دھانکی خشکی اور ترمی و دنو پر برف اور پالاجار رہتا ہے۔ ایشیا اور شمالی امریکہ
کے شمالی اضلاع اسی منطقہ میں واقع ہیں۔

منطقہ معتدل جنوبیہ۔ منطقہ حارہ سے ... ۳۰ میل جنوب کی طرف یعنی خط جدی سے دائرہ
قطب جنوبی تک پھیلتا ہے۔ دھانکی آب و ہوا تقریباً ویسی ہی ہے جیسی منطقہ معتدلہ
شمالیہ کی۔ قریب ۱۸ حصہ افریقہ اور ۱۶ حصہ جنوبی امریکہ اور ۱۶ حصہ آسٹریلیا کے
اسی منطقہ میں واقع ہیں۔

دونو معتدل منطقے سطح زمین کے نصف حصے کو گھیرے ہوئے ہیں اور منطقہ بارودہ جنوبیہ
جو نصف کرہ جنوبی کا باقی حصہ ہے اسکا حال منطقہ بارودہ شمالیہ کا سا ہے۔ یعنی یہاں
بھی آفتاب کبھی بالکل نظر سے غائب ہو جاتا ہے اور سردی شدت سے بڑھتی ہے۔

قطععات زمین کی حرارت

ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں کہ خط استوا پر حرارت زیادہ ہوتی ہے اور جقدر ہم کسی

قُطب کی طرف جاؤ گے اس قدر حرارت کم ہوتی جائیگی۔ مگر اب یہ بھی خیال کر لینا چاہیو کہ حرارت کا کم و زیادہ ہونا کچھ ایسی بات پر منحصر نہیں ہے کہ جو مقام خط استوا سے قریب ہو وہی گرم ہو اور جو اُس سے بعید ہو وہ سرد۔ بلکہ حرارت کی کمی اور زیادتی مقاموں کی بلندی و پستی پر بھی منحصر ہے یعنی جو مقام سطح بحر سے زیادہ بلندی پر واقع ہیں وہ بہ نسبت اُنکے جو کم بلندی پر ہیں زیادہ سرد ہیں۔ چنانچہ منطقہ حارہ میں بھی بلند اضلاع کی آب و ہوا اکثر سرد اور نہایت خوش آئند ہوتی ہے۔

آفتاب کی شعاعیں جو ہوا میں ہو کر گزرتی ہیں اُن سے تو کچھ گرمی ہوا میں پیدا ہوتی ہی ہے لیکن سطح زمین سے جو گرمی منعکس ہوتی ہے وہ زیادہ تر گرمی ہوا کا باعث ہوتی ہے۔ جس قدر ہم بلندی پر چڑھتی ہیں اُس قدر ہوا کم گرم پاتے ہیں اور زیادہ بلندی پر وہ اس قدر ہلکی اور لطیف ہو جاتی ہے کہ حرارت اُس میں مخلوط نہیں ہو سکتی۔ خط استوا پر بھی جو مقام سطح بحر سے ۳ میل بلند ہیں وہ ہمیشہ برف میں چھپے رہتے ہیں۔ منطقہ حارہ کے شمال اور جنوب کی طرف بتدریج کم بلندی پر برف جمتی ہے یعنی جس قدر ہم خط سرطان سے شمال کو اور خط جدی سے جنوب کو جاتے ہیں اُسی قدر کم بلندی پر برف پائی جاتی ہے یہاں تک کہ قطبوں پر پانی کی برف بن جانے کے لیے بلندی کی کچھ ضرورت نہیں ہوتی اور وہاں خود سطح بحر جم جاتی ہے۔ اگر لندن کے قریب کوئی پہاڑ ڈیڑھ میل بلند ہوتا تو اُس کی چوٹی ہمیشہ برف سے چھپی رہتی۔ اسکے علاوہ حرارت کی زیادتی اور کمی میں سطح زمین کی خشکی اور ترسی کو بھی بہت دخل ہے۔ موسم گرما میں بحر کا پانی بہ نسبت اُن پہاڑوں کے جو اُس کے کنارے پر واقع ہیں سرد ہوتا ہے بخلاف اسکے جاڑے میں یہ صورت ہوتی ہے کہ کنارے پر

پالا پڑتا ہے اور سمندر زمین جتنا وہ جزیرے اور ساحل ہو منطقہ
 حارہ میں یا اُسکے قریب واقع ہیں آب و ہوا کے اعتبار سے اس قدر گرم نہیں جتنی
 کہ وہ ممالک گرم ہیں جو بحر کے متصل نہیں۔ مثلاً اورباہ و منطقون کے جزیروں
 اور ساحلوں کی آب و ہوا جاڑے کے موسم میں ان ملکوں کی نسبت جو سمندر
 سے فاصلہ پر واقع ہیں کچھ زیادہ گرم ہوتی ہے یعنی اس قدر سرد نہیں ہوتی جس قدر
 ممالک غیر متصل بحر کی آب و ہوا سرد ہوتی ہے۔ جو بحرِ اعظم اضلاع قطبیہ سے ہوتے یا انکو
 قریب واقع ہیں ان کا بہت سا حقد ان اضلاع کے باعث موسم سے مابین نہایت
 سرد ہو جاتا ہے اس قسم کے اضلاع شمالی امریکہ اور ایشیا میں واقع ہیں *
 جن ملکوں کا نشیب خط استوا کی طرف ہو وہ زیادہ گرم ہوتے ہیں اور جن کا نشیب قلمون
 کی طرف ہو وہ کم گرم ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسی باعث سے ہنگری کا ملک پولن
 کی نسبت زیادہ گرم ہے *
 ہوا کی حرکت پر بھی حرارت کی کمی بیشی موقوف ہوتی ہے یعنی جو ہوا خط استوا کی
 جانب سے چلتی ہے وہ گرم ہوتی ہے۔ اور جو قطب کی طرف سر آتی ہے سرد ہوتی ہے۔
 منطقہ حارہ میں جو ہوا اضلاع غیر متصل بحر سے آتی ہے گرم ہوتی ہے اور جو سمندر
 کی طرف سر آتی ہے سرد ہوتی ہے۔ سرد و لایترون میں سمندر کی ہوا کم سرد ہوتی ہے
 اور خشکی کی نہایت سرد *
 بحر کی رُو بھی ملکوں کی آب و ہوا پر بڑا اثر رکھتی ہے۔ جو رُو اضلاع حارہ سے آتی ہے
 وہ سرد ملکوں کی آب و ہوا کو کچھ گرم کر دیتی ہے۔ مثلاً فلج کے سیکو کی گرم رُو ساحل
 ہرطانیہ و ماروسے کی آب و ہوا کو کچھ گرمی پہنچاتی ہے۔ اور قطب کی سرد رُو

گرمین لسن اور لٹبر سردار کی آب ہوا کو سرد کرتی ہے ۔

ابر کے ہونے یا نہ ہونے پر بھی حرارت کی کمی اور زیادتی منحصر ہے۔ موسم گرم یا مین بادل آفتاب کی گرمی کے سید راہ ہوتے ہیں اور موسم سرما میں وہ زمین سے گرمی کو منعکس نہیں ہونے دیتے۔ چنانچہ ملک ناروے کی آب ہوا جان ہمیشہ بادل رہتے ہیں شہویدین کی آب ہوا کی نسبت نہ تو گرمی مین بہت گرم ہوتی ہے اور نہ جاڑے مین بہت سرد۔ جن ملکوں مین زراعت اچھی طرح ہوتی ہے اور زمین کا بہت ساحہ نہ تو جنگلون سے گھرا ہوا ہوتا ہے اور نہ بالکل مٹیل میدان ان مین حرارت ہمیشہ تقریباً یکساں رہتی ہے ۔

روے زمین کی روئیدگی

گرم ملکوں مین جو خط استوا کے قریب مین طرح طرح کے خوش رنگا در بڑی بڑی درخت ہوتے ہیں لیکن جب قدر بہم اضلاع قطبیہ کی طرف جاتے ہیں اُس قدر درخت در پود کم اور چھوٹے نظر آتے ہیں وہی پودے جنکا قد منطقہ معتدلہ مین چھوٹا ہوتا ہے منطقہ حارہ مین خاص بڑے درخت پائے جاتے ہیں۔ اور جو پودے منطقہ معتدلہ مین بڑی درخت ہیں قطب کے قریب چھوٹے ہوتے ہیں منطقہ حارہ مین پھولوں کے درخت قد آدم سوزیاہ ہوتے ہیں اور منطقہ معتدلہ مین قد آدم۔ اور قطب کے قریب زمین سے کچھ ہی اونچے ہوتے ہیں۔ اگر کسی بلند پہاڑ پر چڑھیں تو بھی نباتات مین اسی قسم کا تفاوت پایا جاتا ہے چنانچہ کوہ ہمالیہ کے دامن مین اضلاع حارہ کے درخت پائے جاتے ہیں اور درجہ بدرجہ زیادہ بلندی پر اضلاع معتدلہ و باروہ کے سے پودے دیکھنے مین آتے ہیں۔ یہاں تک کہ نہایت بلندی پر ایسے ٹیلے دکھائی دیتے ہیں جو برف سے ہمیشہ

پوشیدہ رہتی ہیں۔ اور وہ ان کسی قسم کی روئیدگی نہیں ہوتی۔
 حاصل کلام یہ ہے کہ منطقہ حارہ میں درخت کثرت سے لگتے اور سرعت سے بڑھتی ہیں
 اور وہ ان سے قطبون کی طرف درختوں کی قسمیں بتدریج کم اور قد چھوٹے ہوتے جاتے
 ہیں۔

خط استوا سے قطب تک نباتات کے لحاظ سے آٹھ منطقے ہیں۔ چنانچہ نصف کرۂ شمالی
 کی تقسیم بیان آئندہ سے ظاہر ہے۔ اول منطقہ متصلہ خط استوا۔ اسمین کھجور۔ تار۔
 کیلے۔ کونگ۔ الائچی وغیرہ مصالح کے درخت اور بن اور آوڑا اسی قسم کی خیرین ہوتی
 ہیں۔ دوم وہ منطقہ جو خط سرطان کے قریب واقع ہے۔ اسمین انجیر۔ نیشکر۔ چاول۔
 جوار۔ باجرہ۔ روئی وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔ سوم منطقہ متصلہ خط سرطان۔ اس میں
 میندھی۔ زیتون۔ چائے۔ چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ روئی وغیرہ ہوتی ہے۔ چہارم
 وہ منطقہ جو خط سرطان سے شمال کی طرف منطقہ معتدلہ کے گرم حصہ میں واقع ہے۔ اسمین
 وہ درخت ہوتے ہیں جو ہمیشہ سرسبز رہتی ہیں اور ان کے علاوہ انگور۔ گندم۔ مکئی۔ بادام
 اخروٹ وغیرہ ہوتے ہیں۔ پنجم منطقہ معتدلہ کا سرد حصہ۔ اسمین وہ اناج اور درخت
 ہوتے ہیں جو انگلستان میں کثرت سے پائے جاتے ہیں شیشم منطقہ متصلہ دائرہ قطب
 اسمین صنوبر۔ بید اور کچھ جو بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ہفتم وہ منطقہ جو قطب کو قریب واقع
 ہے۔ اسمین کئی قسم کے پاٹریسی ٹھول اور نرم نرم خوشنما گھاس پیدا ہوتی ہے۔ ہشتم
 منطقہ قطبیہ جان درخت کا نام بھی نہیں ہے۔

یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ نباتات کی پیدائش حرارت کی زیادتی اور کمی پر منحصر ہے
 مگر حرارت بھی مختلف مقامات میں موسم کے تغیر و تبدل کو سبب سے متفاوت ہوتی ہے۔

بعض ملکون میں گرمیوں میں گرمی بہت ہوتی ہے اور جڑوں میں جاڑا شدت سے پڑتا ہے۔ اور بعض ملکون میں نہ گرمی میں زیادہ گرمی ہوتی ہے اور نہ جاڑے میں زیادہ سردی۔ بعض درخت زیادہ سردی کے تحمل نہیں ہوتے اور بعض زیادہ سردی کی برداشت کر سکتے ہیں اور گرمی میں بھی ان کے واسطے زیادہ گرمی چاہیے۔ رطوبت کے تفاوت سے بھی درختوں پر وہی اثر ہوتا ہے جو گرمی کے اختلاف سے ہوتا ہے۔ بہت سے درخت مرطوب ملک میں نہیں ہوتے اور بہت سے خشک ملک میں نہیں پائے جاتے۔

اب درختوں کے قیام اور انکی غذا کا حال بیان کیا جاتا ہے۔ درخت زمین میں قائم ہیں۔ اور غذا کچھ تو زمین سے حاصل کرتے ہیں اور اکثر ہوا سے کچھ اشیاء کے جلنے اور جانداروں کے دم لینے سے ایک شے جو کہ گاس یا ایک ایڈگاس کہتے ہیں نکلتی ہے اور اس میں مل جاتی ہے۔ اگر یہ چیز ہوا ہی میں جمع ہوتی جاتی تو تمام حیوانات مر جاتے لیکن حکیم مطلق نے اپنی قدرت کا مدد کر ایسا انتظام کیا ہے کہ یہ شے حیوانات کو ضرر پہنچانا تو کیا بلکہ ایک طرح سے انکی زندگی کا سبب ہوتی ہے کیونکہ تمام نباتات اس سے غذا پاتی ہے اور پتھروں اور بستیوں سے جہاں جانداروں کے سانس لینے اور ہر قسم کی چیزوں کے جلنے اور مٹنے کے لئے سے بکثرت پیدا ہوتی ہے ہوا کے ساتھ مل کر دور دور تک جنگلوں میں پھیل جاتی ہے اور وہاں درختوں کے پتے اسکو جذب کر کے غذا پاتے ہیں اور پتے پھول پھل درختوں سے اسی سے بنتے ہیں۔ پس اگر یہ گاس نہ ہوتی تو درخت پیدا نہ ہوتے اور درخت نہ ہوتے تو جاندار کیا کھا کر جیتے۔ پتھر کے کوئلے بھی جو اب جلائی کے کام آتے ہیں زمانہ سابق میں پودے تھے جو اسی گاس سے بنے تھے اور آئندہ

پھر ایسی ہی گاس بنگر پودہ کے اجزاء ہوں گے اور یہی دَور جاری رہیگا۔ جو درخت
انسان کیواسطے نہایت فائدہ مند ہیں تین قسم کے ہیں اول خوردنی یعنی جو کھانیکے
کام آتے ہیں دوم بافتنی یعنی جسے کپڑا بنتا ہے۔ سوم بن کے درخت *
اسی طرح کھانیکے پودوں کی بھی تین قسمیں ہیں اول مختلف قسم کے اناج مثل گندم۔ جو۔
جوار۔ باجرہ۔ چاول وغیرہ۔ دوم اقسام میوہ مثل سیب۔ ناشپاتی۔ انجیر۔ رنگتہ
اناس۔ اخروٹ۔ کیلہ۔ کھجور۔ بادام وغیرہ۔ سوم اصول یعنی جڑیں مثل شلغم۔
گاجر۔ مولیٰ۔ آلو۔ اروسی وغیرہ اور انکی علاوہ نیشکر۔ چائے۔ بن۔ مصالح وغیرہ
بھی اشجار خوردنی ہیں داخل ہیں۔ بہت سی پودوں کی صحت بخش دوائیں حاصل
ہوتی ہیں مثل چرائتہ۔ کونین۔ مخماب۔ بفسہ وغیرہ بہت سی پودوں کی روح افزا
عطر بنتے ہیں مثل گلاب کیوڑہ موتیا۔ خیا وغیرہ۔ وہ پودے جسے کپڑا بنتا ہے یہ ہیں
سن۔ روئی۔ شستوت وغیرہ۔ اگرچہ خاص درخت شستوت کی کسی قسم کا کپڑا نہیں
بنا سکتے ہیں چونکہ وہ ریشم کے کپڑوں کی غذا ہیں لہذا اس قسم میں شامل کیا گیا۔ پودوں کے
طرح طرح کے رنگ بھی حاصل ہوتے ہیں مثل نیل کُسمب وغیرہ *
حیوانات

حیوانات کی غذا نباتات ہی یا وہ حیوانات جو نباتات سے پلتے ہیں۔ اس لیے دنیا کے
گرم اضلاع میں جان نباتات بہت سی قسم کی ہوتی ہے حیوانات کی قسمیں بھی
زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اگرچہ نباتات کی نسبت حیوانات کو انتعال مکانی کی قدرت
زیادہ ہے تو بھی ہر جانور ایک خاص ملک میں پایا جاتا ہے *
یہ بھی مشاہدہ ہوا ہے کہ ہر جانور کی ایک خاص خوراک ہوتی ہے اور ہر ایک قسم کے

جانور کو اسکی پیدائش اور پوشاک کی وجہ سے ایک خاص ولایت کی آب و ہوا موافق ہوتی ہے مثلاً رین ڈسٹرکٹ کو جو منطقہ بارہ مین پیدا ہوتا ہے گرمی بالکل موافق نہیں اور اونٹ کو جو ریگستان مین ہوتا ہے سردی اور تری کی برداشت نہیں۔ جن جانوروں کی غذا کٹرے اور پھل اور پتہ ہیں وہ یا تو ایسے مقامات مین پیدا ہوتے ہیں جہاں ان چیزوں کی بارہ مین کثرت رہتی ہے یا آبائیل کی طرح نقل مکانی کرتے ہیں یعنی جاڑ و زمین ایک ولایت مین اور گرمی و زمین دوسری ولایت مین رہتے ہیں۔ باجگا و ڈ کی طرح موسم سرما مین سویا ہی کرتے ہیں۔ اکثر اوقات دریا اور بحیرے اور بحرا و سلسلے کوہ اور بن اور صحرا وغیرہ بھی جانوروں کو ایک ملک سے دوسرے ملک مین جانے کے مانع یا باعث ہوتے ہیں۔ مثلاً کوہ ہمالیہ و صحراے ایران و عرب فریقہ تھی کے لیے مہد شمالی ہے۔ یعنی شمال کی طرف تھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بالغہ سے ایسا انتظام کیا ہے کہ اہلی جانور بہت سی ملکوں مین ہوتے ہیں اور ہر قسم کی آب و ہوا مین اپنا گزارہ کر لیتے ہیں مثلاً گٹا۔ گھوڑا۔ گائے۔ بھیر۔ کبوتر۔ مرغی۔ بطخ۔ وغیرہ سب ملکوں مین خواہ گرم ہوں یا سرد پائے جاتے ہیں۔ پہاڑوں پر جب قدر بلند می تک آدمی پہنچتا ہے اور سطح زمین پر جہنی دور قطب کی طرف گیا ہے جانور اُس سے پرے تک پائے گئے ہیں۔ ایسی مقامات پر جانوروں کی تعداد کی کمی مین تو شک نہیں مگر کوئی انسان یہ نہیں کہہ سکتا کہ مین ایسی جگہ گیا ہوں جسکے پرے جانور نہ تھو۔ بحر شمالی مین پرندہ بحری اور سنپ دریا ئی اور ویل چھلی اور قطبی ریچھ ایسی مقام پر دیکھے گئے ہیں جہاں انسان ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔

۱۲ ایک قسم کا ہرن ہر جو شمالی اضلاع مین ہوتا ہے

نسل انسان کی قسمیں

بنی آدم تین بڑی قسموں میں منقسم ہیں جنکی شکل اور رنگ اور زبان میں بڑا اختلاف ہے۔ اول انڈو یورپین۔ دوم منگولیئن۔ سوم آفریقی۔ انڈو یورپین کو خال و خط میں عموماً تناسب ہوتا ہے۔ رنگ روشن اور پیشانی کشادہ ہوتی ہے۔ منگولیئن کی نسل کے بال سیاہ اور سیدھے آنکھیں چھوٹی چہرہ چکلا اور چٹا ہوتا ہے۔ انڈین یعنی امریکہ کے اصلی باشندے جنکا سرخ رنگ بنو کی طرح چمکتا ہے اسی نسل سے ہیں۔ آفریقی نسل کے بال کالے اور اون کی مانند پیچیدہ۔ ناک چوٹی۔ ہونٹ موٹے اور رنگ عموماً سیاہ ہوتا ہے۔ مگر جو لوگ آفریقہ کے شمال مشرق میں رہتے ہیں وہ فرنگیوں سے بہت مشابہ ہیں۔ ایک خاندان کی آؤٹا دین عام مشابہت ہوتی ہے اور کبھی یہ مشابہت اس قدر کم ہوتی ہے کہ صرف دوسرے خاندان سے مقابلہ کرنے کے وقت امتیاز ہو سکتا ہے۔

مختلف ملکوں کی نسل کے بیان کرنے میں یہ لحاظ کرنا چاہیے کہ وہ کن باتوں میں مشابہ ہیں اور کن امور میں مختلف۔ مثلاً ہندوؤں اور انگریزوں میں بہت تفاوت ہے لیکن حبشیوں اور تاتاریوں کی نسبت نہایت کم۔ اور زبان کا بھی متبادل کرنا چاہیے۔ بعض زبانوں میں اتحاد اور بعض میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ زبان انگریزی زبان فراسیسی سے بہت مختلف ہے اور اُس میں اور مالین اور جرمنی کی زبان میں اختلاف کم ہے۔ چنانچہ زبان انگریزی اور جرمنی میں صیغہ مفرد سے صیغہ جمع بنانے کو طریق یکساں ہیں۔ ان باتوں کے مقابلہ کرنے سے یہ امر دریافت ہو گیا ہے کہ تمام

نومین جو یورپ کو مغرب میں اقلیم ہند تک آباد ہیں ایک ہی قسم کی ہیں اور اسلئے

اس قسم کا نام انڈو یورپین ہو۔

باب دوم ایشیا کے بیان میں

(۱) ایشیا ایک بڑے عظیم جزیرے میں کئی ملک واقع ہیں اسکی حدود اور بچہ ہیں اتر کی حد بحر شمالی۔ یورپ کی حد بحر الکاہل۔ دکھن کی حد بحر ہند۔ چھم کی حد بحر قزقم۔ دہمیرہ شام۔ دیر عظیم یورپ۔

(۲) ایشیا کا طول شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۶۹۰۰ میل ہے اور اس کی چوڑائی چین کے جنوب مشرق سے کوہ اورال تک قریب ۳۸۰۰ میل کے ہے۔ ایشیا ۲۰ درجہ طول شرقی اور ۷۰ درجہ طول غربی اور ایک درجہ ۲۰ منٹ اور ۷۰ درجہ عرض شمالی کے مابین واقع ہے۔ ایشیا کا رقبہ ایک کروڑ تتر لاکھ میل مربع ہے۔

(۳) یہ ملک ایشیا میں واقع ہیں۔ روس۔ روم جسکو انگریز کی کہتے ہیں تاتار یا ترکستان۔ چینی تاتار چین۔ جاپان۔ تبت۔ برہما۔ ملا یا۔ سیام۔ آنام۔ افغانستان۔ بلوچستان۔ ہندوستان۔ فارس۔ عرب۔

(۴) ایشیا کے مشہور دریا یہ ہیں۔ لینا۔ یشے۔ او بے جو کوہ الطائی سے نکل کر سائی بی ریا کے شمال کی طرف بہ کر بحر منجمد میں جا گرتے ہیں۔ دریا آمور جو کوہ الطائی سے نکل کر مشرق کی جانب بہتا ہے اور چینی تاتار اور چین میں سو گزر کر بحیرہ اوکائیٹک میں جا گرتا ہے۔ ینگ ہی کیا ننگ اور تھوانگ ہو

(۶) ایشیا کی پنجین یہ ہیں خلیج اوبے۔ بحر محمد بن۔ خلیج انادولج۔ خلیج نکدین۔ اور خلیج سیام۔ بحر الکابل بن خلیج بنگارہ۔ گمبایت۔ خلیج چھ خلیج فارس بحر ہند میں۔

(۷) ایشیا کی چھیلین یہ ہیں جھیل کیسپین جو ملک روس اور تاتار اور فارس سے حدود ہے جھیل رال جتاتار میں ہے اور جھیل میکال جو قریب ارکوٹسک کے سائی بریا میں واقع ہے جھیل وان جو ملک روم میں ہے اور میا جو ملک فارس میں واقع ہے جھیل ملٹی جو شکل دائرہ ثبت میں ہے بحیرہ اوطاج میں نہ کوئی جھیل زندہ رہ سکتی ہے اور نہ کوئی درخت آگ سکتا ہے یہودیہ میں ہے جھیل مانسروور اور جھیل راون ہر دو جو ثبت میں ہیں اور متبرک شمار کی جاتی ہیں۔

(۸) ایشیا میں آبنائے یہ ہیں۔ آبنائے ٹویگائٹس۔ نوارمبلدا اور برعظم ایشیا کے چھین۔ آبنائے برنگ جسکو برنگ صاحب نے دریافت کیا تھا امریکہ اور ایشیا کے درمیان۔ آبنائے تاتار سہمالین اور چینی تاتار کے مابین۔ آبنائے کوریا مابین کوریا اور جاپان کے۔ آبنائے مکاسر۔ بورنیو اور سیلےسیر کے درمیان۔ آبنائے سنڈاسو ماٹرا اور جاوا کے درمیان۔ آبنائے ملا یا سو ماٹرا اور ملا یا کے درمیان۔ آبنائے چلوا یا منار۔ لنکا اور ہندوستان کے درمیان آبنائے باب المندب۔ بحر قلزم کی آمد و رفت کی راہ۔ آبنائے ہر خلیج فارس کی آمد و رفت کی راہ۔

(۹) ایشیا میں راسین اتنی ہیں۔ راس سویر و جو ایشیا کے شمال میں واقع ہے اور راس مشرقی جو ایشیا کے شمال مشرق میں ہے اور راس لویا لنکا جو کامس کا لنکا کا

جنوبی سر ہے۔ راس نمپو جو چین کا مشرقی سر ہے۔ راس بوجے ڈاوجہ
ایوژن کا شمالی سر ہے۔ راس کیمبوج۔ چین کا جنوبی سر ہے۔ راس رومینیا۔
ملگا کا جنوبی سر ہے۔ راس کمار سی۔ ہندوستان کا جنوبی سر ہے۔ راس الحی عرب
کا مشرقی سر ہے۔

(۱۰) ایشیا میں خاکنا سویر۔ افریقہ کو ایشیا سے وصل کرتی تھی۔ اب اس خاکنا
کے درمیان ایک نہر بن گئی ہے جس کے سبب جہاز بحر قلمرو میں نہ بکیرے روم میں نہ جاتے
آتے ہیں خاکنا کے کرا۔ ملایا کو سیام سے ملاتی ہے۔

(۱۱) ایشیا میں چھ جزیرہ نمایں آتے ہندوستان جنوبی جسکو دکن کہتے ہیں۔
یہ درمیان بکیرے عرب اور خلیج بنگالہ کے واقع ہے۔ دوم جزیرہ نما ی ہند چینی
جس میں برہما۔ سیام اور ملایا شامل ہیں۔ سوم جزیرہ نما سے عرب تجارت
جزیرہ نما کے کوریا جو شاہ چین کے زیر حکم ہے۔ پنجم جزیرہ نما کے ایشیا کو چک
جو مابین بکیرے اسود اور بکیرے شام کے واقع ہے ششم جزیرہ نما کا مسکل ٹکا جو
ایشیا کے گوشہ شمال مشرق میں ہے۔

(۱۲) جزیرہ قبرس اور رودس یہ دونو بکیرے شام میں ہیں اور جزائر سرانڈیپ
مالدیپ۔ لکا دیپ۔ اینڈیمین۔ نکوبار سنگھاپور جسکو انگریزوں نے آباد کیا ہے
اوپر بی نائنگ۔ بحر ہند میں واقع ہیں۔ بحر ہند اور بحر الکاہل کے درمیان
ایک مجمع الجزائر ہیں جو ہند میں سے بونیو۔ نیو کائن کے ساتھ تمام جہان کے جزیروں سے
بڑا ہے۔ جزیرہ جاوا۔ دندیرون یعنی فوج کے ماتحت ہے۔ جزیرہ سوماترا اور
جزائر فلپائن شاہ سپانیہ سے متعلق ہیں۔ ان جزیروں کو علاوہ اس مجمع میں

اونچا ہے۔ کوہ آرارٹ یا جوڈمی جسپر حضرت نوح کی کشتی طوفان کے بعد ٹھہری تھی آرمینیا میں واقع ہے کوہ سینا یا کوہ طور جسپر خدا نے حضرت موسیٰ کو دس احکام شرعی یہودیوں کی ہدایت کیوں اسلئے دیے تھے عرب میں ہے *
 (۱۴) ایشیا میں قیمتی جواہرات اور چاندی اور سونا افراط سے پیدا ہوتا ہے چنانچہ جب تک امریکہ دریافت نہیں ہوا تھا سب لوگ یہ جانتے تھے کہ ہیرے اور موتی صرف ایشیا ہی میں پیدا ہوتے ہیں اور چائے خطائی اور عطریات اور بازار یعنی مصالح مثلاً جافیل۔ دارچینی۔ لونگ۔ الائچی صرف ایشیا سے آئے ملکوں کو لے جاتے ہیں *
 اس سبب سے بھی ایشیا نامور ہے کہ اُس میں باغ عدن تھا جہاں حضرت آدم خلوق ہو کر مقیم ہوئے۔ اور طوفان کے بعد حضرت نوح نے بھی ایشیا میں سکونت اختیار کی ایشیا ہی میں یہودیوں کا ملک تھا جنکو توریت ملی اور تمام انبیا ایشیا ہی میں پیدا ہوئے۔ کتبِ سماوی سب ایشیا ہی میں نازل ہوئیں حضرت عیسیٰ بھی اسی جگہ پیدا ہوئے *
 فصل اول ایشیائی روس کی بیان میں

(۱) ایشیائی روس بڑا وسیع ملک ہے جو ایشیا کے شمال میں اس سرے سے اُس سرے تک پھیلا ہوا ہے۔ اسکا طول کوہ اورال سے آئنا سے پرنگ تک ۴۰۰۰ میل ہے اور عرض شمال سے جنوب تک ۸۰۰ میل سے کچھ زیادہ۔ مگر آبادی بہت کم ہے چنانچہ ۶۰ لاکھ آدمی سے زیادہ اُس میں نہیں بستے *
 فصل اول ایشیائی روس کی بیان میں

(۴) اسکے دکن کی طرف گرمیوں میں جب دن بڑا ہوتا ہے تو ساڑھے پندرہ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا مگر شمال کی جانب موسم گرمی میں کئی مہینے تک آفتاب نہیں چھپتا ایشیائی روس دو بڑی حصوں پر مشتمل ہے۔ اول ٹرنینش کا کیشیا۔ دوم سائی پیریا۔ ٹرنینش کا کیشیا ان ممالک کا نام ہے جو کوہ قاف کے جنوب کی طرف واقع ہیں۔ ان کے شمال میں کوہ قاف ہے۔ جنوب میں فارس اور روم مشرق میں بحیرہ کیسپین یا خزر۔ مغرب میں بحیرہ اسود۔ انہیں صوبے واقع ہیں اول عباسیا دوم منگریلیا۔ سوم ارمیشیا۔ چارم جارجیا یا گرجستان۔ پنجم شروان ششم کچھ حصہ آرمینیا کا۔ ان سب صوبات میں جارجیا سب سے بڑا ہے۔ انہیں شہر نامی ہیں فلس۔ جارجیا میں۔ ایروان۔ آرمینیا میں۔ باکو۔ شروان میں سائی پیریا۔ ٹرنینش کا کیشیا کی نسبت نہایت وسیع ہے۔ اسکی حد شمالی بحر منجھد۔ جنوبی سلطنت چین و ترکستان۔ مشرقی بحر الکاہل اور مغربی فرنگستانی روس ہے۔

سائی پیریا دو صوبوں پر منقسم ہے۔ ایک کا نام مشرقی سائی پیریا اور دوسرے کا نام مغربی سائی پیریا۔ مشرقی سائی پیریا میں شہر اترگوٹسک جس میں ۱۸ ہزار آدمی کی آبادی ہے مشہور ہے۔ اور مغربی میں شہر ٹو بانسک سب سے بڑا شہر ہے۔ اس میں قریب ۵۰ ہزار آدمی کے آباد ہیں۔ اب مغربی سائی پیریا کا دار السلطنت شہر اوتسک ہے۔

(۵) اس ملک میں ۱۵ دریا جنوبی شمال کی طرف بہ کر بحر منجھد سے جاتے ہیں انہیں سے لینا۔ پیٹنے اورا۔ وپے سب سے بڑے دریا ہیں۔ جھیلین بھی اس میں بہت ہیں۔

مگر جھیل بیکال صوبہ سائی بیریا میں سب سڑسی ہوا اور اسکا پانی شیرین ہے *
 (۶) اسملک میں دو پہاڑ بڑے نامی ہیں ایک الطائی جو جنوب کی طرف ہے دوسرا کوہ
 اُورال جو ایشیائی روس اور فرنگستان روس کی سرحد پر ہے *

(۷) اسملک کے دکھن کی طرف تمام لوازم معاش پیدا ہوتے ہیں اور جو شہر دریا سے
 والگا کے متصل واقع ہیں انہیں بعض چیزوں کی جو مچھلیوں سے بنائی جاتی ہیں تجارت
 بھی ہوتی ہے پر اُتر کی طرف سردی کی شدت کے سبب راحت بہت کم ہوتی ہے
 لکڑی اور پوستیں مثل سمور و سنجاب وغیرہ کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا جھیلین اور جنگل
 بکثرت ہیں بعضی جھیلوں کا پانی نمکین ہوا اور بعضی کاشیرین۔ اسکے کئی وسیع میدان
 ہیں جنکی مٹی ایسی خراب ہے کہ انہیں موٹی گھاس کے سوا کچھ نہیں پیدا ہوتا چنانچہ
 انہیں سے ایک میدان کا طول ۳۰۰ کوہتس سے بھی زیادہ ہے *

(۸) اسملک کو آدمیوں کی زبانیں اور صورتیں اور عادتیں اور مذہب مختلف ہیں
 اکثریت پرست ہیں اور انکی عادتیں وحشیانہ ہیں اور پلید رہتے ہیں۔ انکے تین
 قبیلے ہیں۔ سمو مدی۔ آسٹیاک۔ کو ریاک *

(۹) شکار کے سوا اور کوئی وجہ معاش انکے لیے مقرر نہیں۔ کشتکاری وغیرہ مشقتیں
 جو آدمی کا پیشہ ہیں انکی برداشت نہیں کر سکتے۔ بعض تو انہیں بستی بسا کر رہتے
 ہیں اور بعض خانہ بدوش۔ یہ لوگ کوتاہ قد اور بد صورت ہیں کائمس کا لڑکا کی باشندے
 وحشی اور پلید ہیں *

(۱۰) ایشیائی روس کے دکھن میں چار قبیلے بستے ہیں قزاق۔ قلماق۔
 چرکس۔ گرجی *

(۱۱) قلمناق لوگ خانہ بدوش رہتی ہیں اور گھربنا کر رہنا عار سمجھتی ہیں۔ گھوڑے۔ اونٹ بھیریں انکے ہمراہ رہتی ہیں اور یہی انکی دولت ہے۔ جہاں سرسبز میدان دیکھتی ہیں نیچے استادہ کر کے رہنہ لگتے ہیں۔ زراعت مطلق نہیں کرتے۔ روٹی اور ترکاری نہیں کھاتے۔ انکی غذا چھلی اور مرغ کا گوشت اور دود اور مکھن اور پنیر ہے۔

(۱۲) چکرکس غموگامالی بہت اور شجاع اور فنون جنگ میں مشاق ہیں مگر آپس کی عداوت کے سبب ترقی نہیں کر سکتے۔

(۱۳) گر جستان میں اشیائے معاش بکثرت پیدا ہوتی ہیں اور یہاں کے باشندے خوش قدا اور خوبصورت ہوتے ہیں۔

(۱۴) فرنگستانی روس کا قیصر ایشیائی روس کا بھی بادشاہ ہے چنانچہ جو قانون یورپ کے روس میں چلوسی ہیں وہی ایشیائی روس میں بھی مروج ہیں۔

(۱۵) مذہب ان لوگوں کا مختلف ہے چنانچہ صوبہ گر جستان کے اکثر باشندے عیسائی ہیں اور کلیسائی یونانی کے پیرو ہیں مگر باڑی اقوام مسلمان ہیں سیائی پیرا کے مغرب کی طرف مسلمانوں کی بعض خانہ بدوش قومیں ہیں یعنی کہیں سکونت نہیں رکھتیں۔ لیکن اصلی باشندے بودھ مذہب کے پیرو ہیں۔ بعض قبیلے ایسے بھی ہیں جو براے نام عیسائی ہو گئے ہیں مگر اصل میں بت پرست ہیں۔

فصل دوم ترکی یا روم

(۱) ایشیائی روم یا ترکی طول میں بحیرہ یونان سے کوہ ارارٹ تک ۹۵۰ میل ہے اور عرض میں بحیرہ اسود سے شام تک ۶۰۰ میل۔

(۲) جزائر روڈس اور قبرس بھی روم کی عملداری میں ہیں *

(۳) یہاں کے اکثر باشندے مسلمان ہیں مگر مسیحی بھی بہت ہیں *

(۴) اس ملک کو بادشاہ کا حکم اگر قرآن کے خلاف نہ ہو تو بنتر قانون کے مانا جاتا ہے *

(۵) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں حلب - دمشق - بصرہ - بغداد و جونہ و جلیہ پر واقع ہیں اور خلفائے عباسیہ کا پایہ تخت تھا۔ اُورشلیم جہاں حضرت یسوع مسیح مصلوب ہوئے۔ دیار بکر۔ ارض روم۔ سمیرنا جو بحیرہ یونان کے ساحل پر واقع ہے اور ایشیائی روم کے سب شہروں سے بڑا ہے۔ اس ملک کے شہر تو خوب آباد ہیں مگر دیہات ویران ہیں کیونکہ عاملوں کے ظلم سے دیہات کے رہنے والے شہروں میں جا بسے ہیں *

(۶) روم کی آب و ہوا آرمینیا اور ایشیا مینر کو چمک کے چند اضلاع کے سوا بہت اچھی ہے۔ البتہ گاہ گاہ اس ملک میں ایک قسم کی وبا آتی ہے جسکو طاعون کہتے ہیں۔ اُس سے شہر کے شہر ویران ہوتے جاتے ہیں *

(۷) اسکی زمین عموماً پہاڑی ہے مگر اُس میں بہت سی میدان زرخیز ہیں خصوصاً اُن گھاٹیوں میں جو پہاڑ کے درمیان واقع ہیں کئی قسم کے عمدہ پھل خود رو ہوتے ہیں۔ قالین۔ ریشم۔ نیل۔ میوے۔ ربوند چینی وغیرہ یہاں کی اجناس تجارت میں *

(۸) زمانہ قدیم میں یہ شہر اس ملک میں مشہور تھا۔ نہوہ جو دجلہ پر بہتا تھا۔ بابل جو دریائے فرات پر تھا۔ یہ دونوں شہر سلطنتِ اعصریہ کے دارالسلطنت تھے۔ صور اور صیدا جو بحیرہ روم پر واقع تھے۔ انطاکیہ۔ سارڈس

افیسس - ان کے سوا آذربائیجان سے شہر ایشامی کو چاک میں آباد تھے
مگر اب بالکل خراب و ویران ہیں *

فصل سوم تاتار کے بیان میں

(۱) تاتار ایک بڑا وسیع ملک ہے جو فارس کے شمال میں واقع ہے۔ اس کے
شمالی اور مغربی حصے میں ایک کف دست میدان ہے مگر جنوب اور جنوب مغرب
میں کئی قطعہ زرخیز ہیں۔ انگریز اسمک کو انڈینٹ ٹائٹل می یعنی تاتار آزاد
کہتے ہیں کیونکہ اسمک میں ہر ایک گروہ کا ایک خان بجائے بادشاہ کے اپنی اپنی
قوم میں حکومت کرتا ہے اور یہ خان کسی خاص بادشاہ کے تابع نہیں۔ بخارا۔
کوکان۔ خیواجسکو پہلے خوارزم بخت تھو و خند و زراس ملک کے صوبے
ہیں۔ اب شاہ بخارا اور خان خیوار و سیون کی تابع ہیں *

(۲) اس ملک کو بڑے بڑے شہر یہ ہیں۔ سمرقند۔ تاشقند۔ خوقند۔ خجند۔
بلخ۔ بدخشان۔ بخارا۔ خیوا۔ اب ان میں سے اگلے چار شہر شاہ روس
کے قبضہ میں ہیں *

(۳) جیحون اور سیحون دو دریا اس ملک میں ہیں جو جھیل آراں میں جا ملتے
ہیں *

(۴) اس ملک کی باشندے بہت زحمت کش اور اکثر خانہ بدوش ہیں گھربنا کر
نہیں رہتے جو جان چاہتے ہیں خیمہ ستادہ کر کے رہتے ہیں اور ہزاروں آدمی مع
زن و فرزند و مویشی وغیرہ جا بجا کشتکاری کرتے ہیں۔ فرنگستان کی سرحد

بحر الکاحل تک جو ایک بڑا میدان واقع ہے اُس میں ان کرخیے جا بجا ملا کرتے ہیں۔ جب تک اس میدان میں گھاس وغیرہ رہتی ہے یہیں پڑے رہتے ہیں اور جب ہو چکتی ہے تو دوسری جگہ تلاش کرتے ہیں *

(۵) ان کا مذہب اسلام ہے اور اپنی اپنے گروہ کے خان کے تابع ہیں *

(۶) زمانہ قدیم میں اس ملک کو باقراور سعیدی کہتے تھے *

فصل چہارم۔ ملک چین کے بیان میں

(۱) شاہ چین کے عمل میں چار ملک ہیں۔ چینی تاتار۔ چین۔ تبت۔ کوریا۔
چینی تاتار

(۲) چینی تاتار ایک وسیع ملک ہے جو چین کے شمال مغرب میں واقع ہے اور شاہ چین کا باجگزار ہے۔ یہ ملک جس قدر وسیع ہو اُس قدر آباد نہیں۔ اس کے باشندے قریب ایک کروڑ کے ہونگے۔ یہ ملک دو صوبوں پر منقسم ہے منگولیا اور چوریا۔ منگولیا کے مشرق کی طرف صحرائے گوبی یا شامو ہو اس میں نامی شہر یہ ہیں ختن۔ یار قند۔ کاشغر۔

(۳) شہر تاتار اس ملک کی اس واسطے ہوئی کہ متعل اور تاتاریوں اور ترکوں کا وطن اصلی تھا چنانچہ چنگیز خان اور امیر تیمور کا یہی مولد ہے۔

چین

(۴) ایشیا کے ملکوں میں چین ایک قدیم مملکت ہے اور وسعت ملک و کثرت

آبادی کے سبب مشہور و معروف ہو۔ اسکے باشندے سرکاری نقشنوں کو بموجب
۴۵ کروڑ ۶۰ لاکھ ہیں۔ ایک اس وجہ سے بھی اس ملک کی شہرت ہو کہ اسمین
ایک پختہ دیوار ۱۵ فٹ سی ۳ فٹ تک اونچی اور ۱۵ فٹ چوڑی اور ۱۲۵
میل لمبی بنی ہوئی ہے اور اسمین ۳ ہزار برج قلعہ کے طور پر ہیں۔

(۲) یہ دیوار چین اور تاتار کی سرحد پر حضرت مسیح سے ۲۰۰ برس پیشتر اس
غرض سے بنائی گئی تھی کہ تاتاری لوگ چین والوں پر حملہ نہ کرنے پائیں۔

(۳) چین کے باشندے محنتی اور بڑے دستکار اور چالاک ہیں خصوصاً تھنی
وانت اور استخوان ماسی کی صنعت اور مصوری کے فن میں بہت فائق ہیں
علم و ہنرمیں دستگاہ رکھتے ہیں مگر خود پرست نہت ہیں۔ تمام دنیا میں اپنے ہی
لوگوں کو فاضل سمجھتے ہیں اور سب کو حقیر جانتے ہیں۔ اجنبی مسافر و نکو وہ اپنی
ملک میں نہیں آنے دیتے تھے۔ انکی زبان ایک خاص زبان ہے یعنی آؤر
زبانوں سے نہیں ملتی۔ ان کے لکھنے کا طریق کنا یہ دار ہے اور وہ آؤر
زبانوں کی طرح صفحے کے عوض میں نہیں لکھتے بلکہ صفحے کے طول میں اوپر سے
شروع کر کے نیچے کی طرف ختم کرتے ہیں۔

(۴) چین میں اس کثرت سے شہر ہیں کہ ان کا بیان کرنا ممکن نہیں اس
کے دار السلطنت کا نام پیکین ہے جس میں ۲۰ لاکھ آدمی کے قریب بستے ہیں اور
نائنگن اس سے دوسرے درجہ پر ہے اور کانٹن اس سبب سے مشہور ہے کہ
پہلے صرف اسمین غیر مالک کے باشندوں کو آنے کی اجازت تھی مگر ۱۸۴۰ء
کے عہد نامہ کی رو سے آؤر کئی بندر گاہوں میں بھی مالک غیر کے باشندے

آتے ہیں اور تمام چین میں سوداگری کر سکتے ہیں۔

(۵) ظروف چینی اور ریشمی کپڑے اور چائے چین سے مالک غیر کو جاتی ہے۔
(۶) چین کی آب و ہوا کا یہ حال ہے کہ اتر کی ہوا سرد ہے اور دکھن کی مائل بحارت اور معاش کی کل چیزیں اُس میں پیدا ہوتی ہیں اور آبادی کی کثرت سے ایک قدم بھر زمین ایسی نہیں ہے جو مرزوعہ نہ ہو۔

(۷) اکثر علما سے چین تو کان فیوشی اُس کے پیرو ہیں یعنی خالق حقیقی کے مقرر ہیں۔ مگر بادشاہ کی پرستش کو واسطہ جانتے ہیں اور نیک و بد روحوں کو بھی اپنا معاون سمجھتے ہیں۔ لیکن عوام لوگوں میں ہندوؤں کا طریق جاری ہے مگر اُن میں ہندوستان کی طرح ذات کا امتیاز نہیں ہے اور وہ اپنی مُردوں کو دفن کرتے ہیں اور سب کو سب وہی اور دسوا سی بھی اور فو یعنی بوجھ کی پرستش کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہب ہندوستان سے وٹان پڑھا ہے۔

(۸) بادشاہ اقتدار مطلق رکھتا ہے پر اُس کے ماتھے سے ظلم کم ہوتا ہے ہاں اُس کے عامل رشوت ستانی اور ظلم و بدعت بہت کرتے ہیں۔

(۹) ینگ سی کیا نگ اور ہمو انگ ہوا سلک میں دو بڑے دریا ہیں اور سارا ملک انہی کے سبب سے سیراب ہے۔ ان کے سوا بہت سی نہریں بھی کھدوائی گئی ہیں تاکہ تاجر و نکو آمد و رفت میں آسانی ہو چنانچہ ایک نہریں ینگ سی کیا نگ اور ہمو انگ ہوا کے درمیان ۷۰۰ میل لمبی کھودی گئی ہے وہ ان دونوں دریاؤں کو ملاتی ہے۔ اُس نہر کو ۳ ہزار آدمیوں نے بنایا بیس برس کے عرصہ میں کھودا تھا دریا کی کانٹھن کے دھانہ پر چند چھوٹے چھوٹے جفریری واقع ہیں اُن میں سے

ایک کا نام ٹانگ کانگ ہے۔ یہ ۱۸۶۱ء سے سرکار انگریزی کے قبضہ میں ہے اور ایک جزیرہ مکاؤ نامی اہل پر نکال کے قبضہ میں ہے *

تبت

(۱) تبت کا ملک بہت بلند سطح پر واقع ہے اور وہاں کی آب و ہوا میں غایت درجہ خشکی ہوتی ہے۔ وہاں کے باشندے وسعت ملک کی نسبت کم ہیں کیونکہ ساٹھ لاکھ سے زیادہ نہ ہونگے۔ اسکا دار السلطنت لاسہ ہے *

(۲) اس ملک میں ایسوزن و مرد بہت ہیں جو ساری عمر مجر دینی حتی رہتے ہیں۔ یہ لوگ بوجہ مذہب کو پیرو ہیں اور لامہ گرو کو ماننے ہیں اور کتھو ہیں کہ وہ کبھی نہیں مرتا بلکہ چولا بدلتا رہتا ہے *

(۳) ٹہاگا۔ نمک لاہوری۔ بکریوں کی پشم جن سے کشمیر میں شال بنی جاتی ہے۔ یہ چیزیں تبت سے آؤں ملکوں میں تجارت کے لیے جاتی ہیں *

کوریہ

جزیرہ نمائے کوریہ۔ بحیرہ زرد اور بحیرہ چین کے مابین واقع ہے۔ یہ ایک متحدہ سلطنت ہے مگر شاہ چین کی خراج گزار ہے۔ چاول۔ سن۔ تنباکو وغیرہ یہاں پیدا ہوتے ہیں۔ اسکا دار السلطنت کنگ کی ناؤ ہے۔ یہاں کے باشندے چین والوں سے بھی بڑھکر غیر قوموں سے نفرت کرتے ہیں *

پانچویں فصل۔ جاپان کے بیان میں

(۱) چند جزائر جو بحرالکاہل میں چینی تاتار کے مشرق کی طرف واقع ہیں

جاپان کی سلطنت کھلاتی ہیں۔ ان جزیروں کے سفر میں نہایت صعوبت ہوتی ہے۔
 جاپانی لوگ ہتھکارسے مین بڑی مہارت رکھتے ہیں اور عادات میں چین والوں
 سے مشابہ ہیں چنانچہ انہی کی طرح غیر قوموں سے نفرت کرتے ہیں اور دوسرے
 بھی پہلے تو صرف اہل چین اور چچ سے رکھتے تھے مگر ۱۸۵۳ء میں انگریزوں سے
 بھی بدقت جاری ہوئی ہے۔ اب جاپان میں یورپ کی شایستگی اور علوم
 اور صنعتیں خوب پھیلنے لگی ہیں *

(۲) آب و ہوا یہاں کی بہت موافق اور زمین زرخیز ہے مگر کبھی کبھی زلزلہ آتا ہے۔
 یہ بات مشہور ہے کہ سونایہاں کے برابر کمین نہیں ہوتا *

(۳) جاپانیوں کا مذہب بت پرستی میں بند و بون سے ملتا ہے اور جیہ میں
 بت والوں سے۔ یہاں کی حکومت بادشاہ سے تعلق رکھتی ہے اور قوانین
 بہت سخت ہیں یعنی مجرموں کو تھوڑے سے قصور پر سنگین سزائیں ملتی ہیں *
 (۴) ان جزائر میں چودہ دار السلطنت ہے اور میکا کو جو جزیرہ بنفین میں واقع
 ہے وہ مقام ہے جہاں جاپانیوں کا بڑا گروہ رہتا ہے *

(۵) اس سلطنت میں جزیرہ بنفین۔ شکاک۔ کیوسیدو۔ چتسو اور بہت سے
 چھوٹے چھوٹے جزیرے بھی شامل ہیں *

(۶) ان جزائر میں زراعت بہت ہوتی ہے اور آبادی بکثرت ہے۔ چاول
 روئی۔ تنباکو۔ درخت توت۔ چائے۔ یہ چیزیں بہت بوئی جاتی ہیں اور
 سونے۔ چاندی۔ لوہے۔ تانبے وغیرہ کی کانیں کثرت سے ہیں *

پچھلی فصل۔ جزیرہ نما کے مشرقی کے بیان میں

(۱) اس جزیرہ کو جزیرہ نما مہند چینی بھی کہتے ہیں۔ اسکی حدود اربعہ ہیں۔ شمال میں چین و تبت۔ مشرق و جنوب میں بحیرہ چین۔ مغرب میں بحر ہند و بنگالہ اور ہندوستان شمالی۔ اس ملک میں تین بڑی ریاستیں ہیں یعنی برصا سیام۔ آنام۔ ان کے علاوہ کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں جزیرہ نما کے ملایا میں بھی ہیں۔ اس ملک میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں استیانگ کوئی۔ میکانگ۔ مینٹم۔ سلوئن۔ اراوٹی۔ ملایا میں شمال سے جنوب تک ایک پہاڑ چلا گیا ہو مگر بلند کم ہے۔ جزیرہ نما کے مشرقی کی آب و ہوا اور پیداوار ہندوستان جنوبی کی سی ہو۔ اس میں جنگل بکثرت ہیں۔ اس ملک کی آبادی اُن ممالک کی نسبت جو ایشیا کے جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہیں بہت کم ہو چنانچہ اس ملک کو باشندہ قریب دو کروڑ ۲۰ لاکھ کے ہونگے۔ برصا اور سیام کے باشندوں کا مذہب بودھ ہے اور ملک آنام کے بھی بعض باشندہ اسی مذہب کو پیرو ہیں۔

(۲) اس ملک کو اضلاع مفصلہ ذیل سرکار انگریزی کے تحت میں ہیں۔ آسام۔ اراکان۔ پٹکو۔ تیارہم۔ پٹینگ۔ ملکا۔ سنگاپور۔ اب ہر ایک ریاست کا علاحدہ علاحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

(۱) ملک برصا کے پچھم میں ہندوستان اور شمال میں چین اور تبت اور مشرق میں آنام واقع ہے۔

(۲) وہاں کی زمین زرخیز ہے نیشکر۔ نیل۔ تنباکو۔ چاول۔ تیل۔ کپاس اور میوے افراط سے پیدا ہوتے ہیں۔ ڈھاکہ کی ملل وہیں کی روئی سے بُنی جاتی ہے۔ بعض حیوانات وہاں مثل ہندوستان کے پیدا ہوتے ہیں۔ سونے۔ چاندی اور جواہرات کی کانیں بھی ہیں اور طرح طرح کے مصالح طعام بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہاں کی زمین مین سے کرومیں تیل بھی نکلتا ہے۔

(۳) اس ملک کے یہ شہر مشہور ہیں۔ آوا قدیم سے دار السلطنت تھا۔ پھر بیچین اور پھر پائی تخت مقرر ہوا تھا اب پھر کئی برس سے آوا ہی دار السلطنت ہو گیا ہے اور رنگون جو لب دریا واقع ہے انگریزوں کے پاس ہے۔

(۴) ملک برصہا مین ۴۰ لاکھ آدمی بستہ ہیں اور ان کے اوضاع و اطوار یہ ہیں۔ چُست و چالاک ہوتے ہیں۔ ذات کی تمیز نہیں۔ عورتوں کو پردہ میں نہیں رکھتے۔ اگرچہ نکاح ایک ہی عورت سے کرتے ہیں مگر باندی کو بے تکلف گھر میں ڈال لیتے ہیں اور مردوں کو دفن کرتے ہیں۔

(۵) اس ملک میں بادشاہ اقتدار مطلق رکھتا ہے اور غرور کے سبب کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا اور تمام ہاتھی اُسکے جلو میں رہتے ہیں۔

(۶) یہاں کے باشندوں کا مذہب ہندوستان سے ملتا ہے۔ بُو دھکو پوجتے ہیں انکی زبان علحدہ ہے اور لکھنؤ کا طریق بھی کسی سے نہیں ملتا مگر اب انگریزی زبان سیکھنی شروع ہو گئی ہے۔

سیام

(۱) سیام۔ برہما کے مشرق کی طرف واقع ہے اور اس میں وہ وسیع قطعہ زمین

شامل ہو جسکو دریائے سندھ میں سیراب کرتا ہے۔ تجارت کے لحاظ سے یہ ملک جزیرہ نما کے مشرق کے نکل سندیوں پر فائق ہے۔ وہاں سے چین اور آنام اور جزیرہ مشرقی ہند کو بہت سا تجارتی مال جاتا ہے۔ اس میں باشندہ ۶۰ لاکھ کے قریب ہونگے۔

(۲) اسکے دارالسلطنت کا نام بنگاک ہے اور وہ دریائے شور سے ۴۵ کوس کے فاصلہ پر بیٹیم ندی کے کنارہ پر واقع ہے۔ اس میں تقریباً ۸ لاکھ باشندہ ہیں اور ان کے مکان بیشتر چوبی ہیں اور کشتیوں کی طرح تیرتے پھرتے ہیں۔ (۳) سیام کے باشندے زربفت اور کھاب اور اطلس بنتو ہیں اور تصویر بھی اچھی کھینچتے ہیں۔

(۴) یہاں کے آدمی سیاہ فام ہیں۔ انکی غذا خشک اور مچھلی ہے اور مرد چونکہ بہت سُست اور آرام طلب ہیں اسلیے محنت اور مشقت کو سب کام عورتیں کیا کرتی ہیں۔

آنام

(۱) آنام کی سلطنت میں جو جزیرہ نما جو ہندو چینی کے مشرق کی طرف واقع ہو تین صوبے ہیں۔ ٹان کیٹین۔ کوچین اور ایک حصہ کمبوج کا۔

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار اور معتدل اور زمین زرخیز اور بہت آباد ہے۔ اسکے باشندہ تخمیناً ایک کروڑ ۴۰ لاکھ ہونگے۔

(۳) اس ملک میں بہت سی میوے ایسولینڈ اور خوش ذائقہ پیدا ہوتے ہیں کہ آفریکیں نہیں ہوتے اور مٹھی ایسی عمدہ اور تیز رو اور قد آور ہوتی ہیں کہ تمام

عالم میں دیکھو میں نہیں آتے *
(۴) اسکے دار السلطنت کا نام میوہو ہے۔ اس میں تخمیناً ایک لاکھ باشندے ہیں *
ملایا

۱) ایشیا کے جنوب کی طرف ایک بڑا جزیرہ نما واقع ہے جسکو ملایا کہتے ہیں۔ یہ جزیرہ نما تین طرف سے بحر ہند اور بحیرہ چین سے گھرا ہوا ہے۔ اسکے دار السلطنت کا نام بھی ملایا ہے *
۲) یہاں کے باشندوں کے قد کوتاہ رنگ سیاہ سر کے بال لمبے ہوتے ہیں اور جہاز رانی میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ اکثر وہاں کا یہ پیشہ ہے کہ جو جہاز یا کشتی سمندر میں پاتے ہیں لوٹ لیتے ہیں اور بعض بڑے مہاجن ہیں جن کی کوٹھیاں بحر ہند کی اکثر جزائر میں واقع ہیں۔ ان کا مذہب اسلام ہے مگر بڑے دغا باز اور خوشخوار ہیں *
ساتویں فصل افغانستان اور بلوچستان کی بیان میں

افغانستان کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں کوہ ہند و کشمیر مشرق میں ہندوستان جنوب میں بلوچستان اور مغرب میں ایران یہ ملک اکثر پہاڑی ہو مگر پہاڑوں کی گھاٹیاں جو کین کین واقع ہیں بہت زرخیز ہیں افغانستان کی جنوب مغرب میں صحرائے سیستان واقع ہے۔ اس ملک کے بلند قطعات کی آب و ہوا بہت سرد ہے مگر میدان میں اتنی ہی گرمی پڑتی ہے جتنی ہندوستان میں اس ملک میں بڑے بڑے شہر ہیں کابل جو اسکا دار الخلافہ ہے۔ جلال آباد

جسکو ۱۸۴۷ء میں جب انگریزوں اور افغانوں میں لڑائی ہو رہی تھی سر رابرٹ سیل نے بڑی جوانمردی سے اپنی قبضہ میں رکھا۔ غزنی جو کسی زمانہ میں ایک بڑی سلطنت کا پایہ تخت تھا اور وہاں محمود غزنوی جس نے اول ہندوستان پر حملہ کیا پیدا ہوا تھا اور قندھار جو صوبہ قندھار کا دار الخلافہ ہے۔

ہرات کی گھاٹی جو کابل کے مغرب کی طرف واقع ہے اسکی بابت افغانوں اور ایرانیوں میں بہت سہ فساد ہوئے۔ ایرانیوں نے ۱۸۴۷ء میں ہرات کو فتح کر لیا تھا مگر بعد ازاں واپس کر دینا پڑا۔ یہ ملک نہایت زرخیز اور خوشنما ہے۔ ہر جگہ اناج کے کھیتوں اور باغوں اور انگور کی بیلوں کے سوا اور کچھ نظر نہیں آتا۔

بلوچستان کے شمال میں افغانستان۔ مشرق میں سندھ جنوب میں بحیرہ عرب اور مغرب میں ایران واقع ہے۔ یہ ملک بھی پہاڑی اور بنجر ہے اور اس میں صرف ایک مقام کج گند اوہ نام جو اس کے شمال مشرق میں واقع ہے بہت زرخیز ہے۔

اس ملک میں دو قومیں بستی ہیں ایک بلوچی دوسری برہڑوؤں کے کئی قبیلے ہیں اور اپنی خان کے تابع ہیں مگر خان قلات سب پر غالب ہے۔ یہ لوگ خانہ بدوش رہتے ہیں اور ٹوٹ اور قزاقی کو اپنا پیشہ جانتے ہیں۔ بڑا شہر اس ملک میں قلات ہے۔ اب شاہین سرکار انگلشیہ نو خان قلات کی رضامندی سے بلوچستان میں بمقام قطع ایک چھاؤنی ڈالی ہے۔

آٹھویں فصل ہندوستان کے بیان میں

یہ ملک ایشیا کے تمام ملکوں پر فوق رکھتا ہے اور اسکی فوقیت سب اور درست ہے

کیونکہ فی الواقع تمام دنیا کی اقالیم کا منتخب ہو۔ اُسکی حدود اربعہ یہ ہیں شمال میں۔
کوکہ ہمالہ۔ مشرق میں بنگالہ جنوب میں بحر ہند مغرب میں
بحیرہ عرب و کوہ مالہ و کوہ سلیمان۔ اسکا طول راس کھارسی سرکشمیر تک
۱۹۰۰ میل اور عرض گرانیچی سے آسام تک ۱۸۳۰ میل ہو اور رقبہ لاکھ میل مربع
اور آبادی قریب ۲۲ کروڑ کے ہے۔

ہندوستان کے پچھین بندھیا چل پیار پٹکے کیطرح پڑا ہوا اور اُسکو دو حصوں میں
تقسیم کرتا ہے۔ ایک شمالی۔ دوسرا جنوبی۔ پہلے حصہ کو ہندوستان خاص
یا اختصاراً ہندوستان اور دوسرے کو دکن کہتے ہیں۔
ہندوستان خاص کے پانچ طبعی حصوں میں۔

(۱) مغرب کی وہ تمام زمین جو دریا سے سندھ کا طاس یا بسین ہو۔ یعنی جسکا
پانی شکر دریا سے سندھ کی راہ سمندر میں جاتا ہو۔

(۲) وہ سرزمین جس میں گنگا اور اُسکے معاون بتوں میں۔

(۳) وہ سرزمین جو برہم پتر کے حصہ زیرین سرسیراب ہوتی ہے۔

(۴) ریگستان اعظم ہند۔

(۵) وہ سطح مرتفع جسکی مغربی حد پر اربلی سرپت اور مشرقی حد پر بندیل کھنڈ
کی پیادیں ہیں۔ اس حصہ کا نام وسط ہند ہے۔

دکن کی صورت ایک مثلث کی سی ہو۔ بندھیا چل پیار اُس کا قاعدہ۔
راس کھارسی اُسکا راس اور ساحل ملیبار و ساحل کار و منڈیل اُس کے
اضلاع ہیں۔ انہیں سے پہلا ساحل تو مغرب کی طرف ہو اور دوسرا مشرق کی جانب ہو۔

ہندوستان کی زمین بہت زرخیز اور آب و ہوا مختلف مقاموں میں مختلف ہے۔
 کمین تو ایسی سردی ہوتی ہے جیسی اضلاع قطبی میں اور کمین ایسی گرمی جیسی خط استوا پر
 اکثر اضلاع میں تین موسم ہوتے ہیں۔ اول گرمی۔ ماہ مارچ سے ماہ جون تک۔
 دوم برسات۔ جولائی سے ستمبر تک۔ سوم جاڑا۔ اکتوبر سے فروری تک
 وکن میں ہندوستان کو آوااضلاع کی نسبت بارش زیادہ ہوتی ہے۔
 بڑے بڑے دریا ہندوستان کو یہ ہیں۔ گنگا۔ جمنا۔ مہاندی۔ گو داوری
 کرشنا۔ کاویری۔ یہ سب خلیج بنگالہ میں گرتے ہیں۔ اور سندھ۔ نرہدا
 تپتی۔ بحیرہ عرب میں گرتے ہیں۔ ہندوستان میں نیل۔ روئی۔ ایون۔
 نیشکر۔ نارہیل۔ کھجور۔ انجیر۔ جاول اور آواقسام کے اناج کی زراعت بکثرت
 ہوتی ہے۔ اور یہ اشیا غیر ملکوں میں بھی جاتی ہیں۔ اب یہاں چائے کی
 بھی زراعت ہونے لگی ہے اور بعض مقامات میں بہت عمدہ چای پیدا ہوتی ہے۔
 ہندوستانیوں کو صنعت میں بھی اور خاص کر مل اور ریشمی کپڑوں کی کلبند
 اور کھاب وغیرہ اور شالونکو جتنے میں بڑی لیاقت حاصل ہے۔
 ہندوستان میں اشیا مفصلہ ذیل کی کاتین ہیں۔ پتھر کا گوند۔ سنگ مرمر۔ نمک
 لوہا۔ سونا۔ قطبی۔ تانبا۔ سیسہ۔ الماس۔ لعل اور دیگر اقسام کی قیمتی پتھر۔
 ہندوستانی ریاستوں کے سواجن میں سے بعضی سرکار انگریزی کو خارج
 دیتی ہیں اور دتین خود مختار ہیں تقریباً تمام ہندوستان سرکار انگلشیہ کی ماتحت ہے
 اس قلم کو سرکار نے بغرض انتظام مندرجہ ذیل صوبوں اور اجالوں میں تقسیم
 کر رکھا ہے۔

۱) بنگال - اس میں سوائے خاص بنگال کے بہار - اڑیسہ - چھوٹا ناگپور - شامل ہیں *

بنگال خاص میں وہ ملک داخل ہو جو گنگا اور برہمپتر کے حصص زیر میں سے سیراب ہوتا ہے اور اُس میں وہ مثلث قطعہ یعنی ڈولٹا بھی شامل ہو جو اُن دریاؤں کو دیکھ کر نہ پہچانے۔ اس میں بڑی بڑی شہریہ ہیں - کلکتہ جو ہندوستان کا دارالخلافہ ہو اور دریا ہری گلی پر جو گنگا کی شاخ ہو واقع ہو ڈھاکہ - ہنگلی - مرشد آباد - صوبہ بہار - بنگالہ کے شمال مغرب میں گنگا کو کنارہ کنارہ واقع ہے - یہاں افیون بکثرت پیدا ہوتی ہے اور چاول عمدہ قسم کا ہوتا ہے - اس صوبہ کے مشہور شہر میٹنہ اور گیا ہیں - گیا ہندوؤں کا بڑا تیرتھ ہو *

اڑیسہ - بنگال خاص کے جنوب مغرب میں خلیج بنگالہ کے کنارے پر واقع ہو - اس ملک کو اندرونی اضلاع ویران اور پہاڑی قطعات ہیں - یہاں پہلے مٹی ہوئی اور تفرکشی کی رسم بہت جاری تھی لیکن اب سرکار نے اس کا انسداد بخوبی کر دیا ہو اس صوبہ کے مشہور شہر کلٹاک اور پُرمی ہیں - پُرمی میں جگناتھ جی کا مندر ہے *

چھوٹا ناگپور ایک پہاڑی صوبہ اڑیسہ کو شمال میں واقع ہو - اس کا بڑا شہر رانچی ہے *

۲) مالک مغربی و شمالی میں یہ قسمیں داخل ہیں - میٹھہ - کماؤن - میل کھنڈ - اس ضلع کا نام اصل میں چٹیا ناگپور ہو اس لیے کہ چٹیا شہر رانچی کے قریب وٹانکو راجاؤن کے مسکن کا نام ہے *

اگرہ جمہانسی۔ الہ آباد۔ گورکھپور۔ بنارس۔ اجمیر۔ ۱۸۳۵ء سے یہ ممالک ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہیں۔ اس صوبہ میں بہت سی اچھے اچھے شہرین جن میں بنارس۔ اگرہ۔ الہ آباد بڑے ہیں اور الہ آباد اس صوبہ کا دارالخلافہ ہے۔

(۳) ممالک پنجاب وغیرہ بھی ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہیں۔ اس صوبہ کا رقبہ تخمیناً دو لاکھ میل مربع ہے جس میں سر تخمیناً نصف خاص سرکار انگریزی کے قبضہ میں ہے۔ سرکاری قلمرو میں یہ ملک داخل ہیں۔

(۱) وہ سرزمین جو دریائے سندھ اور اُس کے معاونوں سے سیراب ہوتی ہے۔
(۲) وہ پہاڑی اضلاع جو سرزمین مذکور کے شمال مشرق اور شمال مغرب میں ہیں یعنی کانگرہ۔ پشاور وغیرہ۔

(۳) صوبہ دہلی جو ۱۸۵۷ء سے ممالک مغربی و شمالی کی لفٹنٹ سی جدا ہو کر پنجاب میں شامل کیا گیا۔

جب ۱۸۵۹ء میں پنجاب سرکار انگریزی کی عملداری میں شامل ہوا تو اول اسکا انتظام ایک بورڈ (یعنی جماعت حکام) کو سپرد ہوا اور ۱۸۵۳ء میں چیف کسٹری اور ۱۸۵۷ء میں لفٹنٹ قائم ہوئی اور ۱۸۶۶ء میں عدالت چیف کورٹ مقرر ہوئی

پنجاب میں دس کھنڈیاں

| نمبر شمار | نام کھنڈی | اضلاع |
|-----------|------------------|---|
| ۱ | دہلی | دہلی - کرنال - گڑگاہ نوہ * |
| ۲ | حصار | حصار - ریتک - سرسہ * |
| ۳ | انبالہ | انبالہ - لدھیانہ - شملہ * |
| ۴ | جالندھر | جالندھر - ہوشیار پور - کانگرہ * |
| ۵ | امرتسر | امرتسر - گورداسپور - سیالکوٹ * |
| ۶ | لاہور | لاہور - گوجرانوالہ - فیروز پور * |
| ۷ | راولپنڈی | راولپنڈی - جلم - گجرات - شاہ پور * |
| ۸ | ملتان | ملتان - منٹگمری - جھنگ - مظفر گڑھ * |
| ۹ | ڈیرہ اسماعیل خان | ڈیرہ اسماعیل خان - ڈیرہ غازی خان - بنوں * |
| ۱۰ | پشاور | پشاور - کوٹاٹ - ہزارہ * |

پنجاب کے صدر مقام لاہور میں ایک کالج اور ایک نورمل سکول ہو اور اسکے علاوہ دو نورمل سکول اور بھی ہیں اور اکثر اضلاع میں ایک ایک مدرسہ انگریزی خاص سرکاری اور دو دو چار چار امدادی اور مدارس قصباتی اور دیہاتی بھی ہیں اور ایک یونیورسٹی یعنی دارالعلوم بھی ہو جسکا خاص مقصد یہ ہے کہ علوم شرعی کو ترقی ہو۔ چنانچہ لاہور میں اسکے متعلق ایک کالج ہو جس میں عربی و فارسی و شکر ت پڑھائی جاتی ہو اور علوم مغربی دیسی زبان میں سکھائی جاتی ہیں۔ اس یونیورسٹی کے متعلق لاہور کا ڈیکل سکول اور مدرسہ قانون بھی ہیں۔ ڈیکل سکول میں ڈاکٹری

اور عدسہ قانون میں قانون پڑھایا جاتا ہے۔ انگریزوں نے لاہور میں ایک مدرسہ صنعت کاری بھی جاری ہوا ہے جس میں بالفضل تصویر کشی سکھائی جاتی ہے۔

(۴) صوبہ اودھ کا رقبہ ۲۲۰۰۰ میل مربع اور آبادی ایک کروڑ ۲۰ لاکھ سے زیادہ ہے لکھنؤ اور فیض آباد میان کوڑے کے شہر ہیں۔ ۱۸۵۷ء میں اول لکھنؤ میں نریڈی قائم ہوئی تھی۔ پھر ۱۸۵۷ء میں یہ ملک رہا۔

انتظام ایک چیف کمنشنر کے سپرد ہو گیا۔ اب سے یہ علاقہ ایک محاکمہ مغربی و شمالی کالکٹڈ گورنر ایک ہی محاکمہ ہو گیا ہے۔

(۵) محاکمہ متوسط بھی ایک چیف کمنشنر کے ماتحت ہیں ۱۸۵۷ء میں میان اول چیف کمنشنری مقرر ہوئی۔ اس میں یہ علاقے داخل ہیں۔

(۱) فلمرو ساگر و نربدا (۲) ناگپور جو فلمرو ند کوڑے کے جنوب میں ہے ۱۸۵۷ء میں میان کے اخیر راجا کو لاو لدمر جانے پر یہ ملک انگریزوں کو ماتھہ آیا تھا۔

(۳) محالات خراج گزار جو ناگپور کے مشرق میں ہیں۔ اس صوبہ میں ناگپور۔ جیلپور۔ ہوشنگ آباد مشہور شہر ہیں۔

(۴) ۱۸۵۷ء میں صوبہ آسام۔ بنگالہ سر ملحدہ ہو گیا اور اس میں ایک چیف کمنشنری قائم ہوئی۔ دریا کے برہم تیر اس ملک کو بیچ میں ہے ہو کر گزرتا ہے۔

بڑے ہیں۔ شیلانگ۔ انگویشی۔ نوگانو۔

(۵) برار یعنی اضلاع مفوضہ نظام حیدر آباد وہ اس عہد نامہ کے موافق قرضہ کی عوض سیرکار انگریزی کو تہ

کو جنوب اور مغرب میں واقع ہیں۔ اس میں یہ

اُمراء و قبیہاں روئی کی بڑی تجارت ہوتی ہو۔

(۸) میسوریہ صوبہ تین قسمتوں اور آٹھ ضلعوں میں منقسم ہو۔ ۱۳۳۴ء میں یہاں کو راجا کی بدانتظامی کے سبب یہاں کا انتظام سرکار نے اپنے ذمہ لیا اور ایک چیف کمشنر یہاں مقرر ہوا۔ اب یہاں کا راجا نابالغ ہو جب وہ سن بلوغ کو پہنچ جائیگا تو اُس کا ملک اُس کے سپرد کر دیا جائیگا۔ کو رگ جو ایک چھوٹا سا پاٹری ملک ہو اُس کا انتظام بھی چیف کمشنر میسوریہ کے سپرد ہو۔

(۹) اعلاط بمبئی میں وہ چند اضلاع داخل ہیں جو جزیرہ نما سی ہند کے مغرب میں واقع ہیں اور اُن کے علاوہ ملک سندھ بھی اسی اعلاط میں شامل ہو۔ بمبئی اس اعلاط کا دار الخلافہ ایک جزیرہ پر واقع ہو اور سورت۔ بھروچ۔ پونا۔ احمد آباد۔ حیدر آباد سندھ۔ اُس کے بڑے شہر ہیں۔

(۱۰) اعلاط مدراس میں جنوبی ہندوستان کا بہت سا حصہ شامل ہو اُس کا دار الخلافہ مدراس ہندوستان کو مشرق کی طرف ساحل کارو منڈل پر واقع ہو۔ اُس کے علاوہ آرکاٹ۔ تنجوڑ۔ ترچنا پٹی اور کلی کوڈاس اعلاط میں بڑے بڑے شہر ہیں۔ مائٹھی پھری فراسیسون کی بڑی بستی بھی اس اعلاط میں مدراس کو

*

کشتریان اور ۱۳ ضلع ہیں۔ یہاں کا انتظام ایک
نوبہ کا بہت سا حصہ غیر آباد ہو۔

وہ ہندوستان میں بہت سی ہندوستانی
ہسکم کے سوا حسب سرکار انگریزی کو خراج

دیتی ہیں۔ انکو مالک توابع یا باج گزار کہتے ہیں۔ انہیں سوا علی یہ ہیں راجپوتانہ
 جوہند کے شمال مغرب میں ہے۔ اس میں کئی ریاستیں شامل ہیں۔ گجرات
 یا ملک گانکوار۔ ہندوستان کے مغرب میں۔ گوالیار۔ اندور۔ حیدرآباد
 وسط میں میسور اور ترانکور جنوب میں۔

نیپال ایک پہاڑی ملک ہے جوہندوستان کے شمال میں واقع ہوئے
 دارالخلافہ کا نام کٹمنڈو ہے۔

بھوٹان کی ریاست نیپال کے مشرق میں ہے اس کے دارالخلافہ
 کا نام تھی سوون ہے۔

سکیم نیپال اور بھوٹان کو مابین کوہ دارچیلنگ کو شمال میں واقع ہے
 اور اسکا دارالسلطنت تامر لنگ ہے۔

ہندوستان میں کئی قوم کے آدمی آباد ہیں جنکی خصلتوں اور زبانوں اور
 شکلوں اور عاداتوں اور طریقوں میں بڑا اختلاف ہے۔
 ساکنان کوہ ہمالہ بڑے مضبوط اور طاقتور ہوتے ہیں۔

شمالی ہندوستان کو باشندوں کا رنگ گورا ہوتا ہے اور بہا د بھی ہوتے ہیں۔
 بنگال اور وکن کے لوگ کالے اور بودے ہوتے ہیں۔

گجرات کو باشندے تمام ہندوستان کے
 تصور کیے جاتے ہیں۔

ہندوستان کی مختلف قوموں کی فطانت اور ذہن
 ہے۔ بنگالیوں کے جسم اور قلب ضعیف ہیں۔

مرہٹو بہادر اور چالاک اور محنت کش ہوتے ہیں۔ ہندوستان خاص کو باشندی
جو جمنہ اور گنگا کی اطراف میں رہتے ہیں اور راجپوتانہ کے لوگ بہادر اور جمل
اور فیاض اور ذہین ہوتے ہیں۔ ہندوستان کے قدیم باشندی یعنی گوند
اور بھیل اور کول اور سنتھال اور ڈھانگر وغیرہ بالکل وحشی اور جاہل ہیں۔

فصل ۱۰ کے بیان میں

(۱) یہ جزیرہ ہندوستان سے ۲۰ کوس کے فاصلہ پر بحر ہند میں واقع ہے اس کا
طول ۲۰۰ میل اور عرض ۴۰ میل ہے۔ اسکو جزیرہ سیلون اور سنگلدیپ
کاٹا پو بھی کہتے ہیں۔ زمین تخمیناً ۲۴ لاکھ پانچ ہزار تین سو آدمی کی آبادی ہے۔ اہل
باشندی یہاں کے سنگھالی جنوب اور جنوب مغرب میں رہتے ہیں اور یلیباری
ہندو شمال اور گوشہ شمال و مشرق میں۔ انکو علاوہ عرب اور وید لوگ جو قدیم
متوطن ہیں اور اہل یورپ اور ملائی اور کافر سی اور چینی اور پارسی وغیرہ
قویں بھی بستی ہیں۔ سنگھالیوں کا مذہب بودھا اور وضع ہندوؤں کی سی ہے۔

بحر ہند کے احاطہ کرنے سے اسکی آب و ہوا معتدل اور صحت بخش ہے اور

انحراس میں خوب پیدا ہوتے ہیں۔ اور مائقی دانت۔

پکھراج۔ نیلم۔ بلور بھی پیدا ہوتا ہے۔ سنگیشب کی

ہے۔

ہ کے شمالی حصہ کے درمیان جو سمندر کی شاخ ہے

ماحل ہند کے قریب جزیرہ رامیشور اور

نمکا کے پاس ایک ٹاپو متنا ز نام ہے۔ ان دونوں کے بیچ میں ریتلی پتھر و نمکا ایک ٹاپو سا ہے اسے سیت یعنی پُل کتھو میں چنانچہ سیت بندر امیشور اسکا نام مشور ہے۔ ہندو اس پُل کو راجہ راجندر جی کا باندھا ہوا کتھو میں اور مسلمانوں کو نزدیک وہ حضرت آدم کا بایا ہوا ہے۔

(۳) بہت لوگ مدت تک اس جزیرہ کو راون کا ٹاپو کتھو رہے۔ قریب چوبیس سو برس کے گزرے کہ راجہ بجر نے اُس پر اپنا عمل کیا۔ ۱۷۷۷ء میں پرتگیزی آئے پھر ولندیزیوں نے اہل مالند نے کانڈی کے راجہ سے ملکر ۱۷۷۷ء میں پرتگیزیوں کو ومان سے نکال دیا۔ اس کے بعد ۱۷۹۲ء میں انگریزوں نے ولندیزیوں سے چھین لیا اور ۱۷۹۷ء میں تمام جزیرے پر سرکار انگلشیہ قبضہ کر لیا۔

(۴) اس جزیرے کے باشندوں کی پوشاک سب مشرقی ملکوں کی باشندوں سے نرالی ہے۔ مرد بھی عورتوں کی طرح سر کے بال گندھڑے رکھتے ہیں۔ اور چوٹی میں کچھوے کی ہڈی کی گنگھی پشت کی طرف لٹکاتے ہیں۔

(۵) اسکا دار السلطنت کو لمبوہی۔ یہاں ایک سرکاری کتب خانہ اور ایک عجائب خانہ ہے۔ اور جاقنا پنام۔ ٹرنکو مالی۔ کانڈی یہ شہر مشور میں۔ انکے علاوہ ایک بندر گاہ گیل نامی ہے۔

(۶) اس جزیرہ میں انگریزی زبان کی تعلیم مرد اور عورت سب کو برابر ہو رہی ہے۔

(۷) سفید منہ کا ریچھا اور کئی قسم کے بندر اور سودا ورساں یہاں بکثرت ہوتے ہیں

گیارھویں فصل۔ ایران یعنی فارس کے بیان میں

(۱) ایران ایک وسیع ملک ہے جس میں تخمیناً نو سو لاکھ باشندے ہوں گے۔ یہ لوگ

ایلام ابن سام ابن نوح کی اولاد میں ہیں *

(۲) ایران کی حد غربی ترکی سے پیوستہ ہے اور حد شرقی کابل کی سرحد سے ملی ہوئی ہے۔ شمال میں بحیرہ خزر اور تاتار ہے اور جنوب میں خلیج فارس *

(۳) ایران کے شمال کی طرف آبادی کم اور برودت بہت ہے۔ درمیان میں ریگستان اور سطح مرتفع ہے۔ ومان بھی آبادی بہت کم ہے پر اس نواح میں گرمی کو موسم میں ہوا گرم خشک ہوتی ہے اور سردی میں بہت سردی پڑتی ہے۔ جنوبی سمت کو کیفیت بہت میدانی ہے اور ومان کی زمین بجز اور ہوا اس قدر گرم خشک ہے کہ اسکی برداشت نہیں ہو سکتی *

(۴) ایرانی لوگ اگرچہ عیش و عشرت کی طرف مائل اور طامع ہیں پر صاحب دارک اور ظریف ہیں *

(۵) میان غلہ - شراب - نیل - میوے باقراط پیدا ہوتے ہیں خصوصاً نارنگی - خربازہ - خربزہ - انگور - بادام وغیرہ اور سناے مکی اور ریوند اور انواع و اقسام کی ادویہ بھی بہت ہوتی ہیں اور ریشمی کپڑے بہت بنو جاتے ہیں *

(۶) ایران کے مشہور شہر طہران - اصفہان - قزوین - تبریز - شیراز اور ہمدان ہیں *

(۷) اصفہان بہت بڑا شہر ہے۔ اسکا دورہ ۱۲ کوس کا ہے اور اس میں ایک لاکھ پچاس ہزار کے قریب باشندے ہوئے مگر اسکے راستے تنگ ہیں *

(۸) قزوین بھی بڑا شہر ہے اور خوب آباد ہے اور ومان بادام - انگور اور خربزہ تحفہ پیدا ہوتا ہے *

(۹) تہریر کی مساجد اور سرزمین مشہور ہیں اور وہاں اطلس اور کتاب
 بنی جاتی ہے اور سو قریب ریشمین ہر قسم کے کپڑے کا بڑا کارخانہ ہے۔ اسکو باشندے
 تخمیناً پچاس ہزار ہونگے *

(۱۰) شیراز بہت بڑا شہر ہے اور خوب آباد ہے۔ وہاں کی شراب مشہور و معروف ہے
 خواجہ حافظ اور شیخ سعدی کا مقبرہ اسی شہر میں ہے *

(۱۱) شاہ ایران کو اختیار کھل حاصل ہے۔ یہاں کی رعایا عالموں کے ظلم اور مجتہدوں کی
 بدعت سے کمال تکلیف اٹھاتی ہے *

(۱۲) یہاں کے باشندے لکاز مذہب اسلام ہے پر شیعہ ہیں اور بہت سے
 آتش پرست بھی ہیں *

بارہویں فصل عربستان کے بیان میں

(۱) عرب ایک وسیع جزیرہ نما ہے۔ اُسکے غرب میں بحیرہ قلزم اور شمال میں روم
 یا ترکی اور جنوب میں بحر ہند۔ خلیج عرب۔ آبناہی باب المندب اور مشرق میں
 خلیج فارس ہے۔ اُس میں ایک کروڑ سے زیادہ باشندے ہونگے۔ ان میں سے بعض
 قبائل اپنے تئیں قحطان کی اولاد بتاتے ہیں جو سام کی پانچویں پشت میں تھا اور
 بعض حضرت ابراہیم کی نسل سے بیان کرتے ہیں *

(۲) بدوی لوگ اکثر خمیون میں رہتے ہیں اور علحدہ علحدہ قبیلے جابجا گشت
 کرتے پھرتے ہیں اور انکا پیشہ کوٹ مار ہے۔ ان میں کوئی بادشاہ نہیں ہے مگر
 ہر ایک قبیلہ اپنے اپنے رئیس کا لحاظ رکھتا ہے اور شہر یونکا روئے اچھا ہے *

(۳) ملک عوب کو بیچین کوہستان ہے اور گرد اُسکے ریگستان۔ کوہ سینا

جو ہودیون کی تواریخ میں ایک نامی پہاڑ ہر شمال مغربی گوشہ بحیرہ قلمزم کے کنارہ پر واقع ہے *

(۴۴) اس ملک میں کوئی دریا نہیں ہے۔ یہاں کی بڑی پیدوار قموہ اور گھوڑی اور اونٹ ہیں چنانچہ عرب کی گھوڑے مشہور ہیں *

(۴۵) اس میں یہ شہر نامی ہیں۔ مکہ جان حضرت محمد صاحب پیدا ہوئی مدینہ جہان اُن کا فرار ہے۔ جدہ اور مخجہ جو بحیرہ قلمزم کے کنارہ پر واقع ہیں۔ مسقط۔ فارس کی خلیج پر۔ مکہ میں مدرسہ اور کتب خانے بہت تھے مگر اب نہیں ہیں۔ شرعدن جو عرب کی گوشہ جنوب مغرب میں ہے سرکار انگلیری سے متعلق ہے *

باب سوم

یورپ یعنی فرنگستان کے بیان میں

(۱) یورپ ایک بڑے عظیم ہے جس کے شمال میں بحر شمالی اور مشرق میں کوہ اُورال اور دریائے اُورال۔ اور جنوب میں بحیرہ روم۔ بحیرہ اسود۔ بحیرہ مارمورا۔ کوہ کاکسیس۔ اور مغرب میں بحر اوقیانوس یا الٹ لین ٹیک واقع ہے *

(۲) یہ بڑے عظیم شمال مشرق سے جنوب مغرب تک ۳۵۰۰ میل لمبا اور شمال سے جنوب تک ۲۴۰۰ میل چڑا ہے *

(۳) اگرچہ یہ حصہ دنیا کے سب حصوں سے چھوٹا ہے اور سونا اور چاندی اور جواہرات بھی یہاں کم پیدا ہوتے ہیں اور برودت اور نیریشی کے ناقص ہونے کے

سبب سرنگا رنگ کی نباتات بھی نہیں ہوتی اور پیداوار ارضی کی بھی ایسی
فراوانی نہیں جیسی کہ آؤرملکون میں دیکھتی ہیں۔ مگر پھر بھی دنیا کے سب حصوں پر
ہر بات میں غالب ہو کیونکہ یہاں کے باشندوں نے دولت گرد سائل اور
کلون کے ایجاد اور ہر طرح کے علوم میں بڑی ترقی کی ہو اور اگرچہ وہاں کی
آب و ہوا زمین کی پیداوار کے باب میں چند ان خوب نہیں مگر آدمیوں کو لیے
بہت موافق ہو اور جسم و روح کو طاقت بخشی ہو اس لیے وہاں کے آدمی اکثر اقل
اور عالم اور صنت و ہنر میں کامل اور ادیب اور چالاک اور ذمی شعور ہوتے ہیں۔

(۴) یون تو یورپ میں کئی سلطنتیں ہیں پر جغرافیہ دانوں نے اسکو ۱۶ حصوں پر
تقسیم کیا ہے جن میں سے بعض حصوں میں کئی کئی ملک شامل ہیں اور وہ ۱۶ حصے یہ ہیں۔ اول
برٹین کلان یا برطانیہ اس سلطنت میں یہ تین ملک شامل ہیں۔ انگلند۔ ویلز
سکاٹلند۔ آئرلند۔ دوم ملک فرانس۔ سوم بلجیم۔ چارم ٹائلند۔ پنجم پرتگیا۔
ششم آسٹریا۔ ہفتم مالک بحر منی جنکی تفصیل یہ ہو۔ بویریا۔ وٹرم برگ۔
باؤن۔ سیکسنی وغیرہ ششم سوئٹزرلند۔ نہم ڈنمارک دہم سویڈن اور
ناروے کی سلطنت متحد۔ یازدہم روس۔ دوازدہم ٹرکی یا روم۔ ستردہم
یونان۔ چار دہم اٹلی یا اطالیہ۔ پانزدہم سپین جس کو ہسپانیہ کہتے ہیں۔
ساتر دہم پرتگال۔

دھ، اگرچہ یورپ سیراب ملک ہو مگر اسکے دریاؤں گوارہ کرکے اور ایشیا کو
دریاؤں سے طول میں کچھ نسبت نہیں۔ ان میں سے ایک دریا سیڈونیوب ہو جو
بحر منی اور آسٹریا اور روم سے ہو کر بحیرہ اسود میں جا گرتا ہے دوسرا

دریائے والگا جو ملک روس میں ۲۲۰۰ میل طر کر کے بحیرہ خزر میں جا گرتا ہے اور یورپ کو سب دریاؤں سے بڑا ہے ان کے سوا اور دریا اپنے اپنے خاص ملکوں میں نہ گورہونگے ۛ

(۶) یورپ میں بڑے بڑے اندرونی بحیرے یہ ہیں۔ بحیرہ امیض اور بحیرہ بالٹک یہ دونوں یورپ کو شمال میں ہیں۔ انہیں سے اول تو بحر منجھد کی ایک شاخ ہو اور دوسرا بحر اوقیانوس سے ملا ہوا ہو۔ بحیرہ امیض میں یہ تین خلیجیں ہیں آئرلینڈ، کانڈالاسکا، چسکایا۔ اور بحیرہ بالٹک میں خلیج باشتینیا۔ فنلند اور ریگا ہیں۔ آبنائے سکاگیراک اور کالے کاٹ بحیرہ بالٹک کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہیں اور اس آبنائے کو جو مابین جزیرہ گرینلڈ اور سویڈن کے ہو سونڈ کٹی ہیں۔ جنوب میں بحیرہ روم، بحیرہ مارمورا، بحیرہ اسود اور آراف ہیں۔ انہیں سے بحیرہ روم سطح زمین کے تمام اندرونی بحیرون سے بڑا ہے۔ اس کے مختلف حصوں میں ملکوں کے ناموں سے مشہور ہیں جنکے وہ قریب ہیں۔ جیسے خلیج لی انز، چن اوآ، ویش یا ڈریا، بالٹک بحیرہ آئی اوین، آرکی پلوگ، یعنی بحر الجزائر جو یونان کو شرق کی طرف واقع ہو۔ آبنائے جبرالٹر جسے جبل الطارق بھی کہتے ہیں بحیرہ روم کو بحر اوقیانوس سے ملاتی ہو۔ آبنائے ڈارڈانیلز بحیرہ مارمورا کو بحیرہ روم سے اور آبنائے قسطنطنیہ اسکو بحیرہ اسود سے وصل کرتی ہو اور آبنائے کافا مابین بحیرہ اسود اور بحیرہ آراف کے واقع ہو۔ بحر اوقیانوس کا وہ حصہ جسکے ایک طرف برطانیہ اور دوسری طرف ٹائلنڈ، ڈنمارک، نارویج ہیں بنام بحیرہ شمالی نامزد ہو اور اسکے جنوبی حصے

کو بحیرہ جرمین کتھین انگلستان اور فرانس کو درمیان جو دریا ہے اسکو
 رودبار انگلستان کتھین آبائے ڈوور۔ بحیرہ جرمین اور رودبار انگلستان
 کو ملاتی ہے بحیرہ آئرش۔ برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان واقع ہے۔

بحر اوقیانوس کا ایک چوڑا حصہ جو فرانس اور سپین کے کناروں پر واقع ہے
 خلیج بسکے کہلاتا ہے۔ آبائی سینٹ جانج بحیرہ آئرش کو بحر اوقیانوس
 سے وصل کرتی ہے۔ آبائی بونی فاچیو جزائر کازیک اور سائڈی نیا کو درمیان
 اور آبائے مہینا مابین ہسٹلی اور اٹلی کے واقع ہے۔

د، یورپ میں سب سے بڑی جھیلین بحیرہ بالٹک کو قریب واقع ہیں جھیل کڈوگا
 اور آونی گا اسکے مشرق کی طرف روس میں واقع ہیں۔ دیگر دو ٹیر ملک سویڈن
 میں ہیں انکے سوا اور بہت سی جھیلین سلسلہ کوہ آیلپس میں سطح بحر سے
 بلند ہی پر واقع ہیں۔

د، راس شمالی۔ یورپ کو شمال میں واقع ہے اور راس رات۔
 سکاٹلینڈ کے شمال میں۔ راس کلمیر جنوبی سر ایک چھوٹے سے جزیرے کا ہے
 جو آئرلینڈ کے جنوب میں واقع ہے۔ راس کینٹنر آئرلینڈ جو انگلستان کو گوشہ جنوب
 و مغرب کی حد پر ہے اور کزروپائنٹ یہ دونوں درمیان کا ڈنوال کے ہیں۔
 نارٹھ فورلینڈ اور سوٹھ فورلینڈ۔ انگلستان کے ضلع کینٹ میں ہیں۔
 راس آڈر ٹینگل۔ سپین کی شمالی حد پر ہے اور راس فینس ٹیراسکی مغربی حد پر۔
 راس ٹرے فیل گریٹ طرف الغرب اسکو جنوب میں۔ راس ٹینٹ وینٹ
 اور راس روکا۔ پرتگال میں۔ راس سپارٹی وینٹ۔ اٹلی کے مستعار

جنوب میں واقع ہے اور ماٹپان - یونان کے منتہا کے جنوب کی طرف جزیرہ نما کے
موریہ میں واقع ہے *

(۹) خاکنا کے کارٹھ - موریہ کو بڑے عظیم سے ملاتی ہے اور خاکنا کی پرکاپ
کریما کو روس سے وصل کرتی ہے *

(۱۰) تاروم اور شوئیڈن کا جزیرہ نما جو پہلے بنام سکینڈینیویا مشہور تھا
بحیرہ بالٹک اور بحراوقیانوس کے درمیان اور جزیرہ نما کیسٹلنڈ ڈنمارک
میں اور جزیرہ نما کیسٹلنڈ بحرہ آشور کے درمیان - اور جزیرہ نما کے اٹلی
بحیرہ روم اور بحیرہ آڈریاٹک کے درمیان واقع ہیں - جزیرہ نما کے سپین اور
پرتگال بحیرہ روم کو بحراوقیانوس سے جدا کرتا ہے - جزیرہ نما کی موریہ
ایک حصہ یونان کا ہے *

(۱۱) پینٹس بٹرکن بحیرہ منجمد میں ہے - اور اٹلی لائنڈ - ڈاگو - اٹلی بحیرہ بالٹک
میں شاہ روس کے ماتحت ہیں - جزائر کوفوڈن - تاروم کے شمال مغرب
کی طرف بحراوقیانوس میں واقع ہیں اور اٹلی لائنڈ اور گات لائنڈ جو بحیرہ بالٹک
میں واقع ہیں شاہ شوئیڈن کے زیر حکم ہیں - جزائر آئس لینڈ اور فارو جو بحر
ظلمات میں واقع ہیں اور زیلینڈ اور فوٹن جو بحیرہ بالٹک میں ہیں شاہ ڈنمارک
کے ماتحت ہیں - کازسکا جہان بونا پارٹ متولد ہوا تھا فرانس کے زیر حکومت
ہے اور جزیرہ انکبا جہان بونا پارٹ اول مرتبہ فرانس کی ریاست چھوڑ کر چلا گیا
تھا اٹلی سے تعلق ہے اور یہ دونوں جزیرے اٹلی کے مغرب میں واقع ہیں -
سبلی آرک یعنی جزائر سنارک - حبارکا - اوکا شاہ سپین کے ماتحت ہیں *

جزائر آرزور ز جو بحر ظلمات میں واقع ہیں شاہ پتر کمال کے تصرف میں ہیں۔
 آئے اونیٹین کے سات جزیرہ یونان کے مغرب میں ہیں جنہیں سے کارفو
 دار الحکومت ہے اور زانٹی اور سیفلو نہیا بھی بڑے بڑے جزائر ہیں۔ یہ سب
 بحیرہ روم میں واقع ہیں پہلے برطانیہ کی حمایت میں تھو اب شاہ یونان کے
 تابع ہیں۔ جزائر لی پارسی۔ ہسلی کے شمال میں ہیں اور ان میں سے بعض میں کوہ
 آتش خیز ہیں یونان اور ایشیا کو چپک کر درمیان جزائر کا نڈیا یا قمرطیش
 اور نگر و پائٹ یا قمر بنجد اور بہت سے جزائر جو ایک دوسرے سے متصل اور موسوم
 بنام مجمع الجزائر میں بحر شام میں واقع ہیں۔ بعض انہیں سے شاہ روم کے زیر
 حکم ہیں اور بعض شاہ یونان کے آؤر گنی جو شکاٹ لند کے شمال مغرب میں
 ہے۔ اور شتلند جو آؤر گنی کے شمال مشرق میں ہے شکاٹ لند سے متعلق ہیں
 جزیرہ ویٹ جو ردبار انگلستان میں ہے اور جزیرہ مان جو آبنائے آئرش
 میں ہے اور جزیرہ می اور گرنزی اور آئلڈرینی جو فرانس کے کنارے پر
 واقع ہیں اور جزیرہ سلی جو قریب کینیڈا کے ہے انگلستان کے ماتحت ہیں
 جزیرہ آئنگلسی جو آبنائے آئرش میں ہے وٹلنڈ سے متعلق ہے۔ جزیرہ خرد مالٹا
 جو ہسلی کے جنوب میں واقع ہے سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہے جو جاز
 ہندوستان سے ولایت کو جاتے ہیں یا ولایت سے ہندوستان کو آتی ہیں
 اس جزیرہ میں پانی وغیرہ کے لیے ٹھہرتے ہیں۔ ان کے علاوہ برطانیہ اور آئرلند
 بحر اوقیانوس میں اور ہسلی اور سارڈینی نیا بحیرہ روم میں واقع ہیں
 (۱۲) یورپ کو بڑے پٹاریہ ہیں۔ کوہ آیلپنس درمیان سوئٹزرلند اور اٹلی کو

کوہ اپنی نئیٹر۔ اٹلی میں کوہ پرمی نیر دریان فرانس اور سپین کو کوہ اور ال
مشرقی روس میں کوہ کا زلے تین۔ ہنگری کی شمال مشرقی حد پر کوہ ڈوور فیلڈ
نازومی اور سوئیڈن کے درمیان کوہ نازر ملک جرمنی میں *۔

د ۱۳) ترکی یعنی روم کے سوا جہاں بہت سی رعایا مسلمان ہو یورپ کے کل
باشندو عیسائی ہیں مگر ان کے تین فرقے تفصیل ذیل ہیں۔ رومن کیشک اور
پراٹسٹنٹ اور کلیساوی یونانی کے عیسائی۔ پراٹسٹنٹ کے منی اعتراض
کرنیوالے کے ہیں چونکہ عیسائی مذہب میں بعد انتقال حضرت عیسیٰ کے کئی
طرح کے عیب پیدا ہو گئے تھے اس واسطے بعض عقیل لوگ ان پر مقرر ہوئے اور
پراٹسٹنٹ کہلائے۔ رومن کیشک وہ لوگ ہیں جو پرانے مذہب پر چلے
جاتے ہیں اور ان غلطیوں کے مقررین ہیں جو پراٹسٹنٹ عیسائیوں نے
دریافت کیں یہ لوگ پوپ کو جو شہر روم میں رہتا ہوا اپنا پادری اعظم تصور کرتے
ہیں۔ ان کے مذہب میں کچھ کچھ بت پرستی بھی ہو اور نیر ہند کے باشندوں
کی مانند کئی بزرگان دین کی پیش کرتے ہیں۔ کلیساوی یونان کے عیسائی
وہ ہیں جو پٹری آئک یعنی اسقف اعظم قسطنطنیہ کو اپنا بزرگ جانتے ہیں
اور جملہ عیسائیوں پر اپنی فضیلت کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب اول ہمارے
ہی ملک سو جاری ہوا ہے *۔

فصل اول۔ سلطنتِ برطانیہ کے بیان میں

د ۱) برطانیہ یا برٹن کلان کی سلطنت میں تین ملک داخل ہیں (۱) انگلند
وینلز (۲) سکاٹ لند (۳) آئر لند۔ ابتدا میں یہ ملک علیحدہ تھے۔ کسی خبر پر

جوان کے نزدیک واقع ہیں وہ بھی انکی تابع ہیں اور انکے سوا دنیا کی پانچون
حصّوں میں بعض بعض ملک برطانیہ کی عملداری میں ہیں چنانچہ ایشیا میں
ہند اور اسکے مضافات اور جزائر سنگدیب۔ پناہنگ۔ سینگا پور۔ مانگ کانگ
آئیٹھ میسن جہاں ہندوستان سے قیدی جاتے ہیں اور اسکو کالا پانی
بھی کتھ ہیں اور عدن جو عرب کے جنوب میں واقع ہے۔ افریقہ میں
کیپ کالونی یعنی راس امید کی بستی اور جزائر سینٹ ہلینا اور مارٹینیٹ
اور ملک سری ایرالی اوئی اور کئی ایک قلعہ ملک گنی کے۔ اور شمالی امریکہ میں
ملک گرینڈا۔ کریمری ڈا۔ پیوئرٹروک اور نووا اسکوشیا اور خلیج ہڈسن
کو آس پاس کے اضلاع اور نیو فونڈلند اور جزیرہ جمیکا اور کئی اور جزیرہ
جزائر غرب الہند میں اور کئی ایک جزیرہ جو کے نڈا کے مشرق کی طرف
بحر اوقیانوس میں واقع ہیں بلکہ انگلستان کی عملداری میں ہیں جنوبی امریکہ
میں گی آنا کا ایک حصہ اور جزیرہ فاکلنڈ اور یورپ میں جبل طارق جو ملک
ہسپانیہ کے کنارہ پر ہے اور جزیرہ مالٹا جو بحیرہ روم میں ہے اور جزیرہ ملی گولنڈ
جو ڈنمارک کے مغرب کی طرف واقع ہے اور اسٹریٹ ایشیا میں جزیرہ نیو گولنڈ
مع اپنے آس پاس کے جزیروں کے۔ یہ سب ملک اور جزیرہ برطانیہ کی
عملداری میں ہیں اور ان کا بیان انکے موقعوں پر آئیگا۔ چونکہ ملک مغرب انگلستان
کی عملداری دنیا میں جا بجا استعد مختلف مقامات میں ہے اسلیے انگریزی میں
یہ ضرب المثل ہے کہ سرکار انگلشیہ کی عملداری پر آفتاب کبھی غروب نہیں ہوتا
یعنی جدھر آفتاب گردش کرتا ہوا زمین کے گرد جائے اُدھر ملک مغرب کی عملداری

کا کوئی نہ کوئی حصہ ضرور اُسکے مقابل ہوتا ہو۔

(۲) خاص برٹن کلان ایک بڑا جزیرہ ہے جو تجارت اور حرفہ کے لیے خوب موقع پر واقع ہے۔ اس کے جنوب کی زمین بڑی زرخیز اور آباد ہے اس کا عرض ۵۰ درجہ سے ۵۸ درجہ ۴۰ دقیقہ تک ہے۔

(۳) وٹان کے باشندے شجاع۔ متدین۔ بڑے مستقل مزاج۔ آزادی دوست و محب وطن ہیں اور ہمیشہ علم و ہنر کی ترقی میں سعی کرتے ہیں۔

(۴) خاص انگلند پالیس اضلاع میں اور ویلز جو انگلند کے مغرب میں ہے بارہ اضلاع میں منقسم ہے۔

(۵) اس ملک میں چھ دریائیں ہیں مگر سب سے بڑا سوزن اور سب سے مشہور ٹیمز ہے۔

(۶) انگلستان کے شمال اور مغرب کی زمین پہاڑی ہے اور وسط اور جنوب و مشرق کی زمین اگرچہ پہاڑی نہیں مگر اُس میں جا بجا نشیب و فراز پایا جاتا ہے لیکن اس قدر نہیں کہ اُس سے زراعت کو کچھ نقصان ہو۔ ویلز کو ہستانی ہے اس میں تین پہاڑ نامی ہیں۔ سنوڈن۔ کاڈراڈورس۔ پلن لی مین۔ اور انگلستان میں نامی پہاڑ سکاٹل ہے۔

(۷) انگلند کے دار السلطنت کا نام لندن ہے جو تمام عالم کے شہروں میں بڑا اور قیمتی دریا پر واقع ہے۔ اُس میں ۳۴ لاکھ آدمی بستی ہیں۔ بڑے ہنگام اور شیفیلڈ لوہے اور فولاد کی صنعتوں میں معروف ہیں۔ مان چسٹر۔ انگلستان میں پتھر کے اور گلاسگو۔ سکاتلینڈ میں پتل اور اُن چیزوں کی صنعت میں جو روئی

سوتیار ہوتی ہیں مشہور ہیں۔ اور لنڈز اور ویکفیلڈ اور ہیلی فیکس باغات اور
کمل وغیرہ کد سبب۔ تاج اور کاؤنٹری ریشمین کپڑوں اور فیتون کے باعث
سٹافروڈ اور ورسٹر ظریف چینی کے لیے مشہور ہیں۔ انکے سوا اور بھی شہر ہیں
جنہیں لیس اور موزے اور تالین تیار ہوتے ہیں اور کئی شہر شل پاش اور
چلٹن بہم چشموں کے باعث جن سے طرح طرح کی بیماریاں دفع ہوتی ہیں۔ معروف
ہیں اور پورٹس مٹ اور پبلی مٹ میں بحری جنگ کا سامان رہتا ہے اور
پورٹول اور برٹشل اور ہل اور یارمٹ اور سنڈرلند وغیرہ تجارت کے
بند ہیں۔ تمام ملک میں اس قدر آمد و رفت اور لین دین ہوتا ہے اور ہر طرح کی چھوٹی
بڑی گاڑیاں چیزوں اور آدمیوں کے پہنچانے کے لیے اس کثرت سے
آیا جایا کرتی ہیں کہ انگلند میں جا کر ادنیٰ حال دیکھ کر اجنبی کے خیال میں گزرتا
ہو کہ گویا بیان ہر روز میل رہتا ہے۔

(۸) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے پر وہ مطلق العنان نہیں۔ اسکو
پارلیمنٹ یعنی مجالس امراء و کلاے رعایا کے مشورہ بغیر یہ اختیار نہیں کہ کوئی
نیا قانون نافذ کرے یا چرانا قانون منسوخ یا ترمیم کرے جب تک ان دونوں
مجلسوں کی رائے بادشاہ کی رائے سے متفق نہ ہو تب تک کوئی نیا قانون ملک
کے آئین میں داخل نہیں ہو سکتا۔

(۹) دمان کی تربیت کا یہ طور ہے کہ جتنی چھوٹے بڑے ہیں کیا مرد کیا عورت
نسب علم پڑھتی ہیں اور صاحب ثروت اور فوسے رتبہ ہر طرح کے علوم و فنون
سیکھ کر کا شوق رکھتی ہیں اور دمان کے مدرسے بہت مشہور ہیں۔ یہاں کو لوگ

مذہب مسیحی کے فرقہ پراٹسٹنٹ مین سرہین *

(۱۰) شکاٹلنڈ کو ہستانی ملک ہے اُسین جھیلین اور ندیان بہت ہیں اُس کی آبادی وسعت کی نسبت کم ہے یعنی ۲۸ لاکھ آدمی کے قریب بسترہین۔ دمان کو باشندی بہادر اور محتسب اور کفایت شعار اور دور اندیش ہوتے ہیں *

(۱۱) شکاٹلنڈ دو حصوں میں منقسم ہے جن میں سے ایک حصہ کو ہستان ہے اور دوسرا میدان۔ اس کے دار الخلافہ کا نام راڈن برا ہے جو عمارت کی خوبی اور علوم کی ترقی کے باعث مشہور ہے۔ دمان کی یونیورسٹی یعنی دارالعلوم مشہور اور قدیم ہے شکاٹلنڈ میں بڑا دریا ٹوئیڈ اور نامی جمیل لائخ لومند ہے *

(۱۲) آہرلنڈ بہت اچھا ملک ہے اُسکی آب و ہوا نہایت خوشگوار اور موافق ہے اور زمین زرخیز اس کے دریا عمیق اور رابا تجارت کر لیے بہت مناسب ہیں یہاں کے باشندے تیر طبع اور ذہین ہیں *

(۱۳) آہرلنڈ چار صوبوں میں منقسم ہے۔ صوبہ شمالی آلٹسٹر صوبہ جنوبی مٹسٹر صوبہ مشرقی لٹسٹر صوبہ غربی کوناٹ۔ ان چاروں صوبوں میں ۴۴ ضلع ہیں * (۱۴) آہرلنڈ کے بڑے شہر یہ ہیں۔ ڈب لین اس کا صدر ہے اور کارکن۔ ہیراک۔ واٹر فورڈ اور یلفاسٹ تجارت کر سبب مشہور ہیں *

(۱۵) اس جزیرہ کی اجناس تجارت سن کے کپڑے ہیں جنکو سبب وہ بہت مشہور ہے اور چمڑا اور چربی اور نمکین گوشت کی بھی بڑی تجارت ہوتی ہے * (۱۶) آہرلنڈ کے بڑے دریا یہ ہیں شٹین۔ بلیک واٹر۔ لفی اور جھیلون تین جمیل نے مشہور ہے *

(۱۷) انگلستان کی مجلس دکلا کے رعایا میں ۶۵۸ وکیل رعایا کی طرف سے بدین تفصیل داخل ہیں خاص انگلند اور ویلز کے (۵۰۰)۔ سکاٹلند کے (۵۳) آئرلند کے (۱۰۵)۔ انگلند اور ویلز کے باشندے (۲۲۰۰۰۰۰) کے قریب ہیں اور سکاٹلند کے (۳۳۵۰۰۰۰) کے قریب اور آئرلند کے (۵۴۰۰۰۰۰) کے قریب۔ غرض برٹین کلان میں لاشعور کی مردم شماری کے اعتبار سے کل ۳ کروڑ ۹۰ لاکھ کے قریب آدمی ہیں۔

فصل دوم۔ ملک فرانس کے بیان میں

فرانس ایک بڑا وسیع ملک ہے۔ اسکو شمال میں جرمنی اور بلجیم اور روڈبار انگلستان واقع ہیں۔ مغرب میں خلیج بسکے اور جنوب میں کوہ پرینیٹز اور بحیرہ روم اور مشرق میں کوہ آلیپس اور سلسلہ کوہ جورا اور دریا سے رین۔

(۲) یہ ملک ۴۰۰ میل لمبا اور ۵۰۰ میل چوڑا ہے اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں سین اور لوآر اور گارن اور رون۔ انہیں سین سین تور و بار انگلستان میں گرتا ہے اور لوآر اور گارن خلیج بسکے میں اور رون بحیرہ روم میں۔

(۳) یہاں کی آب و ہوا فرحت افزا اور معتدل اور زمین زرخیز ہے اس ملک میں تمام لوازم معاش پیدا ہوتے ہیں اور ریشمیں کپڑی نہایت نفیس بن جاتے ہیں علاوہ انکے گھڑیان۔ گھنٹے۔ زیور۔ دستانے وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں۔

(۴) یہاں کے باشندے خلیق اور زندہ دل اور محنتی اور بہادر ہیں اور حرفہ اور صنعت اور علوم کی طرف بدرجہ غایت مائل۔ لیکن انکو مزاج میں کچھ چھوڑا ہوا پایا جاتا ہے۔

(۵) اسلک کو دار السلطنت کا نام پھر میں ہر پچیس سترہ لاکھ سی کچھ کم آدمی آباد ہیں۔ اس شہر میں کئی مدرسے ہیں اور ایک ایسا کتب خانہ ہے کہ آؤر کسی ملک میں پایا نہیں جاتا۔ یہیں آٹھ لاکھ جلد سے زیادہ کتابیں ہونگی۔ یہ شہر دنیا کے سب شہروں سے زیادہ تر خوشنما ہے۔

(۶) ۱۷۹۱ء کے شروع تک یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق تھی اور ایک مجلس امرا کی اور دوسری وکلاء رعایا کی انگلند کے طور پر مقرر ہو گئی تھی لیکن سال ۱۷۹۰ء میں فرانس اور پرتگال میں لڑائی ہوئی۔ بادشاہ فرانس کو شکست ہوئی اور رعایا نے اسکو معزول کر کے انتظام جمہوری قائم کر لیا۔ چنانچہ یہاں کا انتظام بالفعل وکلاء رعایا کی ایک مجلس کے سپرد ہے جس کا ایک حاکم کو بنام پریسیڈنٹ ریاست جمہوریات برس کے لیے منتخب کر لیا ہے۔

(۷) جزیرہ مارٹین ایک اور گھاٹا لوپ جو غرب الہند میں واقع ہے اور گیانا جو بی امریکہ میں ہے اور پانڈی چری جو غلیج بنگالہ کے کنارے پر مدار اس کے دھن کی طرف واقع ہے اور جزیرہ بوربون جو بحر ہند میں ہے یہ سب فرانس کے ماتحت ہیں۔

(۸) زمانہ قدیم میں فرانس کا نام گال تھا۔ اسلک میں تین کروڑ پینسٹھ لاکھ آدمی بستے ہیں یہاں کے باشندے رومن گیتھک فرقہ کے عیسائی ہیں۔

تیسری فصل۔ ملک بلجی ام کے بیان میں

(۱) بلجیم ایک چھوٹا سا ملک ہے اس کے شمال میں ہالند اور مشرق میں جرمنی اور جنوب میں فرانس اور مغرب میں بحیرہ جرمن واقع ہے۔ اس ملک کی آب و ہوا معتدل ہے۔ غلہ فراط سے پیدا ہوتا ہے اور اہل حرفہ مثل پارچہ بان وغیرہ بہت رہتے ہیں۔

(۲) اسلک کے باشندوں کو بلجی انز یا فلے منگنر کہتے ہیں یہاں اشیا مفصلہ ذیل

آؤر ملکوں سے آتی ہیں۔ چائے۔ بُن۔ کھانڈ۔ شراب۔ سیوے۔ اُون۔ اور
 بیان سے یہ پتہ چلتا ہے کہ آؤر ملکوں کو جاتی ہیں۔ اناج۔ سن۔ مکھن۔ پار پھا کے
 ریشمین دُونی وغیرہ۔

۳۱) اسلامک مین یہ شہر مشہور ہیں۔ بُرسِلُز۔ گنٹ۔ آئِنٹ وُورپ۔ انہیں
 سِر بُرسِلُز دار السلطنت ہے جو جہیلین دو لاکھ چھیالیس ہزار آدمی ہونگے۔ اسلامک مین
 حکومت شاہی ہے لیکن بادشاہ کو اقتدار کُل حاصل نہیں بیان کے باشندے
 رومن کیتھلک فرقہ کے عیسائی ہیں۔

فصل چہارم۔ ملک ٹانڈ کے بیان میں

۱) ٹانڈ کی حد شمالی و مغربی بحیرہ جہرمن اور جنوبی بلجیم اور مشرقی جرمنی ہے۔
 یہ ایک چھوٹا سا ملک ہے لیکن اس میں آدمی بہت آباد ہیں۔ اس کی زمین سمندر کی
 سطح سے نیچی ہے اس لہٰذا وہاں کے باشندوں نے سمندر کی طرف بند باندھ رکھی ہیں
 اسلامک مین آدمی اور اجناس سب نالوں ہی کے رستہ آتے جاتے ہیں کیونکہ آؤر
 ملکوں کی طرح وہاں شکرکین نہیں ہیں۔ اس ملک میں سردی کی شدت رہتی ہے
 اور بیان کے باشندے صفائی بہت پسند کرتے ہیں۔

۲) اسلامک لوگوں کو پُورچ کتہو ہیں اور فارسی کتابوں میں اُنکو ولندیز لکھا ہے۔
 وہ باادب اور صاف دل اور مخنتی ہیں اکثر یہودی بھی وہاں رہتے ہیں انکا پیشہ
 تجارت اور بیوپار ہے چنانچہ ٹانڈ کے مہاجن مشہور و معروف ہیں۔

۳) اسلامک مین سب سے بڑا شہر آئتم شہر و ٹیم ہے جو جہیلین ڈھائی لاکھ سے زیادہ

باشند یہی ہونگے علاوہ اسکے یہ مشہور ہیں۔ ہلیگ۔ لیڈن۔ راترڈیم اور مازلم
 ان میں سے ہلیگ تو اس ملک کا دار السلطنت ہی یعنی مالند کا بادشاہ و مان رہتا ہے اور
 لیڈن یونیورسٹی کے باعث مشہور ہے۔ اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں رین
 اور شیلٹ اور میونرہیان کے اکثر باشندے پراٹسٹنٹ فرقہ کی عیسائی ہیں۔
 (۴۱) مالند اور بلجیم دونوں کو ملا کر نڈرلند کہتے ہیں پہلے یہ دونوں ملک ایک ہی بادشاہ
 سے متعلق تھے لیکن ۱۷۱۴ء سے بلجیم مالند سے علیحدہ ہو گیا ہے وہاں دو مجلسین
 مقرر ہیں جنکو قانون اور آئین بنانے کا اختیار حاصل ہے مگر ان کا قانون کار و فوج
 پانا بادشاہ کی رائے کی موافقت پر ہے۔ اس ملک میں سلطنت موروثی ہے اگر
 بیٹا نہ تو بیٹی تخت پر بیٹھتی ہے۔

(۵) بحر الجزائر ہند میں جزیرہ جاوا اور چند جزائر خرد اور افریقہ میں ساحل
 گنی پر چند بندرگاہ ہیں اور جنوبی امریکہ میں گی آنا کا ایک حصہ۔ اور چند جزیرے
 جو غرب الہند میں واقع ہیں یہ سب شاہ مالند کے قبضہ میں ہیں۔
 (۶) اس ملک میں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے۔ مولیشی۔ جیٹھ۔ خشک مچھلیاں
 دیل مچھلی کا تیل اور ان آبادیوں کی پیداوار جو اس سے متعلق ہیں خصوصاً شکر
 اور مصالح طعام وغیرہ۔

فصل پنجم۔ پریشیا کے بیان میں

(۱) اس ملک کو شمال میں بحیرہ بالٹک۔ ڈنمارک۔ ہونوور واقع ہیں اور
 غرب میں مالند و بلجیم اور جنوب میں فرانس اور جرمنی کی کئی چھوٹی چھوٹی

ریاستیں اور ملک سیکسنی اور آسٹریا اور مشرق میں پولینڈ اور ہنگری اور
کی سلطنت میں شامل ہو۔

(۲) اس ملک میں نامی دریا یہ ہیں - رین - ویشچولا - الپ - رین - اوڈر
(۳) اس ملک کو اعمار میں یہودی بہت رہتی ہیں - اسباب و سنگاری بہت تیار
ہوتا ہے روز بروز اس ملک کی پیداوار اور عظمت بڑھتی جاتی ہے - پریشیا میں
غیر مالک سے یہ چیزیں آتی ہیں - چائے - بٹن - کھانڈ اور مصالح - اور غیر ملکوں میں
یہاں سے یہ چیزیں جاتی ہیں - انج - شتیر - کلرٹی - پارچہ - سن - تنباکو - جنتی پریشیا
کاتیل اور موم۔

(۴) ہر ملین جو اسکا دار السلطنت ہو وہاں صنعتوں کے بڑے کارخانے ہیں -
لوہو کی چیزیں خصوصاً بہت خوبصورت بنتی ہیں - یہ شہر جو بہت خوش قطع ہے
دریا کے شہر میں پرواقع ہو۔

(۵) ہر سال تجارت کو سبب مشہور ہو ڈانٹ سیخ سے بہت سا انج جہازوں پر لوہو
ملکوں کو جاتا ہے - یہاں سلطنت موروثی ہے اور رعایا کی تعلیم اور مالک کی نسبت
زیادہ ترقی پر ہو - بحکم سرکار یہاں کے لوگوں پر بچوں کو ابتدائی مدرسوں میں
تعلیم کے لیے بھیجا فرض ہو - ان چھوٹے چھوٹے مدرسوں کے علاوہ پریشیا
کی سلطنت میں چھ دارالعلوم بھی ہیں - یہاں کے اکثر باشندوں کا مذہب
پراٹھٹنٹ ہو اور بعض کا رومن کیتھولک اور ملکہ مغلیہ کوئین وکٹوریا کی بڑی
دختر کی شادی اس ملک کو ولیعہد سے ہوئی ہو۔

یورپ کی تمام سلطنتوں میں یہ سلطنت بالفضل بڑی زبردست ہو جب یہاں کے

بادشاہ نے فرانس کی سلطنت کو زیر کر لیا تو جرمنی کی کل ریاستوں نے
بالاتفاق اسکو اپنے جتھو کا پریسیڈنٹ تسلیم کیا اور لقب شاہنشاہ ہی عطا کیا *

فصل ششم۔ آسٹریا کے بیان میں

(۱) آسٹریا کے شمال میں پولنڈ۔ پیرشیا اور ملک سیکنی واقع ہیں اور مغرب
میں بوہیمیا۔ سوئٹزرلنڈ اور ملک سائرڈمی ہیا اور جنوب میں ممالک اٹلی اور
آڈریاٹک اور ٹبر کی اور مشرق میں ٹبر کی اور ملک روس *

(۲) اس سلطنت میں ۱۶ صوبے ہیں ان میں سے مشہور شہر یہ ہیں آسٹریا خاص
بوہیمیا۔ مورویا۔ ٹبرال۔ ہنگری۔ گالیشیا۔ ٹبرین سل و سونیا *

(۳) آسٹریا خاص صوبہ بوہیمیا کے جنوب کی طرف واقع ہے اسکی دارالسلطنت
کا نام وی آنا اور بوہیمیا ملک آسٹریا خاص کے شمال کی طرف ہوا کے بڑے
شہر کا نام ٹبریک ہے۔ مورویا ملک بوہیمیا کے مشرق کی طرف واقع ہے
اور ٹبرال اسکے جنوب کی طرف۔ ہنگری ملک روم کے شمال میں ہے صوبہ
ہنگری میں دو شہر یعنی پست اور بوڈا دارالسلطنت ہیں۔ یہاں کے باشندے
جو اندر اور شجاع اور محنتی الا بد دماغ اور متکبر اور کینہ ور ہیں گالیشیا ملک
ہنگری کے شمال کی سمت ہے۔ اور ٹبرین سل و سونیا ملک ہنگری
کے جنوب و مشرق میں *

(۴) اگرچہ اس ملک میں مدارس کثرت سے ہیں مگر ان میں تعلیم اچھی نہیں ہوتی یہاں
ہندو مذہب رومن کیشک ہے مگر ان میں سے بعض بعض عیسائی یونانی کے بھی

پیروہین خصوصاً ٹرین ریل و مینیا اور گالیشیا کے باشندے اور ہنگری اور
 طریق ریل وے نیامین پراٹسٹنٹ بھی پائے جاتے ہیں۔ ۱۸۶۶ء سے اس
 سلطنت کو دو بڑی آباد صوبے کوئمبڑوسی اور ویشا سلطنت اطالیہ میں شامل
 ہو گئے ہیں۔ اب یہاں کی آبادی تین کروڑ ساٹھ لاکھ ہے۔

ساتویں فصل ممالک خرد جرمنی جنکو تہجد الیما نی کہتے ہیں

(۱) جرمنی یا آلمان یورپ میں ایک بڑا ملک ہے۔ ۱۸۶۶ء تک علاوہ ملک
 پریشیا اور آسٹریا کے اس میں ۳۲ ریاستیں اور شامل تھیں۔ یہ سب اپنی
 بہبودی اور حراست کے لیے متفق تھیں اور انکو تہجد الیما نی کہتے تھے۔ ۱۸۶۶ء میں
 یہ تہجد منسوخ ہو گیا اور جرمنی کے معاملات ملکی سے آسٹریا بالکل علیحدہ ہو گیا۔ ۱۸۶۶ء
 میں جرمنی کی سب ریاستوں نے متفق ہو کر پریشیا کے بادشاہ کو اپنا شاہ
 بنایا اور فراسیبون کے ساتھ لڑ کر انکو شکست دی اور آل ساس اور لارین

کو ضلع چھین لیا۔ اب اس سلطنت میں ۲۷ ریاستیں ہیں جن میں سے یویریا۔
 وٹمبرگ۔ ہاڈن۔ سیکسنی بڑی ہیں۔ ان ریاستوں میں بعض کو حاکم تو بادشاہ
 ہیں اور بعض کے ڈیوک کلاتر ہیں اور انکو سوا چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں شہر
 مفصل ذیل بھی شامل ہیں جو کسی حاکم کے تابع نہیں یعنی ان میں حکومت شخصی نہیں ہے
 لوبک۔ بریمین۔ ممبرگ جو ہر نو وور کی ریاست میں ہیں۔ اور ویرنگ فورٹ
 جو اب پریشیا والوں کے قبضہ میں ہے یہ بھی پیشتر خود مختار تھا۔

(۲) یویریا کی زمین الیمان کے جنوب کی طرف واقع ہے اور اٹلی اور سوئٹزرلینڈ
 سے ملتی ہے اس کے واسطے نام میونہاک ہے یہ ایسا شہر ہے کہ تمام جرمنی میں

اسکے برابر کوئی شہر نہیں۔ عمارت عالیشان رستہ وسیع اور ہر ایک کوچہ میں نالیان
 روان رہتی ہیں یہ شہر اینر رندی کے کنارے پر واقع ہے اور اس میں ایک لاکھ
 ستر سٹھ ہزار باشندے ہیں اور تمام ملک پوئیر یا مین سینتالیس لاکھ پچیس ہزار باشندے
 ہوں گے۔

(۳) وژٹمبرک۔ آلیمان کے دکن کی سمت اور پوئیر یا کے مغرب کی طرف
 واقع ہے۔ اسکے باشندے اٹھارہ لاکھ سے زیادہ ہیں اس کے دار السلطنت کا نام
 سٹٹ گارٹ ہے جس میں ستر ہزار باشندے ہیں۔

(۴) ہاڈن ایک چھوٹا سا ضلع ہے جو رائن دریا اور وژٹمبرگ کی سرحد کے
 مابین واقع ہے۔ اس میں شراب اور قلعہ اور سیوی با فراط پیدا ہوتی ہیں اور چھلی اور ہنریم
 بھی بہت ہوتی ہے۔ اسکے بڑے شہر کا نام کازلز رو ہے اس ملک میں
 چودہ لاکھ آنتیس ہزار آدمی رہتے ہیں۔

(۵) ہینکنی فرنگستان کی تاریخ میں بہت مشہور ہے اور اس کے باشندے
 ۲۲ لاکھ ۲۴ ہزار ہیں۔ اس میں بڑے شہر ڈیرشڈین اور کینپ رکنٹ ہیں
 ڈیرشڈین جو دریائے الب کے کنارے پر ایک خوبصورت شہر ہے اس ملک کا دار السلطنت ہوا
 نیز دیگر اصناف بہت خوش قلعہ میں ڈیرشڈین میں ایک لاکھ چھیالیس ہزار باشندے
 ہیں اور کینپ رکنٹ بڑے میلون کے باعث مشہور ہے اور وہاں کتا بونگی
 تجارت بہت ہوتی ہے۔ ہین نوور۔ آلیمان کے اتر کی طرف واقع ہے۔
 اس میں ۱۸ لاکھ باشندے ہیں۔

آلیمان کی آب و ہوا مثل اور خوشگوار ہے مگر کچھ اعلیٰ سے

باشند و بے پروا۔ دولت مند۔ جوانمرد۔ جفاکش۔ صاحب قلم۔ سبکدست اور ہنر مند
موجد ہیں۔ انکی تعداد ۴ کروڑ ۹۰ لاکھ ہے۔

(۷) اسکے مشہور دریاؤں میں یوب۔ رائن۔ مین۔ اوڈر۔ رالب۔ مین۔ ڈین۔ یوب۔
صوبہ ہاڈن۔ سنگلک۔ وڈر۔ ٹمبرگ۔ بونیہ۔ آسٹریا۔ روم۔ مین۔ ہتاہو۔ بحیرہ اسود۔
مین۔ جاگرتاہو۔ رائن۔ کوہ۔ آیلنپس۔ سنگلک۔ شمال۔ کی طرف۔ ہتاہو۔ بحیرہ شمالی۔ مین۔
گرتاہو۔ رالب۔ کوہستان۔ جرمنی۔ سنگلک۔ ہتاہو۔ در بحیرہ شمالی۔ مین۔ جاگرتاہو۔ اور اوڈر۔
کوہستان۔ جرمنی۔ کے مشرق۔ سنگلک۔ بحیرہ۔ بالٹک۔ مین۔ جاگرتاہو۔

آٹھویں فصل شوٹنر لند کا بیان

(۱) شوٹنر لند ایک چھوٹا سا ملک ہے جسکے شمال اور مشرق میں جرمنی۔ جنوب میں
اطلی اور مغرب میں فرانس ہے۔ اس میں پہاڑ بکثرت ہیں اور بعض اس قدر بلند ہیں
کہ انکی چوٹیوں پر ہمیشہ برف جمی رہتی ہے اور کبھی کبھی برف کو ڈھیر اس طرح کرتے ہیں کہ
انہیں گانودب جاتے ہیں۔ گرمی کے موسم میں اس ملک کی خوبصورتی قابل دید ہے۔
اس وقت پہاڑ کی گھاٹیوں میں الج کے کھیت لے لیا یا کرتے ہیں اور دھلوان سطحوں پر
انگور کی سیلین نظر آتی ہیں۔ جو مقام گھاٹیوں سے دراز بلندی پر واقع ہیں انہیں
عقدہ عمدہ چراگاہیں اور درختوں کے جھنڈ دکھائی دیتے ہیں اور ان سے آگے
بڑھ کر پھر وہی پہاڑوں کی چوٹیاں ہیں جو ہمیشہ سفید لباس پہن رہی ہیں۔

(۲) اس ملک کی آب و ہوا خوشگوار ہے مگر تیارم رستان میں بالازیا وہ طیرتایہ
میں کی باشندہ عقل۔ محنت۔ آزادی پسند۔ طاقتور۔ محبت۔ وطن میں یہاں کی

عورتیں عصمت اور عفت اور شفقت مادری اور انتظام خانہ داری میں مشہور ہیں +
 (۳) اس ملک میں نامی شہر یہ ہیں - بٹرن جو اس کا دار الخلافہ ہو اور چنیوا
 اور زورک - اس ملک میں ۲۵ لاکھ آدمی بستے ہیں - شمال و مغرب کی بعض
 اضلاع کے باشندے پراٹسٹنٹ فرقہ کی عیسائی ہیں اور باقی رومن کیتھولک
 (۴) شوٹرز لند میں یہ جھیلین مشہور ہیں - چنیوا - کاتھسٹس زورک
 ٹوٹرن +

نویں فصل ڈنمارک کا بیان

۱) ڈنمارک ایک چھوٹا سا ملک جرمنی کے شمال میں واقع ہے - اس میں
 میدان بہت ہیں اور زمین اچھی ہے چنانچہ ہر قسم کا غلہ اور ترکاری دین
 پیدا ہوتی ہو اور دودھ دھکی کی بھی فراط ہو - اس ملک کی آب و ہوا مرطوب
 مگر معتدل ہو لیکن جازم کے موسم میں سردی بہت پڑتی ہو +
 ۲) شاہ ڈنمارک کی عہداری میں ایک تو جزیرہ نما ہے ڈنمارک ہو جس کو
 جٹلند بھی کہتے ہیں - دوم جزائر زیلند - فیوٹن - لانگ لند - فالٹن
 آئسلند - فارو وغیرہ ملس ٹین اور لائن بزرگ اور شلہوگ کے
 صوبے پیشتر شاہ ڈنمارک کی عہداری میں تھے لیکن ۱۸۱۴ء میں نپرشیا کو
 بادشاہ نے اپنے تخت میں کر لیے ہیں - جزیرہ آئسلند ایک بڑا جزیرہ
 بحر اوقیانوس کے شمال میں واقع ہے یہ جزیرہ اس باعث سے

زیادہ تر مشہور ہے کہ بیان پٹنلا نامی ایک بڑا آتشخیز پہاڑ ہے اور کھولتی ہوئی پانی کے چشمے ہیں جن میں سے ایک مقام پر کھولتے ہوئے پانی کے فوارے ڈیڑھ سو فٹ کی بلندی تک چھوٹتے ہیں۔ ان فواروں کو گینسر کہتے ہیں اس جزیرہ میں ۶۴ ہزار آدمی آباد ہیں اور اس کا دار الخلافہ برکیا وگ ایک چھوٹی سی بستی ہے جو اُس کے جنوب و مغرب میں واقع ہے۔ المناج بیان کم پہلا ہوتا ہے اس واسطے یہاں کے باشندوں کی غذا اکھن اور دودھ اور مچھلی ہو۔
(۳) ڈنمارک کے باشندے دلاورا اور صاحب جرات ہیں مگر شان و شوکت ان کے مزاج میں زیادہ ہے ان کی تعداد ۱۱ لاکھ ہے اور وہ باعتبار مذہب پراٹسٹنٹ فرقہ کے عیسائی اور گوتھر کے پیرو ہیں۔ وہ ان کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے اور اب وہ مطلق العنان نہیں ہے۔

(۴) شاہ ڈنمارک اور ہنگرستان میں یہ قربت ہو کہ شاہزادہ البرٹ و بعد سلطنت کی شادی شاہ ڈنمارک کی لڑکی سے ہوئی ہو۔
(۵) ڈنمارک کے دار السلطنت کا نام کوپن ہیگن ہے۔ وہ جزیرہ زیریں پر واقع ہے۔ اُس سے ۲۵ میل شمال کی طرف ایک چھوٹا سا شہر ال سی نور ہے جو جہاز آبنائے سونڈ میں ہو کر گزرتا ہے وہاں محصول ادا کرتا ہے۔ اکتونا ایک اور بڑا شہر دیا سے الب پر واقع ہے اور بڑی تجارت کی جگہ ہو۔
(۶) ممالک مذکورہ بالا کے سوا گرنین کنڈ جو شمالی امریکہ کے مشرق کی طرف واقع ہے اور چند جزائر غرب الہند شاہ ڈنمارک کی حکومت میں ہیں۔

فصل دسویں۔ سلطنت متحدہ سوئیڈن اور نازوی کے بیان میں

(۱) سوئیڈن اور نازوی کے کی متحد سلطنت ایک بادشاہ کے ماتحت ہے۔ اس جزیرہ نما کے شمال کی طرف بحر منجمد اور مغرب کی جانب بحر اوقیانوس اور جنوب کی طرف ایتنا سے سکاگیر راک اور گائے گاٹ اور بحیرہ بالٹک واقع ہیں اور مشرق کی جانب بحیرہ بالٹک اور خلیج باث نیا اور ایک متحد ملک روس کا ہے *

(۲) سوئیڈن کی حدود یہ ہیں شمال میں بحر منجمد شمالی۔ جنوب میں بحیرہ بالٹک مشرق میں روس اور بحیرہ بالٹک۔ مغرب میں نازوی۔ ملک سوئیڈن بہت وسیع ہے اور موسم سرما میں ومان بردت بہت ہوتی ہے چنانچہ اُس کے اکثر پہاڑوں پر برف ہمیشہ جمی رہتی ہے مگر ومان کی آب و ہوا خوشگوار ہے۔ اس ملک میں سات یا آٹھ مہینے تک بلکہ بعض جگہ نو مہینے تک جاڑا رہتا ہے۔ اور ایام سرما کے بعد اُسکا حصہ زیریں جلد سرسبز اور تروتازہ ہو جاتا ہے *

(۳) ملک سوئیڈن کی زمین ریتلی ہے اور اُس میں پہاڑی بیڑ جنگل۔ اور حیل بہت ہیں۔ یہ ملک ۲۴ صوبوں پر منقسم ہے جن میں سے چار شمال میں ہیں اور بارہ جنوب میں اور آٹھ وسط میں *

(۴) اس کے پاسے تخت کا نام سٹاک ہولم ہے۔ اس میں ایک لاکھ چوبیس ہزار آدمی ہیں اور گارٹن برگ۔ کانس کرونانا اور اوپسلا یہ سب بڑے شہر ہیں دریا واقع ہیں *

(۵) اشیاء تجارت اس ملک کی روپا تانبا۔ سیا۔ لوہ۔ رال۔ گوند۔ مستول کی کٹڑی۔ جہاز کے تختے۔ پوستین۔ چٹرا۔ چربی۔ شہدہین۔

(۶) اہل شویدین سادہ مزاج صاف دل آزاد می پسند بہادر اور علم کی طرف بہت مائل ہیں۔ وہ ان کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے مگر وہ مطلق العنان نہیں ہیں۔ شویدین میں ہر سال ایک مجلس موسوم بہ ڈائیٹ جمع ہوتی ہے۔ اس میں دو ٹککے ہیں اور آئین بنانے کا اختیار ان محکوم کو بشرکت بادشاہ حاصل ہے۔ نازوے کے آئین شویدین کے قوانین سے علیحدہ ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا مذہب پراٹھسٹنٹ ہے۔ اس ملک میں مدرسہ اور مکتب ہر ایک شہر اور گانوں میں ہیں۔ یہاں کی آبادی ۴۱ لاکھ ہے۔

(۷) ملک نازوے کے ایک وسیع کوہستانی ملک ہے جو شویدین کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس ملک میں ۱۱ لاکھ آدمی کے قریب بستے ہیں سابق میں یہ ملک بادشاہ ڈنمارک کے قبضہ میں تھا پر اب بادشاہ شویدین کے ماتحت ہے۔ اسکا دارالسلطنت گہرس ٹیانا ہے، ہزار آدمی ہیں۔ دوسرا مشہور شہر برگن ہے اس میں ۲۵ ہزار آدمی بستے ہیں۔

(۸) کٹڑی۔ لوہ۔ تانبا۔ یورپ کی اکثر ملکوں میں اس ملک سے جاتا ہے۔

(۹) یہاں کے لوگ پراٹھسٹنٹ فرقے کے عیسائی ہیں۔ آب و ہوا یہاں کی ایسی ہے کہ گرمی کے موسم میں زیادہ گرمی اور سردی کے موسم میں سخت سردی ہوتی ہے لیکن یہاں کی باشندوں کے مزاج کے موافق ہے۔

(۱۰) نازوے کے شمال کی طرف گرمی کے موسم میں دو مہینے تک سورج نہیں

غروب ہوتا گویا دو مہینے کا ایک دن ہوتا ہے لیکن اُس کے جنوب کی طرف
بڑے سے بڑا دن ۱۸ گھنٹہ کا ہوتا ہے *

(۱۱) یہاں کے باشندے مضبوط اور صاحب جرات کشادہ پیشانی اور
عالی ہمت ہیں *

(۱۲) لیب لندہ ملک ہے جو یورپ کی شمال میں سویڈن کے شمال و
مشرق کی جانب واقع ہے۔ اس کے دو حصے ہیں۔ مشرقی حصہ شاہ روس کی
عمل میں ہے اور شمالی اور جنوبی حصہ شاہ سویڈن کے زیر حکم ہے *

(۱۳) یہ ملک بہت بار دہی۔ اس کی زمین ناقص اور پہاڑ اور جھیل اور جنگل اس میں
بہت ہیں اور آٹھ مہینے تک وہاں برف جمی رہتی ہے اس کے جنگل میں صنوبر کے
درخت بہت ہیں اور میدانوں میں ایک قسم کا ہرن ہوتا ہے جس کو رین ڈیر
کہتے ہیں اس کو وہاں کے لوگ گاڑیوں میں جوتے ہیں اور برف پر نہایت
سرعت سے دوڑتا ہے *

(۱۴) لیب لندہ کے آدمی بہت قد بڑے ہیں چنانچہ ان کا قد تخمیناً پونے
تین فٹ تھا ہوتا ہے اور وہ خوبصورت بھی نہیں ہوتے ان کا رنگ سافلا
اور زبان غیر فصیح ہے۔ اس ملک میں تخمیناً ۶۰ ہزار آدمی سے زیادہ نہیں ہیں *

فصل گیارھویں۔ ملک روس کے بیان میں

(۱) فرنگستانی روس نو ٹری حصوں پر منقسم ہے جن میں ۶۳ صوبے شامل ہیں۔ اُن
حصوں کے نام یہ ہیں۔ اول روسِ کلاں۔ دوم فن لند۔ سوم صوبجات

تصلبِ بحیرہ بالٹک - چارم یوگندہ پنجم روس مغربی ہشتم روس خرد -
ہفتم روس جنوبی - ہشتم اشترخان - نهم کازان *

(۲) سلطنتِ روس سوائے سلطنتِ انگلستان کے دنیا میں سب سے بڑی ہے
کیونکہ ایشیا کے شمال کا سب ملک اور یورپ کے شمال کا ملک بھی سب
بادشاہِ روس کی عملداری میں ہے *

(۳) ملکِ فن لند بحیرہ بالٹک کے کنارے پر واقع ہے پہلے بادشاہِ سوئیڈن
کی عملداری میں تھا فسادِ عام سے روس کے قبضہ میں آ گیا ہے *

(۴) روس کی حدود اربعہ یہ ہیں - حد شمالی بحر منجمد - حد مغربی لیب لند بحیرہ بالٹک
و سلطنتِ پرشیا و آسٹریا و روم - حد جنوبی بحیرہ اسود - دکوہ قاف -
حد شرقی بحیرہ خزر و دریائے اُورال - دکوہ اُورال *

(۵) روس کا پایہ تخت سینٹ پیٹرز برگ ہے جو علیحدہ فن لند پر واقع
ہے اُس میں ۵ لاکھ ۳۲ ہزار آدمی ہوتے گئے - اس شہر کو ۱۸۵۷ء میں پیٹر اعظم
شہنشاہِ روس نے تعمیر کرایا تھا - ماسکو جو سینٹ پیٹرز برگ کے
جنوب مشرق کی طرف واقع ہے سابق اس کا پایہ تخت تھا - ۱۸۵۷ء میں جب

ہونا پارٹ شاہِ فرانس نے ماسکو پر حملہ کیا تو وہاں کے باشندے اس کو آگ
لگا کر بھاگ گئے مگر وہ اب پھر از سر نو تیار ہو گیا ہے - آڑک اینجیل - خلیج

آڑک اینجیل پر اور کرسون بحیرہ اسود پر اور ریگا بحیرہ بالٹک پر واقع
ہیں - ان کے مکانات تختوں کے بنے ہوئے ہیں اور عمارات عالی شان گرجا گھر وغیرہ کم ہیں

(۶) روس کے مشہور دریا یہ ہیں والگا - ڈان - پنیر نیسٹر - ڈونینا

ان مین سے والگا ۳۲ سو میل تک بہ کر بحیرہ خزر مین جا گرتا ہے اور وان
گیارہ سو میل بہ کر بحیرہ آراف مین گرتا ہو اور نیٹسپ اور نیٹسٹر بحیرہ اسو مین گرتی
مین اور ڈوینا بحیرہ ابیض مین *

(۷) روس کی آب و ہوا اس باعث ہو کہ وہ بڑا وسیع ملک ہو مختلف مقامون پر
مختلف ہو اُس کے شمالی اضلاع نہایت سرد ہین۔ اور اس مین بڑے بڑے
میدان اور جنگل اور ندیان واقع ہین۔ اُس کے شمالی ضلعون کی زمین ناقص
ہو اور اُن مین زراعت کم ہوتی ہے لیکن درمیانی اور جنوبی ضلعون مین غلہ
بہت پیدا ہوتا ہو۔ اُس کی بڑی پیداوار معدنیات اور جنگل کی لکڑی ہو *

(۸) اُس کی اجناس تجارت ریشم۔ چمڑا۔ چربی۔ پشمینہ۔ سن۔ شہد۔
موم۔ دھات وغیرہ ہین *

(۹) روسی مہمان نوازا اور دلیور ہوتے ہین اور ان کے قدموزون اور رنگ
نکھرے ہوئے ہین۔ آگے جاہل اور بے ادب تھو اب روز بروز علم و ادب
مین ترقی کرتے جاتے ہین۔ فرنگستانی روس کی تمام غلہ داری مین ہا کر ڈرہ
لاکھ ۳۲ ہزار آدمی ہین *

(۱۰) روس کی حکومت کا یہ طور ہے کہ بادشاہ کو اقتدار مطلق حاصل ہو اور اُسکا
شکر خیرا ساڑھے آٹھ لاکھ کے قریب ہو۔ اسکے علاوہ بحری فوج بھی ہے۔
یہاں کے اکثر باشندے مسیحی مذہب کو فرقہ کلیساے یونانی کے پیرو ہین مگر
فرین لند۔ لیسپ لند اور بحیرہ بالٹک کو کئی صوبون کے باشندے
فرقہ گو تھر کے مسیحی ہین *

(۱۱) پولند سابق مین ایک علیحدہ ملک تھا اب شاہ روس کے زیر حکم ہو اس مین میدان اور جھیل اور ندیاں بہت مین اور اُس کی چراگاہ مین خوش فضا مین اور آب و ہوا معتدل یعنی نہ گرمی مین بہت گرمی ہوتی ہے اور نہ سردی مین بہت سردی۔ اسکی حدود اربعہ یہ مین۔ شمال اور مشرق مین روس کا ملک ہو اور جنوب مین ترکی و آسٹریا کی سرحد ملتی ہے اور غرب مین پرشیا و جرمنی کی حد سے ملا ہوا ہے۔

(۱۲) اسکے بڑے شہر یہ مین۔ گزاکو اور وارسا۔ پولند کے باشندی خوبصورت متوسط قامت مضبوط۔ زحمت کش اور جرہی مشہور مین۔ پر زرد و ست اور مغرور مین اور زیر دستوں پر ظلم کرتے مین۔ اس ملک مین ۸ لاکھ آدمی ہر مین یہ لوگ اکثر رومن گیشلک فرقہ کے عیسائی مین۔ سابق مین پولند کے لوگ بہت آزادی پسند تھے چنانچہ جب ان کو روسیوں نے تابع کرنا چاہا تو وہ خوب لڑے اور اب بھی آزادی کی خواہش رکھتے مین۔

فصل بارہویں۔ ترکی یا روم کے بیان مین

(۱) روم بہت بڑا ملک ہو کچھ تو یورپ اور کچھ ایشیا مین واقع ہے اور افریقہ مین ملک مصر بھی برائے نام اُسکے زیر حکم ہو اور یونان کے مشرق مین جو بحر الہخرا ہے اُسکے چند جزیرے بھی سلطان روم کو ماتحت مین۔

(۲) فرنگستانی روم کی حدود اربعہ یہ مین۔ شمال مین ملک آسٹریا کا صوبہ ہنگری۔ مشرق مین بحیرہ اسود۔ جنوب مین بحیرہ مارمورا اور بحر الہخرا۔

اور یونان غرب میں بحیرہ شام اور خلیج وفس اور ایک حصہ آسٹریا کا *۔

(۳) اہل یورپ اس سبب سے اور کم کوٹر کی کئی تہیں کہ ترک ایک قبیلہ تار یون کا تھا انہوں نے آپس کے محاربہ کے باعث جلا وطنی اختیار کی اور اس ملک پر اگر تسلط کر لیا ان کے سبب رفتہ رفتہ اس ملک کو ترک کی کئی لگے اور یہاں کی سلطنت کو سلطنت عثمانیہ کہتے ہیں کیونکہ اس کا بانی عثمان خان ایک ترک سردار تھا۔ (۴) اس ملک میں اُن اضلاع کی آب و ہوا جو کہ بلقان کے جنوب کی طرف واقع ہیں اگرچہ گرم ہے لیکن مزاج کے موافق ہے مگر وہاں کے باشندوں کی کثافت کی باعث وبا پھیل جاتی ہے اور شمالی اضلاع کی آب و ہوا کی اوسط حرارت جنوبی اضلاع کی اوسط حرارت سے کم ہے مگر سردی میں تو زیادہ سردی پڑتی ہے اور گرمی میں زیادہ گرمی یہاں کے باشندے خوش رو اور مضبوط ہیں مگر کابل و مغولہ (۵) اس ملک کی دار السلطنت کا نام قسطنطنیہ ہے جس میں ۶ لاکھ ۵ ہزار آدمی بائیں ایڈریانوپل - قسطنطنیہ سے دوسرے درجہ پر ہے اور ریشم - ادنی سوئی - پارچوں کی دستکاری کے سبب مشہور ہے - گیلی پولی میں چمڑا خوب تیار ہوتا ہے انکے علاوہ آذربائیجان بہت سے شہر ہیں *۔

(۶) یہاں ان چیزوں کی تجارت ہوتی ہے - ریشم - روئی - تنباکو - نیل - قالین - سابر - یہاں کے باشندے اہل اسلام ہیں مگر فرقہ کلیسا سے یونانی کے سبھی اہل اسلام سے زیادہ ہیں - ملک یونان پہلے سلطنت عثمانیہ کی عملداری میں تھا مگر ۱۸۳۰ء میں اہل یونان بڑی شجاعت اور بہادری کر کے اس سلطنت کی فرمانبرداری سے آزاد ہو گئے *۔

(۱)، اس ملک کی حکومت کی یہ وضع ہو کہ بادشاہ کا حکم اگر شریعت کی برخلاف نہ تو بمنزلہ قانون مانا جاتا ہے۔ فرنگستانی روم میں اگر وڈ، ۵ لاکھ ۳۲ ہزار آدمی آباد ہیں۔ جزیرہ کین ڈیا جو بحیرہ شام میں واقع ہے اور جسکو سلف میں کریٹ (قریطش) کہتے تھے سلطان ترکی کی حکومت میں ہے اس میں دو لاکھ آدمی کو قریب آباد ہیں اور اکثر انہیں سے یونانی ہیں۔

فصل تیرھویں۔ ملک یونان کے بیان میں

یونان کے شمال میں ملک روم ہو اور جنوب و مشرق اور مغرب میں بحیرہ شام خلیج کارینٹ اس ملک کو دو حصوں میں منقسم کرتی ہے۔ حصہ شمالی کو یونان شمالی اور جنوبی کو جزیرہ نماے موریا کہتے ہیں اس کے سوا آذربہست سے جزائر یونان کی عملداری میں ہیں۔

(۲)، اس ملک کی زمین اکثر پائری ہے اور آبادی بہت کم ہے۔ یہاں ۱۳ لاکھ ۳۴ ہزار آدمی آباد ہونگے۔ یہ لوگ شہر قسطنطنیہ سے تجارت کرتے ہیں۔

(۳)، آسے شہر یعنی مدینہ الکھما اس ملک کا دارالطنت مشرقی یونان میں ضلع آئیسیکا میں واقع ہے۔ اس شہر کی زیادہ تر شہرت اس سبب سے ہے کہ اس میں کئی قدیم شاندار عمارتیں اب تک موجود ہیں اور یونان کے بعض بڑے مشہور حکماء متقدمین مثلاً سقراط اور افلاطون یہیں رہے اور تعلیم دیا کرتے تھے۔ شہر کارینٹ۔ اسے شہر نسو ۳۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ زمانہ سابق میں اس شہر کے باشندے بڑے دولتمند اور عیاش تھے۔ جزیرہ نماے موریا میں

ثابت لیا ایک بڑی بندرگاہ ہو۔ ناوا رینو جهان شہ ۱۸۴۷ء میں روم والوں کو
 بیڑے کو شکست ہوئی تھی اور سپاڑا ثابت قدیم شہر ہو۔

(۴) یہ ملک پہلے شاہ روم کے قبضہ میں تھا ۱۸۴۷ء سے خود مختار ہو گیا ہو۔
 ۱۵۰۰ء زمانہ سلف میں ملک یونان میں جملہ علوم و فنون کی بڑی ترقی تھی چنانچہ
 وہاں کے حکما سقراط اور بقراط و ارسطو وغیرہ کا نام ہر ایک شخص کی زبان پر
 ہو اور ان کے کلام کا ترجمہ یورپ اور ایشیا کی کئی زبانوں میں ہو گیا ہے
 ہو مگر جو بڑا نامی شاعر گزر رہا ہو وہ بھی ایک یونانی تھا۔

(۵) اس ملک کی مغرب میں جزائر آسے اونٹین واقع ہیں جو پہلے برٹن کلان
 کی حمایت میں تھے مگر اب وہ سلطنت یونان سے متعلق کر دیے گئے ہیں ان
 جزائر کو نام یہ بھی لونا جو سب میں بڑا ہو خلیج کارنٹس کے مقابل ہو۔ ریونی
 جہان سے شمش دسا در کو بت جاتی ہے۔ ان کے علاوہ سمریکو۔ کارفو۔
 ایسکا۔ سینٹا مارا وغیرہ ہیں۔

فصل چودھویں۔ ملک اٹلی کے بیان میں

(۱) اٹلی یا اطالیہ ایک جزیرہ نام ہے۔ اس کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال اور
 گوشہ شمال مشرق اور شمال مغرب میں کوہ آلیپس اور مشرق میں بحیرہ ایڈریاٹک
 اور جنوب مغرب میں بحیرہ شام۔

(۲) سلسلہ کوہ آپینن نیتٹر ملک اٹلی میں شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے وہ
 قطعہ زمین جو بائیں کوہ آلیپس اور کوہ آپینن نیتٹر کے واقع ہے ایک زر ریز اور

سیر حاصل میدان ہوا سکو کو نمبر ڈی کتھو میں *

(۳) اٹلی میں بڑے بڑے دریا یہ ہیں پو - آئیٹیج - آرنو - ٹامبر - انہیں سے پو اور آئیٹیج بحیرہ ایڈریاتک میں گرتے ہیں اور آرنو اور ٹامبر بحیرہ شام میں (۴) اٹلی میں پہلے فتح تار ریاستیں تھیں یعنی سائر ڈی ہیا - پارما - موڈینا - ٹسکنی - فینیلز اور ریاست پوپ (یعنی رومن کیشک عیسائیوں کے پادری اعظم کی ریاست) مگر بہت سی لڑائی جھگڑوں کے بعد ۱۵۷۴ء سے اٹلی کا سارا ملک اور جزیرہ سسلی (صقلیہ) ایک ہی بادشاہ کے ماتحت ہو گیا ہے یہ بادشاہ اصل میں سائر ڈی ہیا کا حکمران تھا اب کل اٹلی کا فرمانروا ہوا اور شہر روما اس کا پایہ تخت ہو *

(۵) اس ملک کی زمانہ قدیم میں اس سبب سے نہایت شہرت پائی تھی کہ شہر روما جان اب پوپ رہتا ہے کسی زمانہ میں تقریباً تمام رو سے زمین کا دار الخلافہ تھا یہاں کی آب و ہوا گرم لیکن نہایت پسندیدہ ہو - یہاں ہر قسم کی پیداوار ہوتی ہے - یہاں کے باشندے مائل مگر سست ہیں اور فن مصوری و سنگ تراشی اور شاعری وغیرہ کی طرف بہت رغبت رکھتے ہیں اور کسی زمانہ میں انکو ان فنون میں کمال حاصل تھا پانچ دہائی کی عمارات وغیرہ اب بھی اس امر کی شاہد ہیں *

(۶) اس ملک میں یہ شہر مشہور ہیں - روما جو پہلے قیصران روم کا دار السلطنت تھا اور پھر ایک مدت تک پوپ کا پایہ تخت رہا اور اب ۱۸۷۰ء سے بادشاہ اٹلی نے تسلط کر کے اس کو اپنا دار الخلافہ مقرر کیا ہے ٹیورن جو صوبہ پیدمانٹ میں واقع ہے سلطنت سائر ڈی ہیا کا پایہ تخت تھا - ملان جو صوبہ لومبارڈی

مین ہر فلارنس صوبہ ٹسکنی میں جنوباً خلیج جنوا پر۔ ونس صوبہ ویشیان
 نیپلز صوبہ نیپلز میں۔ اس شہر کے قریب ایک پہاڑا تشیر و صومی اس نامی ہے۔
 شہد ۶ میں اس میں سی مواد آتشین اس زور شور سے نکلا کہ کئی شہر بگئے
 تھو۔ اُن میں سے ایک شہر نو مپی کے کھنڈر زمین کھودنے سے ملے ہیں۔
 اسپلی میں مشہور شہر پلرمو ہے۔ اس ملک کی آبادی ۲ کروڑ ۵۰ لاکھ کے
 قریب ہوگی۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ اسپلی کے
 جنوب میں دو چھوٹے سے جزیرے مالٹا اور گاروسرکار انگلیہ کو قبضہ میں
 ہیں۔ جو جازا انگلند سے ہندوستان آتے یا ہندوستان سے انگلند
 جاتے ہیں جزیرہ مالٹا میں ٹھہرتے ہیں۔

فصل نیدرھوین۔ ملک سپین کے بیان میں

(۱) سپین جسکو ہسپانیہ کہتے ہیں ایک بڑا زرخیز جزیرہ نما ہے۔ حقیقت میں
 یہ جزیرہ نما فرانس کے برابر ہو مگر اس میں فرانس کی نسبت آبادی کم ہے
 کیونکہ اُس میں ایک کروڑ ۲۰ لاکھ آدمی بستے ہیں اور فرانس میں ۳ کروڑ ۶۰ لاکھ۔
 (۲) اس ملک کی حدود اربعہ میں۔ حد شمالی خلیج بسکے اور کوہ پیرینیٹز اور حد
 شرقی بحیرہ روم اور حد جنوبی بحیرہ روم اور آبنائے جبل طارق اور بحر
 اوقیانوس اور حد غربی بحر اوقیانوس اور ملک پرتگال۔

(۳) اس ملک میں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور یہاں کے باشندوں کی یہ عادت
 ہے کہ موسم گرما میں کھانا کھانے کے بعد دوپہر کے وقت لیٹ رہتے ہیں اور

شب کو بیٹھ کر اپنا کاروبار کرتے ہیں۔ یہ لوگ بد دماغ اور کینہ در اور جاہل اور متعصب ہیں لیکن زمانہ قدیم میں شجاع اور صاحب عزت اور ناجر تھے۔ پہلے اس ملک کے لوگوں میں پڑھنی لکھنی کا کچھ چرچا نہ تھا مگر اب چند سال سے وہاں کی سرکار کی سعی سے علم بہت کچھ شائع ہوتا چلا ہے۔

(۴) یہاں کی تجارت شراب۔ میوے۔ ہیزم۔ شہد اور اون ہی ٹیڈر ڈیہانکا دار سلطنت ہے۔ اس میں ۲ لاکھ ۶۰ ہزار باشندے ہوں گے۔ اسکے علاوہ کینڈز اور بارسلونا وغیرہ شہر بھی بڑے ہیں قلعہ جبل طارق یا جبرالٹر جو ہسپانیہ کی ایک جنوبی راس پر واقع ہوا انگلند کے زیر حکم ہے۔

(۵) اس ملک کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے اور انگلستان کے پارلیمنٹ کی طرح یہاں بھی وکلاء کی رعایا کی ایک مجلس ہے جسکو کونریس کہتے ہیں جو قانون یہ تجویز اور وضع کرتی ہے بادشاہ اسکو منظور کر کے نافذ کرنا ہے۔ یہاں کے لوگ رومن کیتھولک فرقہ کے مسیحی ہیں۔

(۶) جزائر منارکا۔ حجازرکا۔ راوکا۔ سپین کی شملداری میں ہیں پہلے تقریباً سارا تبرا عظم امریکہ سلطنت ہسپانیہ ہی کے ماتحت تھا مگر اب چند جزیرے باقی رہ گئے ہیں۔

(۷) سپین میں مفصل ذیل دریا بہتے ہیں۔ ایبرو۔ زوکار۔ سگورا۔ یہ سب بحیرہ شام میں گرتے ہیں اور ٹیکس۔ ڈورو۔ گواڈل کوئی کوئر۔ گواڈی آنا۔ منہو۔ بحر ظلمات میں گرتے ہیں۔

فصل سولھویں - ملک پرتگال کے بیان میں

(۱) پرتگال ایک چھوٹا سا ملک ہسپانیہ کے مغرب میں واقع ہے اس میں ۵۳ لاکھ ۵۰ ہزار آدمی آباد ہیں۔ اس ملک کو دار السلطنت کا نام لشبن ہے جو دریائے ٹیگس پر واقع ہے۔ اس میں دو لاکھ ۵۰ ہزار آدمی بستی ہیں۔

(۲) یہاں کی آب و ہوا اچھی اور خوشگوار ہے پر مائل سحرارت لیکن مغرب کی ہوا جو بھر سے آتی ہے گو نہ گرمی کو فرو کرتی ہے۔

(۳) اس ملک میں اکثر جگہ کوہستان ہیں لیکن بعض مقام کی زمین عمدہ ہے اور وہاں شراب اور برقم کے میوے ہوتے ہیں۔

(۴) یہاں کے باشندوں میں جنگو پرتگیز کہتے ہیں وہم دو سو اس بہت ہے مگر معاملہ دان اور تجارت پیشہ اور ہوشیار ہوتے ہیں ان کا مذہب رومن کیتھولک ہے۔ یہ لوگ بڑے متعصب ہیں۔ یہاں کی حکومت بادشاہ سے متعلق ہے مگر اس کو اختیار مل حاصل نہیں۔

(۵) برازیل جو جنوبی امریکہ میں واقع ہے شاہ پرتگال کو زیر حکم تھا مگر چند سال سے وہاں لوگوں نے ایک بادشاہ ہرادی کو اپنا بادشاہ مقرر کر کے پرتگال سے اپنا ملک چھڑا لیا ہے۔

باب چہارم افریقہ کے بیان میں

(۱) افریقہ کا بڑا علم یورپ کو جنوب اور ایشیا کے جنوب و مغرب کی طرف

واقع ہے اُسکی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحیرہ روم۔ حد جنوبی بحر جنوبی حد
غربی بحیرہ اوقیانوس۔ حد شرقی بحیرہ قلزم و بحر ہند۔

(۲) اس براعظم کا طول شمال سے جنوب تک اور عرض مشرق سے مغرب تک
تقریباً برابر ہے یعنی دو نوپانچزار میل سے کچھ کم ہیں چونکہ اس براعظم کا
بہت ساحقہ منطقہ حارہ میں واقع ہے اور اس میں کوئی پہاڑ ایسا نہیں ہے
کہ ہمیشہ برف سے مستور رہے اس واسطے وہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اور جاڑا
مطلق نہیں ہوتا البتہ دو پہاڑ کھمبائیڈجاڑا اور کنیا کی نسبت جو خط استوا کے
میں جنوب کو واقع ہیں بعض جغرافیہ والوں نے لکھا ہے کہ وہ ہمیشہ برف
سے مستور رہتے ہیں۔

(۳) اس ملک میں عموماً دو موسم ہوتے ہیں یعنی جب دن نہایت چھوٹا
ہوتا ہے تو موسم خشک رہتا ہے اور جب نہایت بڑا ہوتا ہے تو مینہ برسا
کرتا ہے۔ اور اس براعظم کے وسط میں دو برسات کر موسم ہوتے ہیں ایک
ماہ مارچ میں دوسرا ماہ ستمبر میں یعنی جب آفتاب خط استوا سے اوپر اور
نیچر کی طرف جاتا ہے۔

(۴) اس براعظم کی اندرونی سطح کا حال اب تک کسیکو اچھی طرح معلوم نہیں
ہوا۔ اس کا باعث یہ ہے کہ چند قطعات کو سوا افریقہ ایک ریاستان اور
ویران ملک ہے اور اُس میں اہل فرنگ کو سیاحوں کو سفر کرنے میں کمال مشکلات
پیش آتی ہیں۔ حال میں ڈاکٹر لوئگ سٹون نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر اندرونی
افریقہ میں سفر کیا اور بہت سا حال دریافت کیا لیکن آخر وہیں کام آئے۔

دہ، شمالی افریقہ میں دو سطوح مرتفع ہیں ایک بحر قلمزم کے مغرب کی طرف واقع ہے اور دوسری بحر اوقیانوس کے متصل ہے ان سطوح مرتفع میں پہاڑوں کے تین سلسلہ واقع ہیں اول اطلس جو اس کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ اس پہاڑوں کی کوئی نامی دریا نہیں نکلتا۔ دوم کوہ کانگ جو جنوب مغرب میں ہے۔ اس میں سے دریا کے سنی گال اور گیم بیا نکلتے شمال مغرب کی طرف بہتے ہوئے بحر اوقیانوس میں جا گرتے ہیں۔ دریا کی نیچر یا کورا بھی اسی پہاڑ سے نکلتا ہے پہلو تو جانب شمال اور پھر جانب جنوب و مشرق بہتا ہوا خلیج گینی میں جا گرتا ہے۔ سوم کوہ اس کے بی سی نیا جو جنوب و مشرق میں ہے۔ دریا کی نیل ازرق کا چشمہ اسی پہاڑ میں ہے اور نیل ابیض کی نسبت بہت سا مباحثہ رہا مگر کچھ تحقیق معلوم نہیں ہوا۔ حال میں کپتان سنیک صاحب اور گرنٹ صاحب نے بہت سی تحقیقات کر کے جمیل و کٹوریا ٹنٹز کو خط استوا کے جنوب کی طرف واقع ہے منبع نیل قرار دیا ہے۔

(۷) جنوبی افریقہ تین بڑے حصوں میں تقسیم ہے۔ اول وہ سطح مرتفع جو جنوب و مشرق کی جانب کوہستان انگو و لڈ اور سنو اور ڈرگٹس برگ سے گھری ہوئی ہے۔ اس قطعہ میں بڑا دریا آرنج ہے اس کے شمال کی طرف ایک ریلوای میدان ہے جس کو جنوبی افریقہ کا دوسرا بڑا حصہ سمجھنا چاہیے۔ سوم وہ سیراب قطعہ زمین ہے جس کے مغرب کی طرف کوہستان انگو لڈ اور مشرق کی طرف کوہستان لوپاٹا ہیں۔

د، تیرا عظم افریقہ میں ایک بڑا صحرا... میل لمبا اور... میل چوڑا ہے۔

اس صحرائین کوئی دریا نہیں بلکہ مینہ کی کئی کئی برس کے بعد برستا ہے مگر ہوا ریت کو طوفان برپا کرتی ہے جس سے دن کو اندھیرا معلوم ہوتا ہے اور قافلے کے قافلے اُس مین د ب جاتے ہیں۔ اس صحرائین بعض بعض مقاموں مین تخلصان بھی ہیں اور یہاں گینڈا۔ شتر شیر اور ہرن اور پرندوں مین شتر مرغ اور طوطے پائے جاتے ہیں *

(۸) افریقہ مین یہ راسین مشہور ہیں۔ راس بون جو سہلی کے مقابل واقع ہے راس ہلال جو یونان کے مقابل ہے۔ راس کیوٹا اور شیاٹیل قلذہ جبرالٹر کے مقابل مین۔ راس پالمس شمالی افریقہ کے جنوب و مغرب کی طرف ہو اور راس وزڈا اسکے نہایت مغرب کو۔ جنوبی افریقہ مین یہ راسین مشہور ہیں راس آگولیا س اسکے نہایت جنوب کو اور راس گارڈا فوئی اسکے نہایت مشرق کو۔ اور جنوب و مغرب کی طرف راس امید واقع ہو *

(۹) افریقہ مین یون تو جمیلین بکثرت مین مگر مشہور یہ مین جمیل چاؤ۔ سوڈا مین جمیل ڈمبیا۔ اسے بی سی نیامنی حبش مین اور جمیل ٹشتراجس کا ذکر اوپر آچکا ہو۔ جمیل مانگائیکا اور جمیل شروا اور جمیل بی ایسا اور جمیل گامی یہ سب خط استوا کے جنوب مین واقع ہیں *

(۱۰) افریقہ کے اکثر باشندہ حبشی ہیں۔ یہ لوگ اس ملک کو مشرق مین اور مغربی کنارہ و نپر اور وسط مین صحرا کے جنوبی اضلاع تک آباد ہیں اور شمال مین کوہ اطلس کے قریب بربر ہی اور موتز اور عرب رہتی ہیں انہیں سی بربری افریقہ کے اصلی باشندوں کی اولاد ہیں اور انہی کے باعث

شمالی حصہ کو بربر کتبہ بین۔ مصر کے اصلی باشندہ قبطی کہلاتے ہیں نیل
کو اوپر کی طرف ہمہ تنگ قوم کے لوگ یعنی حضرت سام کی اولاد بستی ہے اس
بر اعظم کے جنوب میں ہاٹن ٹاٹ لوگ جو بہت پست قد اور وحشی ہوتے
ہیں آباد ہیں۔ بربری مسلمان ہیں۔ نواح نیل میں زمانہ قدیم سے عیسائی
بستو چلے آتے ہیں مگر اب انکی تعداد کم ہو چکی ہے۔

(۱۱) حبشی بخت پرست ہیں۔ اس ملک میں جو آبادیان اہل فرنگ سے متعلق ہیں
انہیں عیسائی مذہب پھیلتا جاتا ہے۔

(۱۲) افریقہ میں نامی ملک یہ ہیں۔ شمال کی طرف بربر مشرق کی طرف مصر۔
نوبہ۔ اس کے پی سی ہیا۔ زنگبار۔ موڑن ہیق۔ سفالامغرب کی طرف
سنی گیم ہیا۔ ہی رالی اون۔ لیتبریا۔ آسانتی۔ ڈہوے۔
ساحل گنی۔ لو انگو۔ کو انگو۔ آنکولا۔ بنگیلا۔ جنوب میں کیپ گولونی
کا فریہ اور شمال واقع ہیں۔ ممالک مذکورہ بالا کے علاوہ وسط افریقہ میں حبشیوں
کی کئی ریاستیں ہیں انہیں سرٹم بابک ٹو بہت بڑی مٹدی ہو چکی ہے۔

فصل پہلی۔ ملک بربر کے بیان میں

(۱) بربر ایک وسیع ملک ہے جو افریقہ کے شمال میں بحیرہ روم کے کنارے
کو متصل ہے اس کے اوپر تقریباً تمام شمالی افریقہ کا ماحشیہ اس میں داخل ہے
(۲) اسکی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحیرہ روم حد غربی بحر اوقیانوس حد جنوبی
صحرا سے اعظم حد شرقی مصر اور صحرا سے لیتا ہے۔

(۳) یہ ملک زمانہ قدیم میں اسواسطے مشہور تھا کہ کاثر شیخ اور شہدائے کی سلطنت جو اُس زمانہ میں بڑی مشہور تھیں یہیں تھیں۔ پھر یہ ملک سلطنت روم کے زیر حکم ہوا بعد ازاں وِٹنڈل قوم کے وحشیوں نے اُس کو منسوب کیا اور اب وہ مسلمانوں کے قبضہ میں ہے۔

(۴) اس ملک میں چار صوبے ہیں۔ چونکہ ہر ایک صوبہ کا بادشاہ الگ الگ ہے اور اُس کا حکم بمنزلہ قانون کے ہے اسلیو گویا وہ چار دن الگ الگ ملک ہیں اور وہ یہ ہیں طرابلس - ٹونیس - الجزائر - مراکویا مراکش انہیں سب طرابلس سیرہ شام کے کنارہ پر مصر سے لیکر ٹونیس تک آباد ہے۔ اس صوبہ کا دار الحکومت طرابلس ہے جس میں ۲۰ ہزار آدمی آباد ہیں یہاں کے باشندے وسط افریقہ کے باشندوں کی تجارت کرتے ہیں ٹونیس الجزائر کے متصل واقع ہے اس کا دار السلطنت بھی ٹونیس ہے جس میں ایک لاکھ ۳۰ ہزار آدمی آباد ہیں اُن میں سے ۴۰ ہزار یہودی ہیں اور باقی عرب وغیرہ۔ یہ ملک ممالک بربر میں بڑی تجارت گاہ ہے۔ یہاں کی باشندے یسق اور مذہب ہیں۔ اس ملک کو بادشاہ کا لقب ہے اور وہ اپنے ملک میں اقتدار مطلق رکھتا ہے۔

(۵) ملک الجزائر سابق میں بڑے ظالم لوگوں کے قبضہ میں تھا وہ لوگ کشتیاں تیار کر کے سیاحی تاجروں کے جہازوں پر تاخت کرتے اور آدمیوں کو پکڑ لیا کرتے تھے۔ اُن میں سے بعضوں کو خواجہ سرا کر کے محل میں داخل کرتے اور بعضوں کی سخت محنت لیتی تھی اور بھاری جرمانہ اور فدیہ پر بھی اُن کو

پنچھوڑتے تھے بار بار شاہانِ یورپ نے الجزائر کے بادشاہ کو سمجھایا کہ وہ لوگ اس حرکت ناشایستہ سے باز آئیں مگر وہ چند روز تو باز رہے اور پھر وہی شیوہ ماستودہ اختیار کر لیا اس واسطے فرایسون نے الجزائر کو ۱۸۳۳ء میں فتح کیا اور وہ اس کو انجیر یا کنتی بن۔ یہ ملک ۶۶۰ میل کے قریب لمبا ہو اور اسکی سطح ایک لاکھ ۶۰ ہزار میل مربع ہو زائد قدیم میں اس ملک کو تیزیہ کنتی تھی۔

(۶) مراکش یہ ملک البحرِ یاسے بحرِ اوقیانوس تک واقع ہے اور برابر کے تمام ملکوں سے بہتر اور وسیع ہے۔ اس ملک میں مور لوگ رہتے ہیں جو بہت تند مزاج اور لڑاکا ہیں۔ یہاں کے باشندوں کا مذہب اسلام ہے اور ایک بادشاہ کو بیلیج میں جو مطلق العنان ہے اور ان پر حکومت کرتا ہے۔ اس ملک میں ۸۵ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں ان میں سے دو لاکھ ۴۰ ہزار یہودی ہیں اور باقی مور اور عرب وغیرہ۔

(۷) اس ملک کا دار الحکومت بھی بنام مراکو یا مراکش مشہور ہے اور وہ کوہِ اطلس سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر آباد ہے۔ اس شہر میں ۸۰ ہزار آدمی رہتے ہیں مراکش میں فیض بھی بڑا شہر ہے جسکی حکومت زائد سابق میں علحدہ تھی مگر اب مراکش میں شامل ہے۔ مکی نیز ایک اور بڑا شہر ۶۰ ہزار آدمی کی بستی فیض کو قریب واقع ہے اس میں شاہِ مراکش کے محل بنے ہوئے ہیں۔

فصل دوسری۔ ملک مصر کے بیان میں

(۱) یہ ملک ۵۰۵ میل کی لمبائی میں روڈیل کے دو طرف واقع ہے اور

اُسکے دائیں بائیں پہاڑ ہیں *

(۲) اس ملک کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحیرہ روم۔ مشرق میں بحیرہ قلزم جنوب میں ملک فوجہ مغرب میں صحرائے لیبیا *

(۳) اس ملک کی شہرت اس سبب سے ہے کہ وہ ایک قدیم ملک ہے جو علم و ہنر کا مبداء تھا۔ یہاں کی قدیم عمارتیں اور تصویریں اور مورثین آجک ایسی صفائی اور انداز سے بنی ہوئی موجود ہیں کہ صاحب امتیاز کو انکے دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے چنانچہ اُس کے محروط کنار نہایت مشہور دریا سے نیل کے بائیں کنارے پر شہر قاہرہ کے مقابل بنے ہوئے ہیں ان سب میں سے بڑا کنار ۷۰ فٹ بلند ہے اور اُسکے پہلو کی ڈھلوان سطح ۵۲ فٹ ہے *

دہم حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو یہاں سے نکال کر کنعان میں لے گئے اور حضرت یوسف بن حضرت یعقوب جنکو انکے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا اس ملک میں آکر بکے اور رفتہ رفتہ شاہ مصر کی طرف سے کل ملک کی ختم ہو گئے *

(۵) اس ملک میں یہ شہر نامی ہیں۔ قاہرہ جو اُس کا دار السلطنت ہے اسکندریہ الرشید اور دمياط *

(۶) اس ملک میں حرارت زیادہ ہے اور زمین بہت زرخیز بہ سال رو نیل جو طینانی پر آتا ہے اس سبب سے یہاں کی زمین بہت سیر حاصل ہے *

(۷) یہاں یہ اجناس پیدا ہوتی ہیں۔ موزہ جو ایک قسم کا انج ہے۔ جوار۔ باجرا۔ سن۔ گندم۔ نیل۔ شکر۔ روئی ان اشیاء میں سے روئی یورپ کی جنوبی اور

مغربی ممالک میں بہت جاتی ہے۔ یہاں کے باشندے افریقہ کے اندرونی ممالک سے سوداگری کرتے ہیں اور وہاں سے ہاتھی دانت اور شرمخ کے پر اور رینرہ کے طلا لاتے ہیں۔

(۸) میانکی باشندہ سست اور جاہل اور کاذب و تمام صفات انسانی سے برہرہ ہیں۔ مذہب انکا اسلام ہے اور سچی بھی وہاں رشتہ میں جنکا پیشہ سوداگری ہے۔
(۹) سابق میانکی حکومت بادشاہ روم سے متعلق تھی اور وہاں ایک صوبہ دار اُسکی طرف سے رہتا تھا مگر انہیں سے ایک صوبہ دار محمد علی نامی نے شیعہ میں شاہ روم سے لڑکر مصر کو علیحدہ کر لیا اور وہاں کا مالک خود مختار بن گیا بعد اس کے شاہ روم نے اپنے فرمان سے اُسکو لقب خدیو مصر عنایت کیا چنانچہ اُسکی اولاد اب تک مصر میں حکومت کرتی ہے اور اب یہ ملک بری نام شاہ روم کو ماتحت ہے۔

فصل تیسری۔ ملک نوبہ کے بیان میں

(۱) اس ملک کو شمال میں مصر ہے اور جنوب میں اسی بی بی نیلیا حبش اور شرمین بحیرہ قلزم اور مغرب میں ریگستان۔ میانکی زمین دریا نیل سے سیراب ہوتی ہے۔
(۲) اس ملک کو باشندہ بہت محتاج ہیں کچے گھڑیلے کے بنا کر اور ان پر چھپر ڈالکر رہتے ہیں ان میں کئی فرقے ہیں جن کے رئیسوں میں ہمیشہ لڑائی رہتی ہے غرض کہ یہ ملک غیر آباد ہے۔

(۳) خرطوم اسمین بڑا شہر دریا نیل ازرق اور نیل ابیض کو مقام اتصال پر واقع ہے۔ اسمین ۵۰ ہزار کے قریب آدمی آباد ہیں شہر شار جو نیل ازرق پر

واقعہ یہ سابق میں ایک سلطنت مستقل کا دار الخلافہ تھا مگر اب وہ ویران ہو گیا ہے۔
 پہلے ملک نو بہ چھوٹی چھوٹی ریاستوں پر منقسم تھا مگر اب کل بادشاہ مصر کے تابع ہے۔
 یہاں کے باشندے اکثر تو مسلمان ہیں اور باقی جہشی وغیرہ۔

فصل چوتھی - ملک امربیہ یا یعنی حبش کے بیان میں

(۱) امربیہ یا ایک بڑا ملک ہے جو بحیرہ قلزم کے متصل نو بہ کے جنوب
 مشرق میں واقع ہے یہ ایک قدیم ملک ہے۔ یہاں کے باشندے نئے لکھنؤ میں
 دین مسیحی اختیار کیا مگر انجیل کے ادا مردنواہی سے اب تک انکو مس نہیں۔

(۲) اس ملک کے باشندے وحشی اور دیہی اور بیرعم ہیں۔ انہیں ایک خراب دستور
 ہے کہ ضیافت کی روز بیل کا کچا گوشت کالکر کھاتے ہیں بلکہ سفر میں بعض وقت
 بھوک کی شدت میں جتیر جانور کا گوشت کھا جاتے ہیں اور پھر اسکو مرہم لگا کر
 آگے ہاتھ پلے جاتے ہیں۔

(۳) اس ملک کے سردار اکثر شکاریں مصروف رہتے ہیں کیونکہ یہاں عجیب و
 غریب درندے پائے جاتے ہیں۔

(۴) یہ ملک کئی ریاستوں پر منقسم ہے۔ انہیں سے نہایت مشہور ریاست
 شوا کی ہے جو اس ملک کے جنوب میں واقع ہے۔ آنگلو برٹش ریاست کا دار الحکومت
 ہے بڑا نامی شہر ہے۔ اس ملک میں ایک جھیل ڈمبیا نامی مشہور ہے۔

فصل پنجم - ملک زنگبار - مؤرخین کے بیان میں

(۱) یہ تینوں ملک بجز ہند کے کنارے پر واقع ہیں۔ اور اکثر مشرقی افریقہ کے نام سے مشہور ہیں۔ ان میں سے زنگبار شمال میں ہے اور اُس کے جنوب میں موزمبیق اور موزمبیق کے جنوب میں سافالا۔

(۲) مشرقی افریقہ یعنی ان تینوں ملکوں کے اکثر اضلاع میں حبشی بستی ہیں اور یہ افریقہ کے مغربی اور وسطی حبشیوں کی نسبت زیادہ جاہل ہیں۔

(۳) راس گوآرڈافوئی کے عین جنوب کی طرف ساحل آثران واقع ہے وہاں کے باشندے جو سوامالی کتھین مچھلیاں پکڑنے میں مشہور ہیں خط استوا

سے جنوب کی طرف مشرقی افریقہ میں دو قومیں بہت غالب ہیں ایک عرب دوسری پرتگیزی (۴) زنگبار پہلے سلطان مستقط کی حکومت میں تھا مگر ۱۸۵۷ء سے ایک

علحدہ ملک ہو گیا اور اُس کے دار الخلافہ کا نام بھی زنگبار ہے جو بڑی تجارت کی جگہ ہے اور اُس میں ۳ ہزار آدمی کے قریب آباد ہیں۔

(۵) موزمبیق اور سافالا یہ دو نو ملک پرتگیزیوں کے قبضہ میں ہیں ان کے دار الخلافہ کو نام بھی یہی ہیں۔ ان میں سے موزمبیق میں ۶ ہزار آدمی ہیں۔

(۶) پرتگیزیوں کی بستیوں میں سولے۔ ہاتھی دانت۔ شہد۔ گوند اور نیر خلاصوں کی بہت تجارت ہوتی ہے۔

چھٹی فصل۔ مغربی افریقہ کے بیان میں

(۱) مغربی افریقہ میں تمام ساحل افریقہ جو ۱۸ درجہ عرض شمالی سے ۱۸ درجہ عرض جنوبی تک پھیلتا ہے شامل ہے۔ اُس کے مغرب کی طرف بحر اوقیانوس ہے

اور شرق کی طرف ایک بلند سلسلہ کوہ *

(۲) مغربی افریقہ کا وہ ساحل جو خط استوا کے شمال کی طرف واقع ہو دو بڑے حصوں میں منقسم ہو ایک تو سنو گینم ہیا یعنی وہ ملک جسکو دریائے سنے گال اور گینم ہیا سیراب کرتے ہیں اور دوم گنی جو اسی نام کی خلیج پر واقع ہو سنو گینم ہیا میں حبشیوں کی کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں مشہور ہیں *

(۳) ضلع نیم بوک اسلیو مشہور ہو کہ وہاں سونے کی کانیں بہت ہیں نہ عیسوی کی پندرھویں صدی میں کچھ مدت تک یہ ضلع پرتگیزیوں کے قبضہ میں رہا چنانچہ ان کے قلعوں کے کھنڈ زبیاں اب تک پائے جاتے ہیں *

(۴) سنے گینم ہیا اور گنی کے صحیلین لائی پیریا کی ریاست واقع ہے اسکی بنیاد ۱۷۷۸ء میں امریکہ کے باشندوں نے اس غرض سے ڈالی تھی کہ آزاد حبشی یہاں رہیں۔ اب اس میں دو لاکھ پچاس ہزار کے قریب حبشی آباد ہیں یہاں زراعت بہت ہوتی ہو اور تجارت روز بروز بڑھتی جاتی ہو یہاں کے باشندوں کا طریق حکومت امریکہ کے اضلاع متحدہ کے باشندوں کا سا ہے اس ریاست کا دار الخلافہ شرمات روویا ہو *

(۵) تاجران فرنگ فر ساحل گنی کو مالک مغلہ ذیل پر تقسیم کر رکھا تھا گریٹن کوٹ یعنی انج کا ساحل اور آئی وریسی کوٹ یعنی ہاتھی دانت کا ساحل اور گولڈ کوٹ یعنی ساحل طلا اور ٹیلیو کوٹ یعنی ساحل بروہ فروشان۔ اب گولڈ کوٹ کو سو ان ناموں کا استعمال بہت کم ہوتا ہو *

(۶) ساحل گنی پر حبشیوں کی ریاستوں میں سیدو ریاستیں بڑی طاقتور ہیں ایک

آشناہی جبکہ دارالسلطنت کو ماسی ہے اس میں ۵ ہزار آدمی آباد ہیں دوم
 ڈاہوئے جو آشناہی کے مشرق کی طرف واقع ہے اس کے دارالخلافہ
 کا نام آئوئے ہے۔

(۷) افریقہ کے مغربی کنارے پر انگریز اور فراسیس اور چترنگیز اور بچ کی بستیاں
 بہت ہیں۔ چند قلعہ جو گولڈ کوئٹ پر واقع ہیں پہلے شاہ ڈونمارک کے قبضے
 میں تھے مگر شاہ سے سرکار انگریزی کے سخت دین لگے ہیں۔

(۸) انگریزوں کی مشہور بستی سے ارا لے اوانے ہر جو ایک جزیرہ نما
 کوستانی ہے اور سینے گیم بیا کے کنارے پر واقع ہے۔ انگریزوں نے اس
 میں اس بستی کی بنیاد اس غرض سے ڈالی تھی کہ آزاد حبشی بیان اگر میں اور
 ان کے ذریعہ سے افریقہ کے آذر ممالک میں شایستگی پھیلانی جائے۔ اس بستی کے
 دارالخلافہ کا نام فری ٹون ہوا اسکے علاوہ افریقہ کے مغربی کنارے پر
 کئی آذر شہر اور قلعے بھی انگریزوں کے قبضے میں ہیں۔ مثلاً بیٹ آرٹسٹ جو
 دریائے گیم بیا کے دہانے پر واقع ہے اور کینپ کوئٹ کیشیل جو ساحل
 گینی پر واقع ہے۔

(۹) فراسیسوں کی بستیاں یہ ہیں قلعہ سینٹ لوئس جو ذریعہ سیر گال
 کو دہانے پر واقع ہے۔ قلعہ گورے جو اس ورڈ کے عین جنوب میں واقع
 ہے۔ قلعہ ال میناس آذر چھوٹے چھوٹے قلعوں کے ٹوچ کے قبضے میں ہے۔

(۱۰) مغربی افریقہ کا ساحل جو خط استوا سے جنوب کی طرف واقع ہے اضلاع مفصلہ
 ذیل پر منقسم ہے۔ لوآنگو۔ کوآنگو۔ انگولا۔ بنگیلا۔ ان چاروں مقاموں میں

جستی بستی میں اور وہاں بروہہ فروشی کا بازار بہت گرم ہے ہر چند انگریزوں
 نے اس زبون تجارت کو دفع کرنے میں نہایت کوشش کی ہے مگر اب تک بالکل
 موقوف نہیں ہوئی پچھلے دو قلعہ شاہ پر کمال کر تھیں مین پین اور کتھی دانت
 اور دیگر پیداوار یہاں سے لے کر کو جاتی ہے۔

(۱۱) لو آنگلو کا دارالسلطنت لو آنگلو ہے۔ کو آنگلو کا سان سا آو او اور۔ آنگلو
 کا سینٹ پال ڈے لو آنگلو۔ بنگیلا کا سان فے پے
 ڈے بنگیلا۔

ساتویں فصل۔ جنوبی افریقہ کے بیان میں

(۱) جنوبی افریقہ میں تین آبادیاں ہیں۔ کیپ کا لوئی۔ نامال۔ کافرہ
 ان میں سے کیپ کا لوئی اور نامال سرکار انگریزی سے متعلق ہیں اور کافرہ
 میں مختلف قومیں حکومت کرتی ہیں۔

(۲) اس امید کی بستی افریقہ کے جنوبی کنارے سے لیکر دریائے آرنج تک
 پھیلی ہوئی ہے اس آبادی کا طول مشرق سے مغرب تک ۶۰۰ میل ہے اور شمال سے
 جنوب تک ۲۵۸ میل۔ اس میں ۳ لاکھ کے قریب آبادی ہے۔

(۳) سابق مین یہ بستی شاہ کا آنگلو سے متعلق تھی چنانچہ قوم ڈچ کی اولاد اب بھی
 وہاں موجود ہے مگر آنگلو سے یہ بستی انگریزوں کے قبضہ میں آگئی ہے اور
 وزیر ورنو آباد انگریز بستی جاتی ہیں۔

(۴) اس آبادی سے یہ چیزیں غیر مالک کو تجارت کر لیے جاتی ہیں۔ اون۔ چمڑا۔

شراب - غلہ - ویل مچھلی کا تیل اور ہڈی - اس آبادی کو دارالخلافہ کا نام کیپ ٹون
ہو جس میں ۲۵ ہزار آدمی کے قریب آباد ہیں - راس اُمید کے اصلی باشندے
عاطن ٹاٹ اور کافر آؤر چند وحشی اقوام ہیں *

(۵) ناٹال - راس اُمید کے شمال مشرق کی طرف واقع ہے وہ کئی زمین زرخیز
اور روئی کی زراعت کے لیے بہت موافق ہے اس بستی میں پٹیر مارٹن برگ
سب سے بڑا شہر ہے *

(۶) کافر یہ - ناٹال کے شمال اور جنوب دونوں طرف واقع ہے - اس ریاست
کو اُس حصہ کا دارالخلافہ جو انگریزوں سے متعلق ہے شہر گنگا ولیمز ٹون ہے *

آٹھویں فصل - وسط افریقہ کے بیان میں

(۱) وسط افریقہ میں وہ قطعہ زمین شامل ہے جو دریائے نیجر اور خلیل چاڈ کے
نواح میں واقع ہے یہ مکمل قطعہ سودان کے نام سے مشہور ہے اس ملک میں
حبشیوں کی کئی ریاستیں ہیں - ان میں بڑی یہ ہیں بمبارا - جنے - ٹمبک ٹو
بازگو - یریا - زبا - تیفی - ہوسا - کاشنا - کانو - مانڈارا - بازنو
ڈیر فور - کارڈوفان وغیرہ - شنگو پارک نامی ایک انگریز ملک سودان
میں سفر کیا تھا اُس نے جو وہاں کے باشندوں کا حال لکھا ہے وہ نہایت
دلچسپ ہے - اس ملک میں دو قومیں آباد ہیں ایک تو اصل حبشی اور دوسری قوم
فولا جسکو فلاتہ بھی کہتے ہیں - یہ لوگ نسل کے دو فلو یعنی حبشیوں اور
بربریوں کی اولاد ہیں *

نویں فصل - جزائر افریقہ کے بیان میں

(۱) افریقہ میں جزیرہ مدغاسکر کے سوا اور بھی چند چھوٹے جزیرے ہیں ان میں سے جزائر مدیرا جو مراکو کے مغرب کی طرف واقع ہیں اور جزائر ورتو جو سنوگیم ہیا کو مغرب کی طرف واقع ہیں شاہ پرتگال سے متعلق ہیں۔ جزائر مدیرا کی آبادی ایک لاکھ کے قریب ہو۔ یہ لوگ سابق میں انگوری شراب بناتے تھے مگر حال میں وہ ان سے انگور کے درخت برباد ہو گئے ہیں اس واسطے بجائے ان کے بیشکر بونو جاتے ہیں۔

جزائر ورتو شارمین دس ہیں اور وہ سب کرسٹ پھاری ہیں ان میں سب سے بڑا جزیرہ سینٹی اگوستین ہے۔ ان جزائر میں روئی بہت پیدا ہوتی ہے۔

(۲) جزائر کے لئے رہی جو صحرائے مغرب کی طرف واقع ہیں اور فرنانڈو پو اور آئو بون جو گنی مین میں ہیں شاہ ہسپانیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

جزائر کے لئے رہی مین سات بڑے اور کئی چھوٹے چھوٹے جزیرے ہیں۔

ان جزائر میں کوہ بینی راف سطح بحر سے ۱۲ ہزار دو سو ۲۶ فٹ بلند ہے۔ ان جزائر میں یہ اشیاء بہت پیدا ہوتی ہیں۔ غلہ۔ خرمائے۔ لیمون۔ شکر۔ تنباکو۔ روئی۔ ریشم۔ شہد۔ گوند۔

(۳) جزائر مفصلہ ذیل سرکار انگلیزی کے قبضہ میں ہیں۔ آئین شین جو گنی سے جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور سینٹ ہلینا جان انگلینڈ نے نیولین بونا پارٹ شاہ فرانس کو قید رکھا تھا۔ یہ دونو جزیرے بحرا و قیانوس

مین ہین *

ہندوستان یا دیگر ممالک مشرقی سے جو ہزار انگلستان کو جاتے ہیں
سینٹ پالینا مین پانی اور سامان رسد کے لیے ٹھہرتے ہیں *

جزیرہ مارٹیشس بحر ہند میں جزیرہ مدغاسکر سے مشرق کی طرف ... میل کے
فاصلے پر واقع ہے۔ اس کی زمین پہاڑی ہے۔ لیکن بہت زرخیز ہے۔ گنا۔

روئی۔ نیل۔ آبنوس۔ یہاں بہت پیدا ہوتا ہے۔ اس جزیرے کو دار الخلافہ کا نام

سینٹ لوئس ہے۔ جزائر سیٹیل اور آچی رین ٹی بھی انگریزی عملداری میں ہیں *

(۴) جزیرہ بوریون۔ مارٹیشس سے ۹۰ میل مغرب کی طرف واقع ہے۔ بونیشکر

لونگ۔ کالی مرج۔ تنباکو۔ اسکی پیداوار بہت زیادہ ہے اور یہ اہل فرانس کے قبضہ میں ہے۔

اسکے دار الخلافہ کا نام سینٹ ڈونس ہے *

(۵) جزیرہ مدغاسکر جو افریقہ کے مشرق کی طرف واقع ہے بہت بڑا جزیرہ ہے

اسکو آبناسے موزمبیق۔ افریقہ سے جدا کرتی ہے۔ اس جزیرے کی اندرونی

زمین پہاڑی ہے مگر کناروں کی زمین زرخیز ہے۔ اس میں مختلف اقسام کی معدنیات

اور چاول۔ روئی۔ ریشم مصالح۔ بہت پیدا ہوتے ہیں یہ جزیرہ کئی ریاستوں پر

منتقسم ہے مگر کل رئیس ایک قوم ہووانامی کے تابع ہیں جنکا دار الخلافہ تاناماریو ڈو

جزیرہ مدغاسکر کے وسط میں واقع ہے *

باب پنجم

بڑا عظیم امریکہ کے بیان میں

(۱) امریکہ عالم کے پانچون بڑے اعظم میں ایشیا کے سوا سب سے بڑا ہے اس کی حد و دار ربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی بحر منجمد۔ حد شرقی بحرالاقیانوس یا بحر ظلمات حد غربی بحرالکابل یا پے سی فک۔ حد جنوبی بحر جنوبی *

(۲) کولمبئن باشندہ ملک اطلی نے جو شاہ ہسپانیہ کا نوکر تھا ۱۴۹۲ء میں دنیا کے اس قلعہ کو دریافت کیا۔ اس سے پہلے فرنگستان کے رہنما والون کو اس کی کچھ خبر نہ تھی اس واسطے اس کا نام نئی دنیا رکھا گیا۔ ۱۴۹۹ء میں امر کوئیونچو ایک شخص فلارنس کا رہنما والا وٹان گیا اور واپس آکر اپنے سفر نامہ میں اس نئی دنیا کا نام اپنے نام پر امریکہ رکھا *

(۳) یہ بڑا اعظم دو حصوں پر منقسم ہے اول حصہ کو شمالی امریکہ کہتے ہیں اور دوسری حصہ کو جنوبی امریکہ کہتے ہیں یہ دونوں جزیرہ نمایاں اور خاکناے پامانا جس کا عرض نہایت تنگ مقام پر ۲۰ میل ہوا ان دونوں کو پیوستہ کرتی ہے *

(۴) اس ملک کو شمال مشرق اور مشرق کی طرف خلیج یٹھین۔ ٹڈسن۔ سیٹ لارنس۔ فنڈی اور میکسیکو اور بحیرہ کے رومی ہٹن واقع ہیں اور مغرب کی طرف خلیج کیلی فورنیا۔ آبنائے ڈیوس خلیج یٹھین کو بحر ظلمات سے وصل کرتی ہے اور آبنائے ٹڈسن خلیج ٹڈسن کی آمد و رفت کی راہ ہے آبنائے فلارنڈا خلیج میکسیکو کو ایک دہانے پر واقع ہے۔ آبنائے مچلسن بڑا اعظم امریکہ کو جنوبی سرے کو بڑی ڈول فونیکو سے ملحدہ کرتی ہے *

(۵) اس بڑا اعظم کے شمال میں بحیرہ نمایاں وٹانیا واقع ہوا اور مشرق میں بحیرہ نمایاں لیب ری ڈار۔ نووا اسکوشیا۔ فلارنڈا۔ کیو کیٹن اور مغرب میں

کیلی فورنیا اور آیلانڈسکا

(۶) اسٹاک مین یہ راسین مین - راس بیرو - امریکہ کے شمالی کنارے پر ہے۔ راس فیئرول جو گرہن کنڈ کا جنوبی سر ہے امریکہ کے شمال مشرقین واقع ہے۔ راس کاڈ اور راس ہٹری ریس اضلاع متحدہ کے مشرق میں مین - راس سینٹل جزیرہ نما کے فلا ریڈ کا جنوبی سر ہے۔ راس کاٹوچو جزیرہ نما کیوکلٹن کا شمالی سر اور راس گراسی آس آڈمی اوس وسطین ساحل مس کی ٹوپر واقع ہے۔ راس راک - برازیل کے مشرق کی طرف واقع ہے۔ راس ہارن ایک چھوٹے سے جزیرہ کا سر ہے جو ٹرے ڈول فوکیو کے جنوب میں واقع ہے۔ راس پازنیا بلک پیرو کے شمال مغرب کی طرف ہے۔ راس سینٹ گوکس جزیرہ نما کیلی فورنیا کا جنوبی سر ہے۔

(۷) اس بڑے اعظم کے مغربی کنارے پر آبنائے چینل سے جو جنوبی امریکہ کے جنوب میں ہے دائرہ قطب شمالی تک پہنچنے والی قطاری جاتی ہے۔ انہیں سے بعض پہاڑ بہت بلند ہیں جنوبی امریکہ میں کوہ آین ڈینر جسکو کارڈوے راس بھی کہتے ہیں شمال سے جنوب تک مغربی ساحل کے متصل چلا گیا ہے۔ کسی جگہ تو سمندر سے نزدیک ہے اور کسی جگہ دور ہو گیا ہے مگر سو میل سے زیادہ دور نہیں گیا۔ اس سلسلے میں دو چوٹیاں ایک تو آکاٹکا کو آجو ملک چلی میں ہے دوسرے چمپورازو جو ملک کوکم پیا میں واقع ہے بہت مشہور ہیں۔ ان کے علاوہ کوہ آین ڈینر کی آڈر کی چوٹیاں ۱۸ ہزار سے ۲۰ ہزار فٹ تک بلند ہیں۔ اکثر انہیں سواتش فشان میں اور انہی سانجاوا بفسردہ ہو گئی ہے اور کاٹوٹیک سے

بہت نامی مین جنوبی امریکہ میں مشرق کی طرف کوہستان کی آنا اور برازیل
واقع مین مگر انکی بلندی کوہ آئین ڈینر سے بہت کم ہے چنانچہ کوہستان کی آنا کی
سب سے بلند چوٹی ۸ ہزار تین سو فٹ بلند ہے اور کوہستان برازیل کی ۸ ہزار فٹ
سوائے کوہ پاکسیکو کے پہاڑوں کا سلسلہ جو شمالی امریکہ میں واقع ہے ان
پہاڑوں کی نسبت جو جنوبی امریکہ میں بہت کم بلند ہے اس سلسلہ کوہ کو
دارۃ قطب شمالی کے قریب کوہ راکی کہتے ہیں۔ اس کی نہایت اونچی چوٹی
جس کا نام پوپوکاٹاٹیل ہے ۱۷۲۹۰ فٹ بلند ہے کوہ انیس کے چوٹیا
ایسے گائے جو متحدہ صوبوں کے شمال سے جنوب تک چلا گیا ہے اس کی
نہایت اونچی چوٹی ۶ ہزار دو سو فٹ ہے۔

(۸) امریکہ کے شمال میں پیری - بنیکس - کابرین - ستھ - ایمپٹن -
کمبرلینڈ - گرین لینڈ وغیرہ جزیرے واقع ہیں۔ ان میں سے گرین لینڈ تو
آباد ہے اور باقی غیر آباد۔ مشرق کی طرف نیو فونڈ لینڈ - کیپ ہیریٹن -
پرنس ایڈورڈ - آئن ٹی کاسٹی - برمودا اس یہ سب غلیج سنٹ لائسن
کو قریب واقع ہیں جزائر غرب الہند کا حال علیحدہ بیان کیا جائیگا جنوب میں
جزائر فاک لینڈ دو حصوں پر مشتمل ہیں اول حصہ کو مشرقی فاک لینڈ کہتے ہیں
اور دوسرے کو مغربی اور جارجیا اور ٹریڈ ول فوگوا ایک پہاڑی جزیرہ
جو پکے گے گونیا کے جنوب میں واقع ہے یہ دونوں کسی سے تعلق نہیں۔
مغرب میں جوئن فرنینڈو اور گالاپاگوس یہ دونوں جزیرے پہاڑی ہیں۔
بہلا جزیرہ تو چلی کے مغرب میں اور دوسرا خط استوا پر اور جزیرہ وین کوور

اور گوہن شاٹ لاٹ۔ اور کل مغربی جزیرہ گرین لند کے سوا جو شاہ
ڈنمارک سے متعلق ہو انگریزوں کے قبضہ میں ہیں ان کے علاوہ شمالی امریکہ میں
آؤر کئی جزیرے روس سے متعلق ہیں۔

(۹) شمالی امریکہ میں صوبہ ڈے متحد اور برٹش امریکہ کے درمیان نامی
جھیل جو آپس میں ملی ہوئی ہیں یہ ہیں سوچی رہر۔ ہٹیوران۔ مشکن۔
ایرہی۔ آن ٹی رہو۔ انگریزی صوبوں میں یہ جھیل مشہور ہیں۔ گریٹ بر
گریٹ تیلیو۔ وینی پاک۔ اے تھے باسکا۔ شیمپ لین۔
وسط امریکہ میں نیکراگوام مشہور ہے۔ جنوبی امریکہ میں یہ جھیل نامی ہیں۔
مالکی بونٹک ویزوسی لائین ٹی لے کا کالک پیرو میں۔ ان کے علاوہ اور
بھی کئی جھیل ہیں جو برسات میں پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱۰) امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں شمالی امریکہ میں دریا میس سبس پی
مغربی پہاڑوں میں سے نکلتا ہے اس میں دریا میسورہی اور اوڈیو اور
ریڈو ملتے ہیں یہ سب ملکر جانب جنوب بہک کر خلیج میکسیکو میں گرتے ہیں اس
دریا کا طول چار ہزار دو سو میل ہے۔ دریا سے سینٹ لارنس جس کا نام
منج کے قریب دریا سے سینٹ لوئس ہے جھیل سوچی رہر میں گرتا ہے۔
جو کہ اس جھیل کا پانی آؤر جھیلوں سے جو اُس کے مشرق کی طرف واقع ہیں ملا ہوا
ہے۔ اس سبب یہ دریا سب جھیلوں میں سے ہو کر اخیر جھیل آن ٹی رہو کی
شمال مشرق کی جانب بہک کر اپنے نام کی خلیج میں گرتا ہے دریا ریو ڈان نارٹ
جو کہ راکی کے جنوبی حصہ سے نکلتا جنوب مشرق کی طرف بہتا ہوا خلیج

مکسیکو میں گرتا ہے *

(۱۱) جنوبی امریکہ میں یہ دریا مشہور ہیں دریا کے آگے سے زان جو چار ہزار میل سے کچھ زیادہ لمبا ہے جمیل لاری کو چاسر جو ملک پیرو میں کوہ آئین ڈینز کے درمیان ہے نکھر کر گوشہ شمال و مشرق میں بہتا ہوا بحر ظلمات میں جا گرتا ہے۔ اس دریا میں دوسو دریا ملتے ہیں جن میں سب سے بڑا میڈیرا ہے راپوڈے لاپ لٹا جو پارانا اور باندا اور سی رائیل سے جسکو یوگورگوے بھی کہتے ہیں جنوب کی طرف بہکر بحر ظلمات میں جا گرتا ہے * دریا کے اورین او کو جو ملک کی آنا سے نکھر کر اور دائرہ کی طرح بہکر بحر ظلمات میں جا گرتا ہے *

(۱۲) شمالی امریکہ کے اصلی باشندے شمالی ایشیا اور شمالی یورپ کر رہنے والوں سے فی الجملہ مناسبت رکھتے ہیں یعنی پست قد اور بد صورت ہیں باقی اطراف کے لوگ دراز قد اور مضبوط اور تند مزاج اور سینہ زور ہیں اور پھلی یا خشکی کے جانور دن کے شکار سے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں۔ رنج اور بھوک اور سختیوں کو نہایت تحمل ہیں مگر زراعت کی محنت کی برداشت نہیں کر سکتے یہ لوگ شمار میں پہلے بھی کم تھے مگر اب چھپک کی بیماری اور شراب خواری کی زیادتی سے آؤر بھی کم ہو گئے ہیں۔ اور اہل فرنگ کی نسل کی کثرت سے کچھ کم کی طرف ہٹ کر آباد ہو رہے ہیں *

(۱۳) امریکہ کے دریافت کرنے کے سو برس بعد جب اہل یورپ نے معلوم کیا کہ اسکی آب و ہوا موافق ہے اور زمین زرخیز اور باشندوں کی آزادی سے

وہ کیلکی میراث نہیں ہو تو وہ ان جا کر آباد ہو گئے چنانچہ صوبہ ہائے متحدہ کے
 باشندے انگریزوں کی نسل سے ہیں اور اسکو سوا اور بھی کئی ملکوں میں انگریزوں
 اور فراسیوں اور ہسپانیہ والوں کی اولاد بہت بڑھ گئی ہے۔

حصہ اول شمالی امریکہ کے بیان میں

(۱) جنوبی امریکہ سے شمالی امریکہ زیادہ وسیع ہے اور اسکی حدود اربعہ یہ ہیں -
 حد شمالی بحر شمالی - حد غربی بحر الکاہل - حد جنوبی بحر الکاہل اور کانائے پاناما
 اور خلیج میکسیکو - حد شرقی بحر اوقیانوس - اس کا طول شمالاً اور جنوباً
 ۲۵۰۰ میل ہے اور عرض نو و اشکو شیا کے مشرق سے دریا کوکولم ہیا
 کردہ نے تک ۳۰۰۰ میل ہے۔

(۲) شمالی امریکہ میں یہ ملک ہیں - گرین لند جو شاہ ڈنمارک کو قبضہ میں
 ہے - صوبہ ہائے سلطنت انگلشیہ ایلائسکا جو انکے گوشہ شمال و مغرب میں ہے -
 متحدہ صوبہ ہائے میکسیکو - وسط امریکہ - جزائر غرب الہند۔

پہلی فصل - گرین لند کے بیان میں

(۱) یہ ملک شمالی امریکہ کے گوشہ شمال و مشرق میں واقع ہے اور ایک سرد
 و لایت ہے جس میں پتھر پہاڑ سبز اور برف کر سوا کچھ نہیں ہے یعنی ایک قسم کے
 ہرن کے سوا جسکو رین ڈرگتو میں بھیڑ بکری سگے - گھوڑے - کتے -

لوٹری۔ غمگوش وغیرہ بالکل نہیں پائے جاتے۔ یہانکی نباتات آؤر ملکوں کی نسبت چھوٹی ہوتی ہو اور پاشندہ کی جنگی غذا اچھلیان اور دریائی پرندہ ہیں۔ نہایت بد صورت اور پست قد ہیں۔

(۲) حال میں اہل ٹونگارک نے جنگے ماتحت یہ ملک ہو اکثر پاشندہ و ملکوعیائی کر لیا ہے۔ اسلئے مین ساکنان نازوے نے اس ملک کو دریافت کیا تھا۔ مدت تک لوگ اسکو برا علم امریکہ کا ایک حصہ سمجھتے رہے مگر اب تحقیق ہو گیا ہو کہ وہ اس سرعہ علمہ ہو۔

دوسری فصل۔ انگریزی صوبوں کے بیان میں

(۱) شمالی امریکہ میں انگریزی صوبے جنکو انگریزی مین برٹش امریکہ کہتے ہیں ملک انگلستان کے زیر حکومت ہیں انکی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال میں بحر شمالی اور خلیج بیفین۔ مغرب میں آیلانڈ کا اور بحر الکاہل۔ جنوب میں صوبہ ہائے متحدہ۔ مشرق میں بحر اوقیانوس۔

(۲) اس ملک میں یہ صوبے ہیں۔ قلمرو کے بڑا۔ نیو فونڈ لئڈ۔ جزیرہ پرنس اڈورڈ۔

(۳) قلمرو کے بڑا خاص۔ نیو برٹروک۔ نووا اسکوشیا۔ اور کیپ برٹن۔ پرنس کوکم ہیا۔ جزیرہ وین کوڈ را اور وہ اضلاع ہیں جو خلیج سڈسن کے نواح میں واقع ہیں۔

(۴) کے بڑا جو صوبہ ہائے متحدہ کے شمال میں دریاے سینٹ لارنس کے

دار بار واقع ہو ایک بڑا وسیع ملک ہو جسکا طول شرقاً و غرباً ۱۴ سو میل ہے اور عرض دو سو میل سے چار سو میل تک۔ یہ ملک دو حصوں پر منقسم ہو ایک کو مشرقی کیڑا کہتے ہیں اور دوسرے کو مغربی کے کیڑا۔

(۵) یہاں سردی کے موسم میں استقدر جاڑا پڑتا ہو کہ برف کو منجمد ہونے سے گاڑیوں کے پیو لگا لگا اُنکی جگہ دو لوہے کی ٹیریاں لگاتے ہیں جس سے گاڑیاں برف پر بہت جلد چلتی ہیں اور یہاں جھیلین اور ندیاں اور غلیجین بھی کثرت میں جنکے سبب زمین سیر حاصل ہے اور گرمی کے موسم میں گرمی بھی بہت شدت سے ہوتی ہے۔

(۶) اس ملک کو ماصلات یہ ہیں۔ جہاز کے تختے۔ کھار۔ پو بستین وغیرہ انکے علاوہ کئی قسم کی کانیں بھی ہیں۔

(۷) ملک کی بڑا میں یہ شہر مشہور ہیں۔ گو کے پاک جو پہلو اس کا دارالسلطنت تھا اور مائٹن ری آل یہ دونوں دریاے سیٹ لارنس پر مشرقی کے کیڑا میں واقع ہیں۔ اور آٹے واجو شاع سو اسکا دارالسلطنت قرار پایا ہے اور کنگسٹن اور ٹارارن ٹو جہان دیو نیورسٹیاں اور کئی کالج اور ایک نورمل سکول ہو مغربی کے کیڑا میں واقع ہیں۔

(۸) اس ملک کو پہلے فراسیون نے آباد کیا تھا مگر بعد میں انگریزوں کے قبضہ میں ہو چنانچہ اس وقت سہل انگلند نے اس میں سکونت اختیار کی ہے اور اب اس میں تقریباً ۲۵ لاکھ آدمی آباد ہیں۔

(۹) یہ تمام قلمرو ایک گورنر جنرل کے ماتحت ہو جو ملکہ انگلستان کی طرف سے

مقرر ہوتا ہے اور اسکے سوا ایک پیر دہی کونسل اور ایک پارلیمنٹ یعنی دیوان
وکلے رعایا بھی ہے ۱۰

(۱۰) نو نو پرنز وک - کے نڈرا کے مشرق کی طرف خلیج سینٹ لارنس کے
کنارے پر واقع ہے اس میں دو لاکھ باون ہزار آدمی آباد ہیں۔ یہاں کی
پیداوار شہتیر اور ایک قسم کی مچھلی ہے جس کو نکم لگا کر کھاتے ہیں اور
اُس سے بڑا فائدہ اُٹھاتے ہیں ۱۱

(۱۱) اس ملک کا دار الخلافہ فریڈرک ٹن دریا پر سینٹ جان پر واقع ہے
(۱۲) نووا شکوشیا اور کیپ برٹن ایک ہی حاکم کے ماتحت ہیں اور
یہاں سے کوئلا اور لوہ وغیرہ اور ملکوں میں تجارت کر لیے جاتا ہے۔ اس میں
تین لاکھ تیس ہزار آدمی آباد ہیں۔ نووا شکوشیا کا پایتخت میلی فیکس
ہے اور کیپ برٹن کا ہڈن ۱۲

(۱۳) برٹش کولمبیا کوہ - اکی اور بحر الکاہل کے درمیان واقع ہے اس میں
سولنے کی کانیں ہیں اور نوو وینٹ منسٹر اس صوبہ کا دار السلطنت ہے ۱۳
(۱۴) وین کوئور - برٹش کولمبیا کے مغرب کی طرف واقع ہے وہاں پتھر کا کوئلا
اچھا ہوتا ہے اور شہتیر بھی بکثرت ہیں۔ شہر وکٹوریا جو اس جزیرے کے
جنوبی کنارے پر واقع ہے اس کا دار السلطنت ہے ۱۴

(۱۵) لینیرے ڈار او خلیج ہڈسن کے قرب وجوار کے ملک بڑے وسیع ہیں
اور بروڈت میں ممالک مذکورہ بالا سے زیادہ ہیں۔ اُن میں پوستین بہت
عمدہ ہوتی ہیں اسی سبب سے سودا گروں کی وہاں چند کوٹھیاں ہیں ورنہ اصل

باشندہ ن کے سوا کوئی نہ رہتا۔

(۱۶)، نیو فونڈ لینڈ کے باشندے کا ڈیجھلی کا شکار کرتے ہیں اور بطور تجارت
آؤر ملکوں میں بیجاتے ہیں سینٹ جانز اس کا دار الخلافہ مشرقی
کنارے پر واقع ہے۔

(۱۷)، جزیرہ نپرس اڈورڈ وڈ علی سینٹ لارنس میں نووا اسکوشیا
کو شمال کی طرف واقع ہے۔ یہ جزیرہ بہت زرخیز ہے۔ اس میں اناج اور تکاریاں
اور شہتیرا اور مچھلیاں کثرت سے ہوتی ہیں اور غیر ملکوں میں شہتیرا اور
خشک مچھلیاں بیجاتی ہیں۔

تیسری فصل۔ ایلاسکا کے بیان میں

(۱)، ایلاسکا جس کو پہلے روسی امریکہ کہتے تھے اُس کو عیسائیوں میں صوبہ امریکہ
کی گورنمنٹ نے روسیوں سے خرید لیا اس میں اکثر اصل باشندے آباد ہیں
اُن کا پیشہ یہ ہے کہ دریائی جانوروں کے چمڑے جمع کر کے سودا گروں کو ہاتھ
فروخت کرتے ہیں اس کا دار السلطنت نیو آزرک اینجیل ہے جو جزیرہ
سٹسکا پر واقع ہے۔

چوتھی فصل۔ متحد صوبوں کے بیان میں

(۱)، انگریزوں نے اسٹاک کو امریکہ کے دریافت ہونے کے بعد اول ہی اول
آباد کیا۔ اور جب انکی اولاد نے وہاں ترقی پائی تو انگریزوں کی حکومت سے

ناراض ہو کر شائع میں اُنہوں نے اپنی تئیں خود مختار کر لیا۔

(۲) اسکی حدود اربعہ یہ ہیں۔ حد شمالی برہم پٹش امریکہ حد شرقی بحر اوقیانوس حد جنوبی ملک مائیکو اور خلیج مائیکو حد غربی بحر الکاہل۔ یہ صوبے جب انگریزوں کی حکومت سے نکلے ہیں اُس وقت تیرہ تھوگر اب ۳۷ ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب جنگل کاٹ کر آباد ہوتا ہے تو ایک نیا صوبہ بن کر اُن میں شامل ہو جاتا ہے۔

(۳) اس ملک میں جمہوری حکومت ہے یعنی رعایا اپنے لیے آپ حاکم تجویز کر لیتے ہیں مختار ہے۔ اس حاکم کی حکومت صرف چار برس رہتی ہے اس کے سوا دو دیوان ہیں ان میں سے ایک کو دیوان اعلیٰ کہتے ہیں اور دوسرے کو دیوان ادنیٰ۔

ان کا طور کچھ کچھ انگلستان کی پارلیمنٹ سے ملتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ ان دونوں دیوانوں کا مقرر کرنا عوام کی رائے پر منحصر ہے اور صلح یا لڑائی کا حکم دینا اُنہی کے اختیار میں ہے۔ اس کے علاوہ ہر ایک صوبہ کا حاکم بطور خود اپنے

دونوں مشیروں کی صلاح سے رعایا کی آسائش کے لیے ایسے آئین بناتا ہے جو ملک یا مذہب میں خلل انداز نہوں۔ یہ قوم بہت سرسبز اور خوشحال اور روز

بروز دولت اور آبادی میں ترقی پذیر ہے۔ شائع میں اضلاع جنوبی اور جنوب و مغرب کی باشندہ باہم متفق ہو کر اتفاق جمہوری علیحدہ ہو گئے تھے

اور ان میں اور شمالی و شمال مغربی اضلاع کے باشندوں میں غلاموں کی آزادی کی بابت جنگ رہی۔ یہ لڑائی ۱۸۶۵ء میں ختم ہوئی اور غلاموں کے رکنوں کا

طریق موقوف ہوا۔

(۴) یہاں کے باشندوں کا مذہب مسیحی ہے اور دینداری میں بہت سرگرم اور اپنی

اولاد کی تعلیم و تادیب میں بہت مستعد ہیں۔ اضلاع گوشہ شمال و مشرق کے باشندہ محنتی اور زر دوست اور تجارت اور مسافرت پر مائل اور ہر طرح کے آلات بنانے میں ہوشیار ہیں مگر ان میں سر جنگے مان غلام ہیں و ہست اور مغرور اور نا عاقبت اندیش ہیں لیکن صاحب دل اور همان نواز۔ یہانکی آب و ہوا مختلف ہے چنانچہ شمالی اضلاع کی آب و ہوا انگلند کی آب و ہوا سی ملتی ہے اور جنوب کی مائل بھارت ہے یہانکی زمین بہت سیراب اور زرخیز ہے اور یہاں ہر ملک کی اجناس اور ہر قسم کی فلزات پیدا ہوتی ہے۔

(۵) اس ملک میں یہ دریا مشہور ہیں۔ ہڈسن۔ ڈلے ویر۔ پاٹومیک۔ اوڈیو۔ مسس۔ سی۔ پی۔ ان میں آذر بہت سی دریا بھی ملتی ہیں۔ علاوہ ان کے جمیلین اور خلیجین بھی بکثرت ہیں اور کئی نہرین اور ریل کی سڑکیں بھی تیار کی گئی ہیں جنگی باعث تاجر و کوا آمد و رفت میں کمال آسانی ہے۔

(۶) اس ملک میں یہ شہر نامی ہیں۔ واشنگٹن۔ نیویارک۔ فلوریڈا۔ باسٹن۔ چارلس ٹن۔ انین۔ واشنگٹن تو دار الحکومت ہے اور نیویارک سب سے بڑا شہر ہے۔ اس میں ۱۰ لاکھ آدمی آباد ہیں اور فلوریڈا میں ۵ لاکھ ۶۸ ہزار اور باسٹن میں ایک لاکھ ۳۹ ہزار اور چارلس ٹن میں ایک لاکھ ہے۔

(۷) ان سب نامی شہروں میں اگرچہ بادشاہی محل یا عالیشان عمارتیں نہیں ہیں لیکن سب خاص و عام کے مکانات بہت نفیس اور کمال دلچسپ بنی ہوئے ہیں اور شہروں کو راستہ بھی نہایت وسیع اور سیدھی ہیں۔

(۸) صوبہ لوئی زہی آئنا دریا سے مس مس سہی کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ یہ ملک نوبت بنوبت ہسپانیہ اور فراسیسون کے قبضہ میں رہا مگر اب سسٹام سہیل ہسپانیہ اور فرانس کی مرضی سے صوبہ سے متحد میں داخل ہو گیا ہے۔ اسکے دار الحکومت کا نام نٹو آوری آئر ہے۔ ان متحد صوبوں میں ۳ کروڑ ۴۰ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں۔ ان میں ۱۰ لاکھ توجشیون کی نسل سے ہیں اور ۵ لاکھ اصلی باشندہ جنکو انڈیئر کہتے ہیں۔ یہ لوگ اکثر اضلاع متحد کے مغرب کی طرف آباد ہیں اور باقی بہت سی تو انگریزوں اور کچھ آذرا قوام فرنگ کی نسل سے ہیں۔

(۹) صوبہ کیلی فورنیا جو اضلاع متحد کی مغربی حد پر واقع ہے سو فی کی کان کو باعث بہت مشہور ہے۔ اکثر غیر ممالک کے باشندے سونے کی طبع سے وہاں جا کر بستی ہیں۔

(۱۰) سان فرانسسکو جو اسی نام کے دریا پر آباد ہے اور آؤرچند شہر صرف سونے کی کانوں کے باعث چند سال کے عرصہ میں آباد ہوئے اور جہاں اب شہر آباد ہیں پہلے صرف جنگل تھا۔

(۱۱) جزیرہ نما کیلی فورنیا مابین دو دریاؤں کے واقع ہونے کے سبب ارباب تجارت کیواسطے بہت مفید ہے۔

(۱۲) اس جزیرہ نما کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین بہت سیر حاصل ہے چنانچہ ہر طرح کا غلہ اور پھل اور ترکاری کثرت سے پیدا ہوتی ہے۔

پانچویں فصل۔ میکو کے بیان میں

(۱) ملک میکو حسین جمہوری حکومت ہے ۲۵ ضلعوں پر مشتمل ہے۔ یہ ملک پہلی شاہ سپین کے ماتحت تھا مگر تھوڑے عرصے سے سلطنت جمہوری کر باعث خود مختار ہو گیا ہے۔ پہلی اس ملک کی وسعت بہت تھی مگر اب اس کا بہت سا حصہ الگ ہو کر صوبہ اے متحدین داخل ہو گیا ہے۔

(۲) اس ملک میں ۸۳ لاکھ کے قریب باشندے ہیں۔ ان میں سے نصف تو اصلی باشندے ہیں باقی دو غلام اور اہل سپین کی نسل ہیں۔ اس ملک کا دار الخلافہ میکو اسی نام کی خلیج پر واقع ہے اور شہر ویرا کروس بھی جو تجارت کی شہر ہے اسی خلیج پر آباد ہے۔

(۳) یہاں کی پیداوار یہ ہے۔ چاندی۔ سونا۔ معدنیات۔ غلہ۔ چٹرا۔ بالفعل حسب قدر چاندی صرف ہوتی ہے تقریباً اُسین سے آدھی اسی ملک سے آتی ہے۔ معدنیات کی آمدنی پہلے کی نسبت بہت کم ہے کیونکہ وہاں کے باشندے اب کامل ہو چکے جاتے ہیں اور محنت اور خفاکشی کی برداشت نہیں کر سکتے۔

(۴) جزیرہ ناہو ٹو کٹن جو میکو کے مشرق کی طرف واقع ہے کئی فوٹ میکو کی عمارتوں سے علاحدہ ہو گیا مگر اب پھر اُسین شامل ہو گیا ہے۔ ہر ٹڈا اس کا دار الخلافہ ہے اور شہر کیم پی چے ایک مشہور بندر اُسین واقع ہے۔

چھٹی فصل۔ وسط امریکہ کے بیان میں

(۱) وہ تنگ قطعہ زمین جو بحیرہ کارمین اور بحر الکاہل کے درمیان واقع ہے بنام وسط امریکہ مشہور ہے اور اس کا رقبہ پرتگال کے رقبہ سے چنداں زیادہ ہے ۲۵ لاکھ آدمی کو قریب ہے۔

(۲) چونکہ یہ ملک چوڑائی میں کم ہے اور اس میں پہاڑ بھی بلند ہیں اس واسطے یہاں سطح زمین اور آب و ہوا میں بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ یہاں کی گھاٹیاں زرخیز ہیں مگر گرم اور مرطوب۔ سطوح مرتفع وسیع ہیں انہیں ہمیشہ بہار کا لطف پایا جاتا ہے۔ یہاں کے پہاڑ غار دار ہیں اسکے علاوہ کوہ آتش نشان بشکل مخروط پائی جاتی ہیں ان کے اطراف پر مختلف اقسام کے پھل اور پودے ملتے ہیں۔

(۳) وسط امریکہ کے مشرقی کنارے پر مینہ ہمیشہ برستا ہے مگر اس ملک میں جبکی ڈھلان بحر الکاہل کی طرف ہے موسم گرما کے سوا اور کبھی بارش نہیں ہوتی۔ اشیاء ذیل وسط امریکہ سے مالک غیر کو جاتی ہیں۔ بُن۔ نیل۔ اور قمری رنگ۔ (۴) اس ملک میں بڑی ریاستیں یہ ہیں۔ گوآری مالا۔ سالوئی ڈورمان ڈوراس۔ نیگرگوآ۔ کاسٹاریکا۔ وغیرہ۔

(۵) گوآری مالا ملک ایک کو جنوب کی طرف واقع ہے اس کے دارالخلافہ کا نام بھی گوآری مالا ہے وہ مغربی کنارے کے قریب کوہستان سے مشرق کی طرف ہے اور اس میں ۶۰ ہزار آدمی بسنے ہیں۔ پُرانا شہر کوہ آتش نشان کے خروج اور بھونچال کے باعث سے برباد ہو گیا ہے۔

(۶) پرتگال کے ڈوراس یعنی اس ملک کا وہ قطعہ جو انگریزوں نے آباد کیا ہے گوآری مالا کو شمال مشرق کی طرف ہوائی سے چوب مہاگنی اور کئی اور قسم کی

کڑی انگلستان کو جاتی ہے۔ اسکے بڑے شہر کا نام بالیئر ہے جس میں انہار کر قریب
 حبشی آباد ہیں۔ مان ڈوراس کی اُس حصہ میں جو انگریزوں سے متعلق نہیں ہے
 یہ دو شہر تجارت کی باعث مشہور ہیں ٹرک سلواور آمو آ۔

(۷) سالو میڈو ورا ایک چھوٹی ریاست وسط امریکہ کے مغربی کنارے پر
 مانڈوراس سے جنوب کی طرف واقع ہے اسکے دار الخلافہ کا نام بھی سالو میڈو ورا
 ہے جس میں عین یہاں ایسا بھونچال یا تھا کہ یہ شہر تباہ ہو کر ہوئی بچ گیا۔

(۸) ملک نکرا آگوا۔ مانڈوراس کی جنوب میں ہے جھیل نکرا آگوا جس کا ذکر پہلے
 آچکا ہے اسی ملک میں ہے۔ اس جھیل سے دریا ہواں جو ان نکلتا ہے اور بحیرہ کارائین
 میں جا گرتا ہے اس ملک کی باشندوں نے یہ بخونیز کی ہے کہ ایک ایسی نہر بنائی جائے
 جو اس دریا اور جھیل سے گزر کر بحر الکاہل کی طرف پہنچے اور جس کے ذریعہ سے تاجروں
 کی جہاز بھراؤ قیانوس میں سے بحر الکاہل میں آسانی پہنچ جائے یا کرین۔ شہر
 لوان اس ملک کا دار الخلافہ جھیل نکرا آگوا کی مغرب کی طرف واقع ہے۔

(۹) وسط امریکہ کے تمام باشندوں میں سے ملک کاٹاریکا کے باشندے بہت
 صلح پسند اور محنتی ہیں۔ یہ ملک نکرا آگوا سے جنوب کی طرف واقع ہے اور اس کا
 دار الخلافہ سان جو سے ہے جس میں ۳۰ ہزار آدمی کی آبادی ہے۔

(۱۰) اشلاخ ماس کی ٹوہین جو مانڈوراس اور نکرا آگوا کی مشرق کی طرف
 واقع ہے امریکہ کے اصلی باشندے آباد ہیں اور انگریزوں کی حمایت میں ہیں۔

شہر گریر ٹوہین جو دریا سان جو ان کے دامنہ پر واقع ہے بڑی تجارت گاہ ہے۔
 (۱۱) خاکسار پاناما ملک نکرا آگوا کی ریاست سے جو جنوبی امریکہ میں

واقعہ سے متعلق ہے ۛ

جزائرِ غرب الہند کا بیان

(۱) جزائرِ غرب الہند کا رقبہ برٹن کلان کے رقبہ سے زیادہ ہے اور آبادی ۱۰ لاکھ سے کچھ کم۔ انہیں نصف سے زیادہ تو حبشی ہیں اور باقی فرنگی اور دوغلی نسل کی جزیرہ ہے۔ کئی کئی سو اگل جزیرے اقوام فرنگ سے متعلق ہیں ۛ

(۲) یہاں کی ہوا گرم ہے مگر چونکہ کئی جزیرے سطحِ بحر سے بلند ہیں اور وہ ان بحری ہوا آتی ہے اس سبب سے گرمی میں کچھ تخفیف ہو گئی ہے۔ ان جزیروں میں اگست اور اکتوبر میں اکثر بڑے زور شور سے آندھیاں آتی ہیں۔ یہاں کی زمین زرخیز ہے چنانچہ مغربی یورپ میں منطقہ حارہ کی پیداوار ان جزیروں سے مدت تک جاتی رہی ۛ

(۳) یہ جزیرے تین حصوں میں منقسم ہیں۔ اول مجموعہ بہامس جو فلوریڈا کے گوشہ جنوب مشرق کی طرف واقع ہے۔ دوم ان ٹیل کلان جو بحیرہ کارائین کے شمال کی طرف ہے۔ سوم ان ٹیل خرد جو بحیرہ کارائین کے مشرق کی جانب ہے ۛ

(۴) جزائر کیوبا اور پورٹو ریکو کے کوہ پانیہ سے متعلق ہیں۔ کیوبا جو جزائرِ غرب الہند کے سب جزیروں سے بڑا ہے، سویل لمبا ہے اور وہ ان سے یہ چیزیں غیر ملکیں جاتی ہیں۔ شکر۔ تانبا۔ تنباکو۔ اسکا دار الحکومت ہوا نا ہے جس میں ایک لاکھ ۵۰ ہزار آدمی کی آبادی ہے۔ اس شہر میں چڑھت بہت اچھے ہوتے ہیں۔ پورٹو ریکو میں سانچو آن بڑا شہر ہے ۛ

(۵) جزیرہ پہلے جو جزیرہ کیوبا سے دوسرے درجے پر ہے اول ہی
اول فرنگیوں نے اُس کو آباد کیا تھا اور ۱۹۱۷ء تک اسکا مغربی حصہ فراسیون
کرا اور مشرقی حصہ ہسپانیہ والون کے قبضہ میں رہا مگر اب مغربی حصہ میں
حبشیوں کی ریاست ہے اور پورٹو ریکو پر اُن کا دار الحکومت ہے۔ اور مشرقی حصہ
میں ڈومینیکیا کی ریاست جمہوری ہے۔ اسکو دار الخلافہ کا نام سینٹ ڈومنگو
ہے اس جزیرے کی پیداوار مہاگنی اور آؤر اقسام کی لکڑیاں ہیں۔

(۶) غرب الہند کے وہ جزیرے جو انگریزوں کی حکومت میں ہیں وہ حصوں پر
منقسم ہیں اور ہر ایک حصہ کا حاکم علیحدہ ہے۔ اول جمیکا جو جزائر انٹیل کلان
میں سے ہے اسکو انگریزوں نے ۱۶۷۰ء میں ہسپانیہ والون سے فتح کیا تھا۔
اس جزیرے کی زمین اکثر جگہ سے سطح بحر سے بلند ہے اور اُس میں نیشکر اور بن
بہت پیدا ہوتے ہیں۔ اسکا دار الحکومت پیرنس ٹاؤن ہے مگر گنگسٹن بڑا
شہر ہے اور اُس میں تجارت بہت ہوتی ہے۔ دوم جزائر لی وڈوان میں کئی
جزیرے شامل ہیں اور انکا دار الحکومت سینٹ جان جزیرہ آئن ٹی کی میں
واقع ہے سوم جزائر وڈ وڈ جزائر لی وڈ کے جنوب کی طرف واقع ہیں انکے
دار الخلافہ کا نام برج ٹاؤن ہے جو جزیرہ باربیڈوز میں واقع ہے جزائر لی وڈ
اور وڈ وڈ سے شکر اور نرم شراب انگلستان کو کثرت سے جاتی ہے۔
چہارم جزائر فی ڈاڈو دریا کے آری ناکو کے دکھن پر واقع ہے پنجم جزائر
بہامس جس میں چھوٹے بڑے سب جزیرے قریب پانسو کے ہونگنیا ان کا
دار الخلافہ جزیرہ پیراوسی ڈولس میں واقع ہے۔ ان جزیروں میں ایک کا نام

جزیرہ گیٹ ہی۔ مدت تک لوگ یہ قیاس کرتے رہے کہ کوئٹہس اڈل ہی اوّل
یعنی ۱۲۔ اکثر یہ گمان کو اس جزیرے میں پہنچا تھا مگر ان کا یہ خیال باطل نکلا
اب یہ تحقیق ہو گیا ہے کہ وہ جزیرہ **وٹلنگ** تھا جو گیٹ سے جنوب
مشرق کی طرف واقع ہے۔

(۷) جزائر برمودا اس جزیرہ وانکووشیا اور پورٹوریکو کے کوکوس میں وسط
میں واقع ہیں سرکار انگریزی کے زیر حکومت ہیں۔

(۸) مغرب الہند کے باقی جزیروں میں سمارٹن ایک۔ گو آڈا لوپے
اور شمالی حصہ جزیرہ مارٹن کا سلطنت فرانس کے ماتحت ہے۔ جزیرہ کوراسو
چند چھوٹے جزیروں کے شاہ مائن کی حکومت میں ہے جزائر ورجن جو تعداد میں
تین ہیں شاہ ڈنمارک کے زیر حکومت ہیں اور جزیرہ سینٹ بارٹھا لوئیس شاہ
سویڈن کے قبضہ میں ہے۔

(۹) ان جزیروں کا نام مغرب الہند واسطے رکھا گیا ہے کہ کوئٹہس جس نے
امریکہ کو دریافت کیا ہے اس نے سفر کی وقت یہ خیال کیا تھا کہ مغرب کی جانب سے
کرہ زمین کے گرد ہو کرین ہندوستان میں پہنچ جاؤں گا چنانچہ اسی لیے وہ
مغرب کی طرف دریا میں روانہ ہوا آخر الامر وہ ان جزیروں میں پہنچا اور یہ سمجھا
کہ میں ہندوستان کے قریب آ گیا ہوں اس وجہ سے ان کا نام مغرب الہند رکھا
مگر قبل اسکے کہ اس کو ان کا صحیح حال معلوم ہو وہ مر گیا اور اس کی وفات کو بعد ان
جزیروں کا نام جو اس نے تجویز کیا تھا وہی قائم رہا۔

(۱۰) جب ادل فرنگی ان جزیروں میں آکر بسے تو وہ ان گرمی بہت پائی اور چونکہ

خود گرمی میں محنت کرنے کے متحمل نہ ہوئے اسلیو وہ ساحل افریقہ سے حبشیوں کو غلاموں کے طور پر خرید لائے اور ان سے کھیتی وغیرہ کا کام لینے لگے مگر ایک انگریز کلاؤک سن نامی فرانس امریکی جبرانی کو اول ظاہر کیا اور کہا کہ غلام رکھنا مذہب مسیحی کی رو سے روا نہیں پھر اس نے پارلیمنٹ انگلستان سے ایک قانون بدین مضمون جاری کرایا کہ کوئی شخص غلام نہ رکھنی پائے۔

حصہ دوم جنوبی امریکہ کے بیان میں

(۱) جنوبی امریکہ میں حاکم مفضل ذیل واقع ہیں۔ شمال کی طرف گئی آنا یہ تین حصوں پر منقسم ہے۔ فرینچ گئی آنا۔ ٹوچ گئی آنا۔ برٹش گئی آنا اور کوکم ہیا۔ یہ بھی تین حصوں پر شامل ہے۔ وینی زویلا۔ نیوگرے ناؤا (جدید غناطہ) اسی کو مری ڈار۔ مغرب کی طرف پیرو۔ بولیویا۔ چلی۔ جنوب کی طرف پیٹری گونیا۔ وسط میں لا پ لاٹامیا ریاست جمہوری آرچینٹین اور شرقی پاراگوئے مشرق کی طرف ملک برازیل۔

پہلی فصل۔ گئی آنا کے بیان میں

(۱) گئی آنا ایک وسیع ملک جنوبی امریکہ کے شمال کی طرف بحر اوقیانوس کے کنارے پر واقع ہے اس میں پرتگیز۔ ٹوچ۔ مریسیسی اور اہل ہسپانیہ رہتے ہیں مگر اسپین آبادی حبشیوں کی زیادہ ہے۔ انکو ملاوہ اصلی اقوام بھی ہیں۔

(۲) اس کی زمین سیر حاصل ہو مگر آب وہو اسمند کے سیلاب کے سبب ناگوار ہو۔
 نیفکر-بن-روئی-سیاہ مچ-لونگ-دارچینی-جائفل-آمین پیدا ہوتی ہیں۔
 (۳) یہ ملک تین حصوں پر منقسم ہے۔ اول برہٹش گی آنا جزانگریزوں کا آباد کیا ہوا ہے۔
 اسکے دارالسلطنت کا نام جارج ٹاؤن ہے جو دریائے ڈمری پر واقع ہے۔
 (۴) دوسرا حصہ ڈچ کا آباد کیا ہوا ہے۔ اسکو ڈچ گی آنا کہتے ہیں اسکو دارالحکومت
 کا نام پیر میمری لوہو جو دریائے سمری نیم پر واقع ہے۔
 (۵) تیسرا حصہ فرینچ کا آباد کیا ہوا ہے۔ اس کا بڑا شہر کے ان ایک جزیرہ پر
 جو ساحل کے قریب واقع ہے۔

دوسری فصل-کولمبیا کے بیان میں

(۱) کولمبیا کی حدود اربعہ یہ ہیں۔ شمال کی حد بحیرہ کارائین۔ مشرق کی طرف
 ملک گی آنا۔ جنوب کی جانب دریائے امیجزان۔ مغرب کی سمت بحر الکاہل۔
 (۲) کولمبیا اس سبب سے مشہور ہے کہ ہر اقلیم کی پیداوار اس میں پیدا ہوتی ہے چنانچہ
 وہ ان انگلستان اور ہندوستان کے پھل اور ترکاریاں خوش مزہ اور شاداب
 دستیاب ہوتی ہیں اور آلو بھی بکثرت ہوتا ہے بلکہ اسکی اصل زمین سے نکلی ہے اور
 تاجیل وہاں سب ملکوں سے بہتر ہوتا ہے اور طرح طرح کی ادویہ بہت مفید اور موثر
 پیدا ہوتی ہیں اور ایک دانہ وہاں پیدا ہوتا ہے جسکے عرق سے لکھتری میں آسمین
 کچھ احتیاج کسی خیر کے ملانے کی نہیں کیونکہ وہ خود روشنائی سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے۔
 (۳) اسکو علاوہ ہر قسم کے درند پرند اور گھوڑے اور بھیڑیں اور خوک چوہے اور گنا

نامی گرجی تھو وہاں انفرادی ہو گئے ہیں۔ سونا۔ چاندی بھی بہت ملتا ہے اور سیلاب بھی وہاں سے نکلتا ہے یہ ملک سابق میں ہسپانیہ سے متعلق تھا مگر ۱۸۱۹ء میں انکی حکومت سے آزاد ہو گیا اور وہاں ایک ریاست جمہوری قائم ہوئی جو ۱۹۳۵ء تک رہی۔ اسکو بعد اسکی تین علیحدہ ریاستیں بن گئیں جنکے نام یہ ہیں۔ اول ورنزومی لاجواسکو شمال مشرق میں ہے۔ دوم منگو گریزا ڈاؤ شمال مغرب میں ہے۔ سوم اسی کو میڈا لاجواسکو جنوب مغرب میں ہے۔ ریاست جمہوری ورنزومی لاکا دارالسلطنت کاراکاس ہے منگو گریزا ڈاؤ کا بوگوٹا اور اسی کو میڈا کا کیشو ہے جو سطح بحر سے ۹۵۰۰ فٹ بلند ہے۔ اس شہر کی آب و ہوا ایسی ہے کہ وہاں ہمیشہ موسم بہار نظر آتا ہے ۱۹۷۶ء میں وہاں ایک بھونچال آیا تھا اسکے باعث بہت سی آدمی مر گئے تھے اور اسوقت سے اکثر بھونچال آتے ہیں جنکو سبب شہر کی پہلی خوبی جاتی رہی ہے

تیسری فصل۔ پیرو کے بیان میں

(۱) ملک پیرو ملک برازیل کے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اس کے دارالسلطنت کا نام لیما ہے جو بحر سے ۶ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔
(۲) یہ قطعہ زمین لب دریا واقع ہے جہاں بارش کبھی نہیں ہوتی مگر شبنم سے زمین سیراب رہتی ہے اور وہاں ایک قسم کے آبی مرغ ہوتے ہیں جنکی پینال خوانین زراعت کے قابل اور سیر حاصل ہو جاتی ہے۔ اسلک مین روٹی۔ نیشکر۔ اٹاس۔ کیلا۔ قہوہ پیدا ہوتا ہے اور آؤر طرح طرح کے لذیذ اور خوش ذائقہ پھل بھی ہوتے ہیں۔ یہاں کی مشہور پیداوار ایک درخت کی چھال ہے جسکو تکونڈا کہتے ہیں اور اس سے یہاں کی مشہور پیداوار ایک درخت کی چھال ہے جسکو تکونڈا کہتے ہیں اور اس سے کوئین جو بخار کی ایک عمدہ دوا ہے بنتی ہے۔ اس کے کوہستان یعنی کوہ آین ڈیز کے

سلسلہ میں چاندی ملتی ہو اور اُسکی مغربی زمین میں نباتات بکثرت ہوتی ہو مگر گرمی اور زمین کے بخارات کی وجہ سے یہاں کی آب و ہوا ناگوار و ناموافق ہو۔ یہاں اکثر سخت زلزلہ آتا رہتا ہے چنانچہ ۱۸۷۷ء میں اسکا پایہ تخت لیمّا ایک زلزلہ کے صدر سواٹ لگ گیا تھا۔ اس ملک میں جمہوری حکومت ہو اور ۲۵ لاکھ آدمی کے قریب آباد ہیں جنہیں دو تہائی تو اصلی باشندہ ہیں اور باقی حبشی اور دوغلی نسل کے اور دو لاکھ کے قریب نژادگی ہیں۔

چوتھی فصل بولویا کے بیان میں

- (۱) بولویا کی جمہوری سلطنت ملک پیرو کے جنوب کی طرف واقع ہو اور اس میں ملک پیرو ہی کی سی پیداوار ہوتی ہو۔
- (۲) پہلے اس ملک میں چاندی بہت نکلتی تھی مگر اب کم نکلتی ہو۔ چو کی ساکا اسکے دارالسلطنت کا نام ہے۔
- (۳) ہسپانیہ والوں نے اول ۱۵۳۲ء میں ممالک پیرو اور بولویا پر حملہ کیا تھا اُس زمانہ میں ان ممالک کی باشندہ کچھ شایستہ تھے مگر ہسپانیہ والوں نے دغا و فریب سے ان کو منسوب کیا اور مدت تک ان کے ملک پر قابض رہے۔
- (۴) ۱۸۲۱ء میں پیرو خود سر ہو گیا اور اُس نے ہسپانیہ والوں کی اطاعت ترک کی۔
- (۵) پھر ۱۸۲۵ء میں بولویا بھی آزاد ہو گیا۔ سابق میں اس ملک کو جنوبی پیرو کہتے تھے مگر جب سے ایک شخص بولی وار نامی نے اُس کو آزاد کرایا ہو اسکا نام بولویا پڑ گیا۔
- (۶) بولویا میں قریب ۱۶ لاکھ آدمیوں کے آباد ہیں ان میں سے ایک چوتھائی کر

قریب فرنگی ہین اور باقی اصلی باشندی اور دوغلی ہنل کے ہین ۛ

پانچویں فصل ملک چلی کے بیان میں

(۱) ملک چلی - بحر الکاہل اور کوہ این ڈیز کے درمیان واقع ہے اس کے شمال میں ملک بولیویا اور شرق میں لا پ لاٹا ہے - اس ملک کا طول شمال سے جنوب تک ۱۱۵۰ میل ہے اور عرض کمین تو ۱۳ میل ہے اور کمین ۹۰ میل سے بھی کم - زمین اسکی بہت سیر حاصل اور نہوا بھی نہایت معتدل اور خوشگوار ہے ۛ

(۲) اس ملک میں سونا اور سیاب بہت ملتا ہے اور تانبا - لوہ - سیسہ چاندی بھی پائی جاتی ہے مگر کم ۛ

(۳) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کے قبضہ میں تھا مگر ۱۸۱۸ء میں خود مختار ہو گیا - اسکے بڑے شہر کا نام سین پی آگو ہے ۛ

(۴) اس ملک میں ۱۶ لاکھ آدمی بستہ ہیں - یہ سپین کے باشندی اور انکی اولاد اور اسلی باشندی اور حبشی اور دوغلی ہین ۛ

چھٹی فصل پے ٹے گونیا کے بیان میں

(۱) پے ٹے گونیا جنوبی امریکہ کے انتہائی جنوب میں ایک ریگستان اور بار دماک ہے جہاں آندھی اور باد تندرہیش چلا کرتی ہے اس میں بجز تھوڑی سی اصلی باشندوں کو کوئی غیر شخص نہیں رہتا یہ لوگ شکار کر کے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں ۛ

(۲) بڑی سی ڈن فوگوا (یعنی معدن آتش) جو ایک جزیرہ ہے اسکے باشندے

پست قدمین اور اکثر باہی گیری کے پیشہ سے گزران کرتے ہیں۔ اُس میں کئی پہاڑ اکتش نشان ہیں۔

ساتویں فصل لاٹا کے بیان میں

(۱) لاٹا لاٹا ایک وسیع ملک کوہ آئین ڈیز کے مشرق کی جانب بحر اوقیانوس کو کنارہ تک آباد ہے جسکی حد شمالی بولویا اور حد جنوبی نپے کے گونیا ہو وہ چودہ ضلعوں پر شامل ہے جن میں سے ضلع بولش اینہز بہت مشہور ہے۔ یہ شہر دریائے رایو ڈے لاٹا پر واقع ہے۔ اس میں ایک لاکھ ۲۵ ہزار آدمی بستو میں اس ملک میں آبادی کم ہو چنانچہ اُس کے کل باشندے تعداد میں ۱۲ لاکھ ہونگو۔

(۲) سابق میں یہ ملک ہسپانیہ کی ماتحت تھا مگر ۱۸۱۷ء سے خود سر ہو گیا ہے۔ اس ملک میں بڑے بڑے وسیع میدان ہیں اور غلہ اور نارنگیل اور نیشکر وغیرہ بہت پیدا ہوتی ہیں اور غیر ضرور زمین میں بیشمار گائے بیل گھوڑوں کی چراگا ہیں ہیں۔ اگرچہ یہ جانور یہاں کو نہیں ہیں فرنگستان سے لائے گئے ہیں لیکن بالفعل اس کثرت سے ہو گئے ہیں کہ صرف چٹری کے لالچ سو اُن کا شکار کرتے ہیں۔ اس ملک میں میدان شورزار ہیں اور بعض نمک زار اور کئی وسیع جھیلیں بھی ہیں جنکو کنارہ پر سرطرحکو درندہ اور جنگلی پرندے رہتے ہیں۔

(۳) اس ملک میں چٹری اور چاندی کی افراط ہو۔

آٹھویں فصل باند اور سی انٹیل کے بیان میں

(۱) بانڈا اور سی رائٹل سابق مین ملک لاپ لاما کے صوبوں میں سے تھا مگر اب اسکی مستقل جمہوری سلطنت الگ ہو گئی ہے۔

(۲) پہلی اسمک مین سوداگری بڑی گراگرمی سے ہوتی تھی مگر لاپ لاما کو فساد اور لڑائی کے سبب اب بہت سرد پڑ گئی ہے۔ اسکو دار الخلافہ کا نام مان پڑی ہوئی ہے۔

نویں فصل پاراگوئے کے بیان میں

(۱) پاراگوئے ایک چھوٹا سا ملک ہے جو لاپ لاما کے شمال و مشرق کی طرف واقع ہے۔ اس میں ایک قسم کی چائے ہوتی ہے جسکو مانے کہتے ہیں۔

(۲) اسکا دار الحکومت ایشن شین دریا سے پاراگوئے کے پر واقع ہے اسمک سے چٹرا۔ تنباکو شہنشاہ کی لکڑی۔ مارٹر چائے اور ملکوں میں جاتی ہے۔

دسویں فصل برازیل کے بیان میں

(۱) سابق میں یہ ملک برازیل۔ پرتگال سے متعلق تھا مگر جب مشہور مین جان شہنشاہ پرتگال فرانسسوں کے خوف سے یہاں آکر سکونت پذیر ہوا اسوقت سے اسمک کو پرتگال سے کچھ تعلق نہ رہا۔ پھر مشہور مین یہ امر قرار پایا کہ برازیل ایک علاحدہ سلطنت رہے۔

(۲) یہ ملک بڑا وسیع ہے۔ بحر اوقیانوس کے ساحل پر دریا عجمی کے زان سے لیکر دریا عجمی کے لاپ لاما تک چلا گیا ہے۔

(۳) اسمک کی شہرت جواہر اور فلزات کے سبب سے ہے یعنی سونا۔ چاندی۔ الماس

اور آؤر جواہر اُس میں پیدا ہوتے ہیں اور اسکی زمین بھی بہت زرخیز اور سیراب ہے اور کئی قسم کی لکڑی بھی یہاں پیدا ہوتی ہے۔

(۴) اس ملک کو باشندہ کئی قسم کے ہیں بعض پرتگیز اور اُن کی نسل سے ہیں اور بعض حبشی جن کو افریقہ سے کان کھودنے کے واسطے لائے تھے اور بعض اصلی باشندہ۔

(۵) رایونجنی روس ملک کا دارالخلافہ بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے وہ ایک بڑی بندرگاہ اور جنوبی امریکہ میں نہایت مشہور تجارتی شہر ہے۔

باب ششم آسٹریلیا کے بیان میں

(۱) زمین کی خشکی کے بڑے حصوں میں سے ایک آسٹریلیا ایشیا بھی ہے اُس میں کئی جزائر شامل ہیں مگر اعلیٰ وہ ہیں جسکا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے شمال میں جزیرہ نیوگینی ہے جسکا مغربی حصہ تاج کے زیر حکومت ہے اور باقی میں اصلی باشندے آباد ہیں۔ اس جزیرے میں ایک پرند جسکو بہشتی پرند کہتے ہیں کثرت سے پایا جاتا ہے۔ نیوگینی سے مشرق کی طرف جزائر نیو ایرین اور نیو آئرلینڈ میں اور اُن سے جنوب کی طرف خط جدی تک جزائر سلیمان۔ نیو ہیبریا ڈیوڈ اور نیوگیلڈونیا پھیلے ہوئے ہیں۔ نیوگینی سے جنوب کی طرف جزیرہ نیو کالدیا آسٹریلیا ہے جو جہان کے تمام جزائر سے بڑا ہے۔ اسکا طول ۲۵۰۰ میل اور عرض ۱۰۰۰ میل کے قریب ہے۔ اس جزیرے کے اندر دنی حصہ کا حال اچھی طرح معلوم نہیں مگر قیاس

کرتے ہیں کہ اس میں خشک میدانوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ اسکے کنارے پر
سلسلہ کوہستان ہے جس میں سب سے بلند بلوہاڑ ہے جو آسٹریلیا کے جنوب مشرق کی طرف
واقع ہے۔ اس جزیرے کی آب و ہوا عموماً خشک ہے۔ بعض اوقات ایسا اتفاق ہوتا
ہے کہ خاصی بارش ہوتی ہے اور پھر بھی قحط پڑ جاتا ہے مگر اُس میں کئی میدان ایسے ہیں
جہاں یورپ کو وسط اور جنوب کو حاکم کی پیداوار بخوبی ہو سکتی ہے وہ ان کو
درخت ایسے نہیں ہیں جیسے ہمارے ملک کے ہیں اور حیوانات بھی یہاں کو
حیوانات سے مختلف ہیں چنانچہ اکثر جانور تحصیل دار ہوتے ہیں یعنی ان کے پیٹ
کو نیچے ایک تھیلی سی لگی ہوتی ہے۔ جب ان کو کچھ خوف ہوتا ہے تو وہ اپنے
بچوں کو اُس میں چھپا لیتے ہیں۔ ان جانوروں میں سب سے بڑا کینگرو ہے
جسکی شکل گلہری سے ملتی ہے مگر اُس سے بہت بڑا ہوتا ہے۔ اسکے علاوہ
وہاں ایک چوپایہ ایسا ہوتا ہے جسکی چونچ بطخ کی سی ہوتی ہے۔

(۲) آسٹریلیا انگریزوں سے متعلق ہے۔ وہاں انکی پانچ آبادیاں ہیں اول نیو سوتھ ویلز
جو اُسکے مشرق میں ہے۔ اس آبادی کا دار الخلافہ شہر سڈنی ہے جس میں ایک
لاکھ آدمی کی بستی ہے اور اندر کی طرف ایک اور شہر سیڈار وڈ نامی ہے
جس کو مغرب میں سولے کی کانین ہیں۔ دوسری آبادی کوئینزلینڈ ہے وہ
نیو سوتھ ویلز کے شمال کی طرف واقع ہے اس ضلع میں روئی خوب اگل سکتی
ہے اس کا دار الخلافہ برسبین اسی نام کے دریا پر واقع ہے سوم وکٹوریہ
آسٹریلیا کے جنوب و مشرق میں واقع ہے۔ اس آبادی میں سولے کی کانین
بکثرت ہیں اگرچہ اُسکی بنیاد حال میں ڈالی گئی تھی مگر پھر بھی اکثر آبادیوں سے

زیادہ آباد ہے اُسین بڑا شہر مل بَرُن دریا سے یارایا را پر واقع ہے اُسین
ایک لاکھ آدمی سے زیادہ آباد ہیں باقی دو بستیوں کے نام جنوبی اور مغربی
آسٹریلیا ہیں۔

(۳) اس جزیرے میں کئی قسم کی معدنیات پیدا ہوتی ہیں یعنی تانبا، سونا، لوہا،
قلعی، سیسہ۔ اور پتھر کا کوئلہ۔ علاوہ اسکے کئی قسم کی عمدہ لکڑیاں بھی کثرت
سے پائی جاتی ہیں۔

(۴) جزیرہ وین ڈے مٹز جسکو تسما نیا بھی کہتے ہیں صوبہ وکٹوریہ کے
جنوب کی طرف واقع ہے اُس کی آب و ہوا آسٹریلیا کی نسبت زیادہ مرطوب ہے۔
وہاں گیہوں بہت عمدہ ہوتے ہیں اور اُن دن وہاں نسو مالک غیر کو کثرت جاتی ہے۔
(۵) نیو ڈی لند۔ آسٹریلیا سے جنوب مشرق کی طرف ۱۱ سو میل کے فاصلے پر واقع
ہے اُسین تین جزیرے شامل ہیں یعنی جزیرہ شمالی جزیرہ جنوبی اور جزیرہ سٹوارٹ
جو سب سے چھوٹے ہیں۔ ان جزائر کی آب و ہوا خوشگوار اور زمین زرخیز ہے یہاں کو
باشہ سے پہلے تو آدم خواں تھوگرا ب کچھ کچھ شایستہ ہوتے جاتے ہیں۔

باب ہفتم پالین ایشیا کے بیان میں

(۱) پالین ایشیا اُن بیشمار خوبصورت جزائر کا نام ہے جو بحر الکاہل کے گرم حصے میں
واقع ہیں اُن میں سے اکثر ان دس مجموعوں میں شامل ہیں۔ اول مجموعہ کیڈرونتر
دوم کیملولائٹ سوم سین پٹج چہارم آسٹریلیا پنجم فرمڈلی۔ ششم

نیوی گے ٹرژہ ہفتم جزائر گلک ہشتم جزائر سوسائٹی - نهم مر کے ساس - دہم
وہ جزائر جو جزائر سوسائٹی کے مشرق کی طرف واقع ہیں اور لو آر کی پہلا کو کھلاتی ہیں
انکو علاوہ اڈر بہت سی جزائر پالین ایشیا میں شامل ہیں *

(۲) ان جزائر میں سے بعض پہاڑی ہیں اور بعض مونگون کے کیڑوں کو بنا دی ہوئے
ہیں۔ یہ بات تمکو شاہ عجیب معلوم ہوتی ہوگی مگر واقعی حال ایسا اسطرح ہے کہ کرم
مرجان سمندر کی تھاہ سے اپنا مکان بنا کر شروع کرتا ہے اور رفتہ رفتہ جب یہ مکان
سطح سحر سے بلند ہو جاتا ہے تو پرندہ اسپر کر بیٹھتے ہیں اور اپنے گھونسل بنا لیتی ہیں۔
انکی بیٹ اور خاک وغیرہ کے سبب جو اسپر پڑتی رہتی ہے ایک جزیرہ بن جاتا ہے
پالین ایشیا کو جزائر کی آب و ہوا گرم ہے مگر سمندر کے محیط ہونے سے گرمی کم معلوم
ہوتی ہے۔ پہاڑی جزائر میں سبزہ زار خوب کثرت سے ہوتا ہے اور ہر ایک پودہ جس
سے انسان کی خوراک حاصل ہوتی ہے بلا تردد پیدا ہو جاتا ہے *

(۳) ان جزائر میں باشندگان یورپ سے بجز چار دیو نکو آڈر لوگ کم جاتی ہیں
کیونکہ کوئی جنس قابل تجارت و منفعت انہیں نہیں ہوتی مگر جو جہاز جاتی ہیں صرف
پانی اور میوہ لائے کو جاتی ہیں اور اسکی عوض نگینہ اور شراب و رند و قین اور
گوئی اور باروت وغیرہ وہاں کو باشندہ کو دے دیتے ہیں *

(۴) وہاں کو باشندہ زمین اور متفصل اسرار میں پر بسبب اسکے کہ ناحق پرست ہیں
وہذا سی اور سنگدل اور بد اطوار بھی ہیں۔ چنانچہ اپنی چوٹ کو بعد پیدا ہونے کے
مار ڈالتے ہیں اور آدم خوار بھی ہیں۔ لیکن اب ان عادات میں بہت
فرق ہو گیا ہے *

(۵) دین سچی کے داعظ انگلستان سر پہلے خرائر سوسائٹی میں گئے اور
 امریکہ سر خرائر سین ڈیوچ میں آئے پہلے تو وہ لوگ مدت تک انکی طرف متوجہ نہ ہوئے
 مگر اب چند سال سے انہوں نے طریق ہدایت اختیار کیا ہے اور اپنی بد اطواری
 سے باز آئے ہیں اب پڑھنے لکھنے اور کتابوں کے چھاپنے کی بڑی آرزو رکھتے ہیں
 بلکہ اپنے لوگوں میں سے انجیل کے شانیوالوں کو آؤر جیریون میں مشادعی کر
 واسطہ بھیجتے ہیں ❖



خیال کیجاتی ہو*

ترسی کا بیان

سطح زمین کی ترسی کے بیان میں الفاظ مذکورہ ذیل اکثر کام میں آتے ہیں بحر۔
بحیرہ۔ بحر الجزائر۔ کھاڑی یا خلیج۔ جھیل۔ آبناے۔ روبر۔ دریا۔

(۱) بحر۔ پانی کے ایک بہت بڑے قطعہ کو کتہہ میں جیسے بحر ہند۔
بحر الکابل وغیرہ*۔

(۲) بحیرہ بھی پانی کا ایک بڑا قطعہ ہوتا ہے مگر بحر سے چھوٹا اور تقریباً تمام
اطراف سے خشکی سے گھرا ہوا جیسے بحیرہ اسود۔ بحیرہ روم وغیرہ*۔
(۳) بحر الجزائر۔ پانی کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جس میں بہت سی جزائر ایک
دوسرے کے متصل واقع ہوں جیسے بحر الجزائر واقع مشرق یونان*۔
دہم کھاڑی یا خلیج پانی کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جو خشکی کو دو تک کاٹتا چلا گیا
ہو جیسے خلیج فارس اور خلیج بنگالہ*۔

(۴) جھیل پانی کے اُس قطعہ کو کہتے ہیں جو چاروں طرف خشکی سے گھرا ہوا ہو جیسے
جھیل مانسروو واقع ملک تبت جن جھیلوں میں دریا گرتے ہیں اور انہیں
سے کوئی دریا نہیں نکلتا ان کا پانی اکثر کھاری ہوتا ہے اس قسم کی جھیلوں کو
بحیرہ بھی کہتے ہیں*۔

(۵) آبناے پانی کا وہ قطعہ ہے جو دو بڑے قطعات آب کو وصل کرے جیسے
آبناے بل طارق جو بحیرہ شام کو بحر اوقیانوس سے وصل کرتی ہڈی